

وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

ترجمہ مجلد معاملات فقہ حنفی مرتبہ دار السلطنت

مسمّٰی بہ

شریعت محبوبیہ



سنہ ۱۳۱۳ ہجری

لاسد العاسم و البحر الوسم مولوی محمد ہاشم دہلوی نور اللہ مرقدہ نے ترجمہ کیا

در بلدۂ حیدرآباد دکن مطبع فخر نظامی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اسمین دو مقالہ ہین

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان مین۔

مادہ ۱ علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہین فقہ کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہے (یعنی انکا نتیجہ آخرت مین ہونے والا ہے) انکو عبادات کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا مین ہے (یعنی انکا اثر اور نتیجہ دنیا ہی مین ثابت ہوتا ہے) وہ یا تو مناکحات ہین (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مہر و نفقہ و نسب وغیرہ) اور یا معاملات ہین جنمین باہمی حقوق پیدا ہوتے ہین اور یا عقوبات ہین (یعنی وہ مقدمہ کہ جنکا نتیجہ سزا و بدلی ہے) اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہہ ارادہ کیا ہے کہ عالم کا انتظام اسوقت تک قائم رہے کہ جو اسنے اپنے علم مین ٹہرایا ہے اور یہہ جبتک متصور ہے کہ نوع انسانی قائم ہے اور انسان اپنے توالد و تناسل مین ازدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہے تاکہ افراد انسانی معدوم ہوجاوین اور اپنے امور صنعت اور کسب مین غذا اور لباس اور گھر کا محتاج ہے اور یہہ بھی امور پیشہ و حرفہ آپس کی مدد دہی اور شراکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے (یعنی اپنے اہل و عیال و اقارب کے ساتھہ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہے) تو یہہ ممکن نہین کہ مثل اور حیوانات کے تنہا گذر کرسکے بلکہ آبادی اور آبادی پہیلانے کے لئے بالضرور مدد دہی اور شراکت کا محتاج ہوگا اور حال یہہ ہے

کہ ہر شخص اپنے مزاج کے موافق طلب کرتا ہے اور مخالف پر غضب کرتا ہے تو واسطے اس
بات کے کہ عدل و انتظام باہمی ایسا قائم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہین تو قوانین
شرعیہ کے حاجتمند ہوئے جو ازدواج مرد و زن کے لئے موید ہون انکو علم فقہ مین قسم مناکحات
کہتے ہین اور جو آبادی کے لئے مد بخشین مثل مدد دہی اور شرکت کے انکو قسم معاملات کہتے ہین
اور جو ایسے ہین کہ اونسے آبادی قرار پذیر اور قائم ہوسکے اور اونسے نتیجہ سزا و بدلی لازم آئے اونکو
قسم عقوبات کہتے ہین اور یہہ کتاب مجلہ جو تالیف کی گئی ہے اسمین صرف معاملات کے وہ مسائل
ہین جو کثیر الوقوع ہین اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا ہے اور اس مجلہ کو کتابون پر اور کتابون کو
بابون پر اور بابون کو فصلون پر تقسیم کیا گیا اور ابواب اور فصول مین وہ مسائل فرعیہ ذکر
ہونگے جن پر محکمون مین عمل ہو رہا ہے - فقہاء محققین نے ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد
کلیہ اور ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جسپر بہت مسائل مبنی ہین کہ وہ قواعد کلیہ مسائل کے لئے دلایل مقرر
ہین کہ ایکے سمجھ لینے سے مسائل کے ساتھہ مناسبت اور موانست ہوجاتی ہے اور اوسیلہ سے اونکے
مسائل ذہن مین قرار پذیر ہوتے ہین ننانوے قاعدہ کلیہ جمع ہوکر مقالہ ثانیہ مین بیان کئے گئے
اور یہ اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہین کہ اوسمین کچھہ مسائل مستثنی بھی ہوسکتے ہین لیکن اونکا کلیہ اور عام
ہونا خلل پذیر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مخصص اور مقید ہوسکتے ہین

مقالۂ دوسرا

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہین یعنی جو حکم کہ کسی امر پر جاری ہو وہ
اوسکے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو ۵۰ ۳)

(مادہ ۳) عقود مین اعتبار مقاصد اور معانی کا ہے نہ صرف الفاظ اور عبارات کا جیسا کہ
بیع بالوفا مین حکم رہن جاری ہوتا ہے -

(مادہ ۴) شک سے امر یقینی زائل نہین ہوتا ہے - مثلاً گیہون کے ڈھیر پر کچھہ نجاست پڑے
اور پھر تقسیم کئے گئے تو تمام کو نجس کہنا جائز نہوگا -

(مادہ ۵) اصل یہہ ہے کہ ہر شئے جس حال پر تھی اوسی حال پر رہے - مثلاً مشتری
مدعی ہے کہ بیع برضا ہوئی اور بائع مدعی ہے کہ بیع بجبر ہوئی تو حکم رضا کا ہوگا کیونکہ
رضا اصل ہے -

(مادہ ۶) قدیم اپنی قدامت پر رہے (دیکھو مادہ ۲۴ ۱۲)

(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہین ہوسکتا ہے (دیکھو مادہ ۱۴ ۱۲)

(مادہ ۸) ذمہ کا بری رہنا اصل ہے یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال تلف کیا تو متلف کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لاسکتا ہے۔

(مادہ ۹) صفات عارضہ مین اصل عدم ہے مثلاً مضارب اور رب مال نے وجود منفعت مین اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہے اور رب المال ثبوت منفعت پر گواہ لاسکتا ہے۔

(مادہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے مین ثابت ہوجاوے جبتک کہ اوسکا خلاف پایا نہ جاوے ثابت رہے گا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا مالک ہے تو یہہ حکم ہوگا کہ اوسکی ملک باقی ہے جبتک اوسکا زائل کرنیوالا پایا نجاوے۔

(مادہ ۱۱) اصل یہہ ہے کہ امر حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہے مثلاً جب اختلاف واقع ہوا ایک امر نو حادث کے زمانے مین تو وقت قریب سے اوسکو متعلق کرینگے جبتک کہ اوسکا تعلق زمانہ بعید سے ثابت نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۲) اصل یہہ ہے کہ ہر کلام مین معنی حقیقی لئے جاتے ہین مثلاً کہا کہ یہہ گھر زید کا ہے تو یہہ اقرار ملک ہے نہ اخبار سکونت کا۔

(مادہ ۱۳) دلالت النص کا صراحت النص کے مقابلہ مین اعتبار نہین ہے (دیکھو مادہ [illegible])

(مادہ ۱۴) جس مقدمہ مین نص وارد ہوا اوسمین اجتہاد کو گنجایش نہین ہے۔

(مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس کیا گیا تو دوسرا مقدمہ اسکے قیاس پر نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے نقض نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷) مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے اور یعنی موجب سہولت ہے اور تنگی باعث وسعت اور قرض اور حوالہ اور حجر وغیرہ سب احکام فقہ اسی اصل پر مبنی ہین اور جتنے رخصتین اور تخفیفات احکام شرعیہ مین فقہا نے نکالے ہین اسی قاعدہ سے مستنبط ہین۔

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہوجاوے اوسمین وسعت کیجاتی ہے یعنے جب کسی امر مین مشقت واقع ہووے تو اوسمین رخصت اور وسعت دی جاتی ہے (دیکھو مادہ ۲۱ ۱۷)

(مادہ ۱۹) شریعت مین نہ ضرر ہے نہ ضرر دینا ہے۔ اسی لیے بحق شفعہ شفیع حویلی خرید سکتا ہے۔

(مادہ ۲۰) ضرر زائل کیا جاتا ہے۔ مثلاً بیع بخیار عیب واپس ہوتی ہے

(مادہ ۲۱) ضرورت محظور اور ممنوع کو مباح کرتی ہے۔ مقروض اگر قرض ندیوے تو اوسکا مال اپنے قرض مین لینا جایز ہے۔

(مادہ ۲۲) ضرورت بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۲۰۲)

(مادہ ۲۳) جو امر کہ عذر سے جایز ہوے بزوال عذر زائل ہو جاتا ہے۔ شاہد فرع کی شہادت جب اصل شاہد موجود ہو جاوے جایز نہین

(مادہ ۲۴) مانع اگر زائل ہو جاوے تو امر ممنوع پھر موجود ہو جاتا ہے (دیکھو مادہ ۵۹۹)

(مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زائل نہین ہوتا ہے (دیکھو مادہ ۱۲۲۱ و ۱۲۸۸ و ۱۳۱۲)۔

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کر سکتے ہین اور اسی لئے طبیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۲۷) ضرر خفیف سے ضرر شدید زائل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۸) جب دو فساد اکٹھے ہووین تو خفیف اختیار کرتے ہین اور شدید کو ترک کرتے ہین) دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

(مادہ ۲۹) جو شر کہ آسان ہے قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شر کہ بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

(مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی کی ودیعت مستودع سے مانگتا ہے اوسکو جائز کہ ندیوے سے انکار کردے

(مادہ ۳۱) جہانتک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکی مثال مادہ ۱۹ مین گذر گئی)

(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص بمنزلہ ضرورۃ کے ہے اور اسی لئے اہل بخارا پر جب قرض بہت ہو گیا تو بیع الوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اوسکو جائز کیا گیا۔

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جائز نہین ہے مثلاً اگر بھوک کی شدت مین دوسرے شخص کا کہانا کہا لیوے تو اوسکی قیمت بالضرور دینی آویگی۔

مادہ ۳۴) جس چیز کا لینا حرام ہے اوسکا دینا بھی حرام ہے (مثلاً [illegible] زیور پہنا حرام ہے اوسکا مرد بچہ کو بھی پہنانا حرام ہے۔

مادہ ۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہے اوسکی طلب اور خواہش بھی حرام ہے مثلاً زنا کہ اوسکی خواہش مثل فعل حرام ہے۔

مادہ ۳۶) عادۃ ایک حاکم ہے یعنے عادۃ عام ہو یا خاص حکم شرعی ثابت کرنے کے لئے حاکم یعنے دلیل ہوتی ہے (دیکھو مادہ ۱۵۰۹۔

مادہ ۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگیں تو وہ حجت واجب العمل ہوجاتی ہے مثلاً بیع و شرا مین جو مدت بیان نہین ہوئی تو وہ مدت کہ بازار مین معروف ہے لیجائیگی۔

مادہ ۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت ممتنع ہو وہ حقیقت مین ممتنع سمجھا جاویگا۔

مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا م بھی تغیر ہوسکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت نہ تھا اب مقرر ہوگیا تو اوسپر عمل ہوسکتا ہے)

مادہ ۴۰) معنی حقیقی بخلاف عادت ترک ہوسکتے ہین۔ دیکھو مادہ ۱۵۹۴

مادہ ۴۱) عادت کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے۔

مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اوسکا اعتبار ہے نادر کا

مادہ ۴۳) جو امر کہ عرف مین معروف ہوگیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہے۔

مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجرون مین معروف ہوا ہو وہ اونمین بجائے مشروط بشرط کے ہے

مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹھہر گیا ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگیا ہے۔

مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہے اور دوسرا اوسکے لئے مقتضی ہے تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا مقتضی ہے اور حق مرتہن اوسکا مانع ہے تو جب تک مرہون مرتہن کے قبضہ مین ہے راہن نہین بیچ سکتا ہے۔

مادہ ۴۷) جو چیز کسی چیز کے تابع ہے وہ اوسکے حکم مین بھی تابع ہے مثلاً حمل والے مادہ اگر بیچے جاوے تو حمل بھی اوسکے ساتھہ بکیگا۔

مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہین ہوسکتا ہے یعنے حمل بے اپنے ماکے نہین بک سکتا ہے

مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہو تو جو چیزین کہ اوسکے لئے ضرور ہین سب کا مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہوا تو راستہ وغیرہ کا بھی مالک ہوگا۔

مادہ ۵۰) جب اصل جاتی رہتی ہے تو فرع بھی جاتی رہتی ہے مثلاً اگر ملک بیچ ہوا تو اوسکے حقوق راہ وغیرہ کا مالک نہوا (دیکھو مادہ ۸۸۰)

مادہ ۵۱) جو حق کہ ساقط ہوگیا مثل معدوم پھر نہیں پیدا ہوسکتا ہے (دیکھو مادہ ۸۷۳ ۱۵۵۹ و ۱۵۶۴)

مادہ ۵۲) جب اصل شئے زائل ہوگئی تو جو چیز کہ اوسکے ضمن میں ہے وہ بھی زائل ہوگی (دیکھو مادہ ۱۵۶۶)

مادہ ۵۳) جب اصل زائل ہو جاتی ہے تو بالضرور اوسکے بدل پر رجوع ہوتی ہے۔

مادہ ۵۴) توابع مین ایسی چیزونکی حاجت پڑتی ہے کہ اوسکے غیر مین اونکی حاجت نہین ہے مثلاً مشتری نے اپنی بایع کو وکیل کیا مبیع پر قبضہ کرلے تو جائز نہوگا اور اگر مشتری نے بایع کو تھیلا دیا کہ غلہ ناپکے اوسمیں بھر دے اور بایع نے غلہ ناپ کر اوسمین بھر دیا تو یہہ مشتری کا قبضہ متصور ہوگا۔

مادہ ۵۵) ابتدا مین جو چیز جائز نہووے وہ انتہا مین جائز ہوسکتی ہے مثلاً ہبہ حصہ مشترک کا جائز نہین ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین ہبہ دیا پھر اوسمین کوئی اور بھی حقدار نکلا تو حصہ کا ہبہ باطل نہوگا اگرچہ یہہ حصہ باقی بھی مشترک ہے

مادہ ۵۶) بہ نسبت شروع کے آخر کار سہل ہے۔

مادہ ۵۷) تبرع بدون قبضہ کے کامل نہین ہوتا ہے مثلاً ہبہ بغیر قبضہ کے پورا نہین ہوتا ہے

مادہ ۵۸) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے۔

مادہ ۵۹) ولایت خاص بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہے یعنے متولی وقف بہ نسبت قاضی کے اولی ہے۔

مادہ ۶۰) کلام جبتک کہ مہمل نہو مہمل نکیا جاوے بلکہ اسکی معنی لئے جاوین۔

مادہ ۶۱) جب حقیقی معنی نہ لے سکین تب مجازی لئے جاوینگی۔

مادہ ۶۲) جب کلام کے معنی حقیقی درست ہوسکین اور نہ مجازی تب لاچار کلام مہمل کیا جاویگا

مادہ ۶۳) جس چیز کے اجزا نہ ہوں اگر اوسمین سے بعض کا ذکر کرین تو بجائے ذکر کل کے ہوگا۔

مادہ ۶۴) مطلق جبتک [illegible]

مادہ (۶۵) جو چیز کہ حاضر و موجود ہے اوسکا وصف کہنا لغو ہی بلکہ غائب کا وصف کرنا معتبر ہے
مثلاً بایع نے اپنے گہوڑی اشہب کو جو روبروی موجود ہے اوسکو کہہ کر اشارہ کیا کہ وہ
سیہ کہوڑا ہے تو بیع صحیح ہو گی اشہب کہوڑا ایک جائیگا۔ اور اگر کہوڑا موجود نہو
کہا کہ اشہب کہوڑا مین نے بیچا اور اوسکو حاضر کیا تو بیع نہ ہو گی۔

مادہ (۶۶) سوال اگرچہ جواب مین مذکور نہو تو بہی جواب مین لیا جاویگا کہ یہہ اوسی سوال
کا جواب ہی یعنی کوئی امر جو سوال مین تصدیق کے لئے مذکور ہوا اور اوسکے تصدیق کرے تو گویا
اوس سوال کا اقرار کیا۔

مادہ (۶۷) ساکت یعنے خاموش پر کوئی قول نہ لگایا جائیگا مگر عند الحاجت و عند الضرورت یعنے
جب ضرورت واقع ہو تو کہینگے کہ اسی نے یہہ بات کہی اگرچہ وہ ساکت رہا۔

مادہ (۶۸) جس شئے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اوسکی دلیل ہی اوسکے قائم مقام ہو گی کہ
اوسکے ظاہر حال پر حکم ہو سکیگا (دیکھو مادہ ۱۶۸۳)۔

مادہ (۶۹) خط مثل خطاب ہے (دیکھو مادہ ۱۶۰۶)۔

مادہ (۷۰) گونگے کے جو اشارہ مقرر ہین وہ مثل بیان زبانی کے ہین۔

مادہ (۷۱) مترجم کا قول بخلاف مقبول ہے۔

مادہ (۷۲) جو گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہوا اوسکا اعتبار نہین ہے۔

مادہ (۷۳) جو احتمال کہ دلیل سے پیدا ہووے اوسکے ساتہہ کوئی امر حجت نہین ہو سکتا ہے مثلاً
ایک مریض نے حالت مرض موت مین ایک اپنے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو یہہ اقرار
بسبب اس احتمال کے کہ مورث نے اور وارثونکے حرمان کے لئے کیا ہو گا اور یہہ احتمال بدلیل
مرض موت پیدا ہوتا ہے قبول نہ ہو گا جب تک کہ سب وارث اوسکی تصدیق نکرین اور اگر حالت
صحت مین ایک وارث کے قرض کا اقرار کرے تو صحیح ہے کیونکہ یہہ احتمال کہ اور وارثونکے حرمان کے
لئے کیا ہو گا بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

مادہ (۷۴) توہم کا اعتبار نہیں ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۰)

مادہ (۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعائنہ ثابت ہے

مادہ (۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کہانا منکر پر لازم ہے

مادہ (۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے اور قسم سے

اس دعوے باقی رہتا ہے۔

ماده ۷۸) گواه حجت متعدیہ ہے (کہ سواے مدعا علیہ کے اور پر بہی حکم جاری ہوسکتا ہے مثلاً گواہون سے یہ ثابت ہوا کہ زید عمرو کا بیٹا ہے تو زید اوسکے باپ وغیرہ کا بہی وارث ہوسکتا ہے) اور اقرار حجت قاصرہ ہے۔ مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بہائی ہے تو فقط عمرو کے حصہ مین شریک ہوگا اور اوسکے بہائی وغیرہ کا وارث اور شریک ہوگا دیکہو ماده ۱۶۴۲

ماده ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے (دیکہو ماده ۱۵۸۷)

ماده ۸۰) اگر حجت مین تناقض ہو تو وہ حجت حجت نہوگی یعنے شاہد جو اپنی شہادت سے پہر جائین تو وہ شہادت حجت نرہیگی لیکن اوس تناقض سے فیصلہ مین خلل نہ ہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ ہوگیا ہو یعنے فیصلہ بدستور جاری ہوگا اور شاہدونکو ضرر محکوم بہ دینا پڑے گا۔

(ماده ۸۱) کبہی فرع پر حکم ثابت ہوتا ہے اور اصل پر ثابت نہین ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ مین زید کے قرض کا جو بکر پر ہے ضامن وکفیل ہون اور بکر اوسکا منکر ہے پس اس شخص پر زر دعوے زید کا لازم ہوگا (دیکہو ماده ۸۷۸)

ماده ۸۲) جو امر شرط پر متعلق ہو بثبوت شرط ثابت ہے۔

ماده ۸۳) جہانتک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کرینگے۔

(ماده ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط متعلق ہے لازم ہوجاتا ہے مثلاً ایک شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہہ چیز بکر کے ہاتہہ بیچدے اگر وہ قیمت ندیگا تو مین دونگا پس اگر مشتری ندیوے تو شخص مقر پر بسبب اوسکے وعدہ مشروط معلق کی قیمت لازم ہوگی۔

(ماده ۸۵) خراج (اجرت) ضمان سے ساقط ہوجاتا ہے۔ ایک شخص ایک چیز اپنے استعمال مین لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے اوسپر ضمان ہے لازم آتا ہے تو اس صورت مین خراج یعنے اجرت استعمال اوسپر لازم نہ آویگا۔ مثلاً ایک شخص نے بخیار عیب گہوڑا خریدا اور چند دن سوار ہوتا رہا اور بخیار عیب واپس کیا اس صورت مین قیمت جو پہلی دی تہی واپس لیگا اور نہ دی تہی تو اب کچہہ ندیگا اور اگر اتفاقاً اوسکے سوار ہونے سے گہوڑا مرجاتا تو قیمت خریدار پر لازم آتیگی تو اس صورت مین خراج لازم نہین آتا ہے۔

(ماده ۸۶) اجرت اور ضمان دونون جمع نہین ہوسکتے ہین (دیکہو ماده ۵۵۰)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھ لازم ہے یعنے جو شخص نفع کا مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی متحمل ہوگا ۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

(مادہ ۸۸) نعمت بقدر نقمت اور نقمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ ۵۰۶ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ اور ۱۳۲۶)

(مادہ ۸۹) ہر کام اوسکے فاعل پر لگایا جاتا ہے نہ اوسپر کہ اوسنے حکم کیا ہو جبتک کہ فاعل پر جبر نہووے۔

(مادہ ۹۰) فعل اوسپر لگایا جاتا ہے جو اوسکا مرتکب ہو نہ اوسپر جو سبب ہو اگر ایک شخص نے راہ عام مین کنوا کھودا اور کسی اور نے ایک شخص کا جانور کنوے مین ڈالدیا تو یہہ شخص پکڑا جائیگا نہ کنوا کھودنیوالا۔ (دیکھو مادہ ۹۲۵)

(مادہ ۹۱) جو امر شرعاً جائز ہو اوسکے سبب سے ضمان لازم نہین آتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنی رہیں ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا جانور گر گیا تو کنوے والے پر کچھہ تاوان نہیں ہے۔

(مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگرچہ عمداً نہووے ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۹۱۷)

(مادہ ۹۳) جو شخص کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان نہ دیگا (دیکھو مادہ ۹۳ - [illegible]

(مادہ ۹۴) چوپائی جانور کی ضرر رسانی معاف ہے (دیکھو مادہ ۹۲۹)

(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر مین تصرف کرے باطل اور لغو ہے۔

(مادہ ۹۶) کسی کو یہہ جائز نہین ہے کہ ملک غیر مین بدون اوسکے حکم کے تصرف کرے

(مادہ ۹۷) کسی کو جائز نہین کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے سکے۔

(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی ذات بدل گئی۔

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو وہ محروم رہتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹی کو اسلئے مار ڈالا کہ مہر لیوے تو بسبب قتل کے مہر سے محروم رہیگا

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا پھر اوسکے خلاف پر اوسکی کوشش باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کے بیان مین وسمین ایک مقدمہ ہے اور سات باب ہین

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں جو بیع سے متعلق ہیں ۔

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے ۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہے اور اوس سے عقد تمام ہو جاتی ہے (قبول وہ کلام ثانی ہے جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب میں صادر ہوا ہو ۔

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپسمین ایک امر کا التزام اور پیمان کر لینا عقد ہے جو ایجاب قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے ۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپسمین ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونیکے جو اثر ہوتا ہے انعقاد کہتے ہیں (جیسے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے) ۔

(مادہ ۱۰۵) مال بدلے مال کے برضائے باہمی لینا بیع ہے اور بیع کی ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے کہ منعقد نہیں ہوتی ہے ۔

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ چار قسم ہے صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف ۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد وہ ہے جو منعقد ہی نہیں ہوتی ہے وہ باطل ہے ۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعاً جائز اور مشروع ہو ذات میں بھی اور وصف میں بھی صحیح ہے ۔

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلاً تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اوسمین فساد ہو اوسکو بیع فاسد کہتے ہیں اوسکا ذکر ساتوین باب مین ہوگا ۔

(مادہ ۱۱۰) اور بیع اصلاً ہی مشروع نہو وہ بیع باطل ہے اوسکا ذکر بھی ساتوین باب میں ہوگا ۔

مادہ ۱۱۱ بیع موقوف وہ ہے جسمین حق غیر ہو اور وہ بیع فضول ہے ۔

مادہ ۱۱۲ فضولی وہ شخص کہ غیر کے حق مین بلا اجازت تصرف کرے ۔

مادہ ۱۱۳ جس بیع مین حق غیر نہو وہ بیع نافذ ہے اور اوسکے دو قسم ہین لازم اور غیر لازم ۔

(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہون وہ بیع نافذ لازم ہے۔
(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے
(مادہ ۱۱۶) دو نوعاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھین یا فسخ کرین اوسکو خیار کہتے ہین۔
(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین۔
(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہہ شرط ہو کہ جب بائع قیمت واپس کر دے تو مشتری جنس واپس کر دے اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین [illegible] جائز ہی ہے کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالاستقلال مجاز ہین۔ اور یہہ بیع [illegible] کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین۔ اور یہہ عقد رہن بھی ہے کیونکہ مشتری کو یہہ قدرت نہین ہے کہ جنس کو کسی اور کے ہاتھہ بیچ سکے۔
(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہے کہ جسمین بیع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت بکرایہ لونگا۔ یہہ قسم اور کتابون مین نہین پائی گئی اور یہہ صورت جو بیان کی گئی ہے ازروئے قواعد فقہ کے بیع فاسد ہے
(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہے اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف سوم بیع معاوضہ چہارم بیع سلم۔
(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہین۔
(مادہ ۱۲۲) بیع مقائضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی جانب نقد نہو
(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی اور فی الحال دینا اور جنس مبیع بعد ایک مدت کے لینا۔
(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہے جو اہل صنعت یعنی کاریگر سے کرنے کے جاتی ہے سو کاریگر تو صانع اور مشتری مستصنع اور شی مصنوع ہے۔
(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ انسان مالک ہوسکے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے
(مادہ ۱۲۶) جس چیز کہ انسانکی طبیعت مائل ہو اور اوسکو اپنی حاجت کے لئے ذخیرہ کرسکے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہون وہ بیع نافذ لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے

(مادہ ۱۱۶) دو نوعاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھین یا فسخ کرین اوسکو خیار کہتے ہین۔

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین۔

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہہ شرط ہو کہ جب بائع قیمت واپس کردے تو مشتری جنس واپس کردے اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین ایک یہہ بیع جائز بھی ہے کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالاستقلال مجاز ہین۔ اور یہہ بیع فاسد بھی کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین۔ اور یہہ عقد رہن بھی ہے کیونکہ مشتریکو یہہ قدرت نہین ہے کہ جنس کو کسی اور کے ہاتھ بیع سکے۔

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہے کہ جسمین بائع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت بکرایہ لونگا۔ یہہ قسم اور کتابون مین نہین پائی گئی اور یہہ صورت جو بیان کی گئی ہے ازروئے قواعد فقہ کے بیع فاسد ہے۔

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہے اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف سوم بیع مقایضہ چہارم بیع السلم۔

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہین۔

(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی جانب نقد نہو

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی او رفی الحال دینا اور جنس مبیع بعد ایک مدت کے لینا۔

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہے جو اہل صنعت یعنی کاریگر دستے کے جاتی ہے سو کاریگر تو صانع اور مشتری مستصنع اور شی مصنوع ہے۔

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ انسان مالک ہوئے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسانکی طبیعت مایل ہو اور اوسکو اپنی حاجت کے لئے ذخیرہ کرسکے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر مین ہو۔

(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر مین سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔

(مادہ ۱۴۴) حق المسیل پانی اور مدررو اور پرنالہ کے جاری ہونیکا حق جو گھر مین سے باہر کو نکلے۔ اور اولتی کا پانی باہر کے طرف گرے

(مادہ ۱۴۵) مثلی وہ شے ہے کہ اوسکا مثل اور ہم شکل بلا تفاوت معتدبہ کے بازار مین ملتا ہو۔

(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہے کہ جسکا مثل نہو اور اگر ہو تو قیمت مین بہت تفاوت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عددیات وہ چیز ہیں کہ شمار ہو کر بکیں اور اونکی قیمت میں فرق نہو اونکو مثلیات بھی کہتے ہیں (مثلاً انڈے مستقاربہ)

(مادہ ۱۴۸) عددیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت میں فرق ہے اونکو قیمتی کہتے ہیں (مثلاً بکریاں)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلۃ المال بالمال ہے اور ایجاب و قبول کو بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ مبادلہ مذکورپر دلالت کرتے ہین۔

(مادہ ۱۵۰) مبیع محل بیع ہے۔

(مادہ ۱۵۱) مبیع جو چیز بکتی ہے یعنی جو اصل مال بیع مین متعین ہوتا ہے اور وہ ہے معاملہ بیع مین مقصود ہے کیونکہ انتفاع اور سود مین مال سے ہوتا ہے اور زر ثمن تو مبادلہ کا وسیلہ ہے۔

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ بیع کے بدلے دیا جاتا ہے اور [illegible] لازم ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمی جو عاقدین اپنے مین وقت بیع کے برضامندی قیمت متعین کرلیوین خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زیادہ

(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہے (قیمت وہ ہے جو بازار مین چاہنے والے اور آنکنے والے مول کہین)

(مادہ ۱۵۵) مثمن جو چیز کہ بعوض ثمن کے بکے (یعنی مبیع)

(مادہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین کے لیے کوئی وقت معین ٹھہرانا۔
(مادہ ۱۵۷) تقسیط ادا دین متعاریق اور باوقات یعنی قسط قسط ادا کرنا
(مادہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراہم جو نقد موجود نہوں یا مثلاً دراہم اور گیہون کا ڈھیر موجود تو ہے پر جلتک کہ گن کر یا تول کر حدا ور ادا نکرین سب دین ہے (دین جو معاملہ بیع وغیرہ سے ذمہ پر لازم اوے۔
(مادہ ۱۵۹) عین جو شے بیع وغیرہ میں معین اور مشخص کرین مثلاً گہر اور گھوڑے اور کرسی اور ڈھیر گیہون کا اور ڈھیر دراہم کا۔
(مادہ ۱۶۰) بائع جو بیچے۔
(مادہ ۱۶۱) مشتری جو خریدے۔
(مادہ ۱۶۲) متبایعان بائع اور مشتری عاقدین (او متعاقدین) بھی کہتے ہیں
(مادہ ۱۶۳) عقد بیع جو ہو چکی ہو اوسکا زایل کرنا اقالہ ہے۔
(مادہ ۱۶۴) التغریر بیع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت میں اوسمیں نہو۔ (دہوکا دینا)
(مادہ ۱۶۵) بیسوان حصہ عروض کی قیمت میں اور دسواں حصہ حیوانات کے قیمت میں اور پانچواں حصہ زمین کی قیمت میں یا زیادہ غبن فاحش ہے۔
(مادہ ۱۶۶) جو چیز کہ کوئی اوسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہو قدیم تصور کیجائیگی

پہلا باب اون مسایل کا ذکر جو عقد بیع سے متعلق ہیں اور اوسمیں پانچ فصل ہین۔

فصل اول جو امور بیع کے رکن سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے۔
(مادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح میں جو دو لفظ بیع کے لیے مستعمل ہوتے ہین ایجاب وقبول ہیں۔
(مادہ ۱۶۹) ایجاب وقبول دونوں ماضی کے صیغہ ہوتے ہیں مثلاً میں نے بیچا او میں نے خریدا جو لفظ اول کہا جاوے وہ ایجاب ہے اور جو بعد کہا جاوے وہ قبول ہے مثلاً بائع کہے مین نے بیچا اور مشتری کہے مین

لے مول لیا تو قول بایع ایجاب ہے اور قول مشتری قبول ہے
اور اگر مشتری اول کہے کہ میں نے خریدا اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے
اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً بایع کہے کہ میں نے عطا کیا یا مالک
کیا اور مشتری کہے میں نے لیا یا مالک ہوا یا راضی ہوا ان سے بھی بیع منعقد ہو جاتی

(مادہ ۱۷۰) صیغہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہو جاتی
ہے مثلاً اب بیچتا ہوں یا اب مول لیتا ہوں اور اگر صرف استقبال مراد ہے
تو بیع منعقد نہیں ہو سکتی ہے۔

(مادہ ۱۷۱) صیغہ استقبال فقط وعدہ ہے مثلاً بیچوں گا یا خریدونگا اس سے
انعقاد نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۲) صیغہ امر سے بیع منعقد نہیں ہوتی ہے مثلاً بیچدے یا خرید لے
مگر جب کہ باقتضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری نے بایع سے کہا کہ یہہ
مال اتنے درم کو میرے ہاتھ بیچدے بایع نے کہا کہ میں نے بیچا بیع ہوگی۔
اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہہ مال اتنے کو لیلو مشتری نے کہا کہ میں نے لے لیا
پھر بایع نے کہا کہ لیلو یا کہا اللہ برکت دے تو بیع ہوگئی کیونکہ یہہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہیں

(مادہ ۱۷۳) جیسا ایجاب وقبول روبرو ہوتا ہے ویسا ہی بذریعہ خط وکتابت کے ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۷۴) جو اشارہ گونگے کے لئے مقرر ہیں اوس سے گونگہ کا ایجاب قبول ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۷۵) چونکہ یہہ ثابت ہے کہ ایجاب وقبول رضامندی طرفین ہوتا ہے اگر
کوئی فعل ایسا ہو کہ تراضی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہو جاویگی اسکو بیع بالتعاطی کہتے
ہیں اگرچہ لفظاً ایجاب وقبول نہو مثلاً مشتری نے نان بائی کو کچھ پیسے دیئے اور اسنے کچھ روٹی
اوسکو دے تو یہہ بیع منعقد ہوگی یا مشتری نے کچھ پیسہ بایع کو دیدئے اور ایک جنس اسباب
اوٹھالیا بایع چپ رہا یا مشتری نے پانچ دینار گیہوں والے کو دیکر کہا کہ ایک مد گیہوں کتنے
کو دیتا ہے بایع بولا ایک دینار کو مشتری چپ ہوگیا اور گیہوں طلب کئے بایع نے کہا کل دونگا
بیع منعقد ہوگئی اگرچہ ایجاب وقبول نہوا۔ اور بایع کل کے روز راضی بہاؤ گیہوں دیگا اگرچہ
کل ڈیڑہ دینار کو ایک مد ہو گیا۔ اور ایسے ہی اوسکے برعکس بھی ہوگا یعنی جب سستے ہو جاویں
تب بھی مشتری اوسی بہاؤ سے لیگا۔ اور ایسا ہی کہ اگر قصائی کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس حساب

سے بکریکا گوشت کاٹ دے اوسیے اوسی جانب کا گوشت کاٹ کر تولدیا مشتری لے لیگا اور اوسکو یہہ اختیار نہوگا کہ نہ لے سکے - (مد ایک رطل او ثلث رطل ہے یا حتقدر کہ آدمی اپنے دونو ہاتہہ پھیلا کرلے سکے اسی لئے اوسکو مد کہتے ہین)

(مادہ ۱۷۶) اگر بیع مین تبدل ثمن کے لئے تکرار ہو مثلاً بایع نے کہا کہ ثمن زیادہ کردیا مشتری نے اوسکو کہا کہ کچہہ کم کردو تو قول آخر ہوگا اور بیع منعقد ہوگی

فصل دویم اس بیان میں کہ قبول وایجاب آپسمین موافق ہووین -

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے تو قبول اوسکے مطابق ہونا چاہئے نہ ثمن مین زیادہ وکم نہ مبیع میں زیادہ وکم نہ اوسکے خلاف مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ تہان ایکسو قرش کو مین نے بیچا تو مشتری اسی بیان پر قبول کر سکتا ہے - نہ یہہ کہ کل تہان یا نصف تہان پچاس قرش کو - اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ دو گہوڑے تین ہزار قرش کو مین نے بیچے تو چاہئے کہ مشتری تین ہزار کو دونو گہوڑے لیوے نہ یہہ کہ ایک گہوڑہ ڈیڑہ ہزار قرش کو لیوے

(مادہ ۱۷۸) اگر مقدار ایجاب وقبول مین ضمناً مذکور ہوگی تو یہہ موافقت ضمنی کافی ہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ مال ایکہزار قرش کو مین نے بیچا مشتری بولا کہ مین نے ڈیڑہ ہزار کو خریدا تو ایک ہزار پر دونو کا اتفاق ہوگیا اور بیع منعقد ہوگی - اگر اس صورت مین بایع اسی مجلس مین پانچ سو بھی قبول کر لے تو ڈیڑہ ہزار پر بیع ہوکر پانچ سو قرش مشتری زیادہ دیگا - اور ایسی ہی اگر مشتری نے کہا کہ مین نے ایکہزار قرش کو یہہ مال مول لیا اور بایع بولا کہ آٹہہ سو قرش کو مین نے بیچا تو آٹہہ سو قرش پر بیع منعقد ہوگی اور دوسو قرش مشتری کم دیگا

(مادہ ۱۷۹) چند چیزونکے لئے جو ایک ہی صفقہ مین ایجاب کیا گیا خواہ ہر ایککی قیمت جدا جدا بیان ہووے یا نہووے تو بہی مشتری کل اشیا پر بعوض کل قیمت کے قبول کرے گا نہ یہہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے جو بیان ہوئی ہے لے سکے کیونکہ تفریق صفقہ لازم آتا ہے مثلاً بایع نے کہا کہ یہ دو گہوڑے تین ہزار کو مین نے بیچے یہ گہوڑا دو ہزار قرش کا ہے اور دوسرا ایکہزار کا یا یہہ دونو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار کے ہین تو دونون گہوڑے تین ہزار قرش کو لیگا نہ یہہ ایک گہوڑا ایکہزار کو اور دوسرا دو ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تہا جدا جدا قبول ہیو مگر

ہوسکتا ہے اور ایسی ہی اگر بایع نے کہا کہ میں نے یہہ تین تہان بیچے کہ ہر ایک کی قیمت ایک ایک سو قرش ہے مشتری نے کہا کہ ایک تہان سو قرش کو میں نے لیا یا دو تہان دو سو قرش کو میں نے لئے تو بیع نہو گی۔

(مادہ ۱۸۰) اگر چند اشیاء کی قیمت جدا جدا بیان ہووے اور ہر شے کے لئے ایجاب بھی جدا جدا کیا تو ہر ایک شے کے لئے قبول بھی جدا جدا ہوسکتا ہے اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہوسکے گی مثلاً کہا کہ یہہ شے ایک ہزار کو میں نے بیچی اور یہہ دوسری شے دو ہزار کو میں نے بیچی اس میں جسکو چاہے اوسکی قیمت سے لے سکتا ہے (صفقہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنیکو کہتے ہیں اور عرب میں دستور تہا کہ جب کوئی معاملہ کرتے تہے تو آپسمیں ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے تہے کہ یہہ معاملہ طے ہوگیا اور اس سے کوئی نہ پہرے گا اسلئے اب بجائے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہے

(مادہ ۱۸۱) اوس جاے کو جہاں عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہوں مجلس بیع کہتے ہیں

(مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جبتک کہ اوسی مجلس میں قبول صادر نہووے اور مجلس دراز ہے ایجاب کہنے والے کو اختیار ہے کہ اپنے ایجاب پر قایم رہے یا رہے مثلاً ایک نے کہا کہ میں نے بیچا یا کہ میں نے مول لیا اور فوراً دوسرے نے یہہ نہ کہا کہ میں نے لیا یا بیچا یا ملکا بہت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہو گی اگرچہ مجلس بہت دیر تک رہی ہے

(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع میں ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے ایسا فعل کیا کہ اعراض پر دلالت کرے تو ایجاب باطل ہو جائیگا اور اوسکے بعد جو قبول واقع ہوا وسکا اعتبار نہیں مثلاً ایک نے کہا کہ میں نے بیچا یا کہا کہ میں نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی اور کلام کے ساتہہ مشغول ہوا کہ بیع سے اوسکو علاقہ نہین تو ایجاب باطل ہو گیا اور اوسکے بعد قبول کا اعتبار نہین اگرچہ مجلس تمام نہو

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بایع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا اور اوسی مجلس میں دوسرے نے قبول کیا تو بیع نہو گی مثلاً بایع نے کہا کہ میں نے یہہ متاع بیچی پہر اوس سے پہر گیا اب مشتری کہے کہ میں نے یہہ متاع خریدی تو بیع نہو گی

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع میں ایکبار ایجاب ہوا اور ابھی قبول نہوا تہا کہ اوسی نے دوبارہ ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہو جائیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ شے ایکسو قرش کو

مین نے بیچی اور ابھی قبول نہوا تہا کہ بایع نے کہا کہ مین نے ایک سو پچاس قرش کو بیچی تو ایجاب اول لغو متصور ہوگا اور قبول ایجاب ثانی پر ہو سکیگا۔

فصل چہارم جو بیع کہ بہ شرط واقع ہوا وسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع مین کیے جائے اگر موافق او مقتضائے عقد کے ہے تو بیع بھی صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ جب تک قیمت نہ لونگا مبیع نہ دونگا تو یہہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجملہ مقتضی عقد کے ہے۔

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے بیع صحیح ہے اور شرط بھی معتبر ہے مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلان چیز اوسکے پاس گروی کرے یا کسی اور کو قیمت کا ضامن دے تو بیع صحیح ہے اور یہہ شرط تسلیم قیمت کے لیے موید ہے جو مقتضائے عقد ہے۔

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بلدہ مین متعارف اور مشہور ہو اوسکا شرط کرنا صحیح ہے مثلاً مشتری نے کہا کہ مین یہہ پوستین اس شرط پر خریدا کہ اوسکو استر لگا دے یا قفل خریدا کہ کیواڑ مین لگا دے یا کپڑا لیا کہ اوسکو پیوند لگا دے تو بیع صحیح ہوگی اور بایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

(مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرفین کا کچھہ فایدہ نہین ہے تو بیع صحیح اور شرط لغو ہے مثلاً یہہ کہا کہ یہہ گھوڑا اس شرط پر بیچا کہ کسی اوسکے ہاتہہ نہ بیچنا یا اوسکو چراگاہ مین چھوڑ دینا تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہے۔

فصل پنجم اقالہ یعنی فسخ بیع کے بیان مین۔

(مادہ ۱۹۰) عاقدین کو اختیار ہے کہ برضامندی بیع فسخ کردیں۔

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیع اقالہ کیا یا فسخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کسی نے یہہ کہا کہ بیع مجھکو اقالہ کردے اور دوسرا بولا کہ مین نے کردیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع فسخ ہوگئی۔

(مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قایم مقام ایجاب و قبول کے ہے صحیح ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۹۳) جیسا بیع مین مجلس ایک ہونا لازم ہے ویسا ہی اقالہ مین لازم ہے یعنی لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ایجاب مین کیا جائے اگر اوسی مجلس مین بعد ایجاب کے قبول سے پہلے کسی نے ایسا کام یا کلام کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے مجلس برخاست ہوئی تو اقالہ نہوگا اور قبول لغو ہوگا۔

(مادہ ۱۹۴) مگر شرط یہ ہے کہ مبیع مشتری کے پاس موجود ہو اگر مبیع تلف ہوگئی تو اقالہ صحیح نہوگا
(مادہ ۱۹۵) اگر مبیع کچھہ تلف ہوگئی تو باقی میں اقالہ بمقدار اوسکے قیمت کے صحیح ہوگا مثلاً ایک قطعہ زمین معہ زراعت خریدا اور کچھہ زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین اور باقی زراعت میں بقدر قیمت اقالہ ہو سکتا ہے۔
(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہوجانا اقالہ کو منع نہیں کرتا ہے (کیونکہ قیمت متعین نہیں ہوتی ہے جو روپیہ کہ مشتری نے دیا تہا اگر نہو تو اور روپیہ اوسکے عوض دے سکتا ہے۔

باب دوم جو مسائل کہ بیع کے ساتھہ متعلق ہیں اور اسمیں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل بیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان میں۔

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ مبیع موجود ہووے۔
(مادہ ۱۹۸) لازم ہے کہ مبیع ایسی ہو کہ بایع اوسکے دینے پر قدرت رکہتا ہو۔
(مادہ ۱۹۹) لازم ہے کہ مبیع مال متقوم یعنی قیمتی ہو۔
(مادہ ۲۰۰) لازم ہے کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو۔
(مادہ ۲۰۱) مبیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہوں کہ اور چیزوں سے اوسکو تمیز ہو جاوے تب مبیع معلوم ہو جاتی ہے مثلاً اتنے سیر گیہوں حورانیہ (یعنی یہ سرخ) یا لوئی زمیں اوسکے حدود بیان کرکے بیچی تو مبیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی۔
(مادہ ۲۰۲) جب مجلس بیع میں مبیع موجود ہو تو صرف اشارہ اوسکے طرف کافی ہے مثلاً بایع نے کہا یہہ جانور میں نے بیچا اور مشتری اوسکو دیکہہ رہا ہے اور لہذا کہتے یہہ جانور قبول لے لیا بیع صحیح ہے۔
(مادہ ۲۰۳) یہہ ہی کافی ہے کہ مبیع مشتری کو معلوم ہووے تو کچھہ ضرورت نہیں ہے کہ مبیع کا بیان اور اوسکی تعریف کسی اور وجہہ سے کیجاوے۔
(مادہ ۲۰۴) جب مبیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یعنی بایع نے سامان موجود مجلس کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں نے یہہ سامان بیچا اور مشتری نے قبول کرلیا تو بایع پر لازم ہے کہ وہ ہی سامان معینہ مشتری کو دیدیوے اور پہر اوسکو اختیار نہیں ہے کہ اور سامان اوسی کے جنس کا دیوے۔

فصل دویم بیان اون چیزونکا کہ اونکی بیع جایز ہے اور اون چیزونکا کہ اونکی بیع جایز نہیں ہے

(مادہ ۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہے اور جو پھل کہ ابھی ظاہر نہیں ہوا اسکی بھی بیع باطل ہے

(مادہ ۲۰۶) اگر درخت پر تمام پھل ابھی بار نمودار ہوگئے خواہ قابل کہانے کے ہوں یا نہوں اونکی بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۲۰۷) جو پھل کہ ایک ہی بار نمودار نہیں ہوتے ہیں بلکہ تہوڑے تہوڑے نمودار ہوتے ہیں مثلاً میوہ اور پہول اور پتا اور ترکاریاں تو جب تہوڑے سے نمودار ہوے اونکی بیع مع اونکی جو نمودار ہونے جاینگے ایک ہی صفقہ میں صحیح ہوگی۔

(مادہ ۲۰۸) جب کوئی چیز بیچی اور اوسکی جنس بیان کردی اور پہر ظاہر ہوا کہ مبیع اور جنس کی ہی تو بیع باطل ہے مثلاً شیشہ یہ کہکر بیچا کہ وہ الماس ہے تو بیع باطل ہے۔

(مادہ ۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بایع اوسکے دینے پر قدرت نرکہتا ہو اوسکی بیع باطل ہے مثلاً کشتی دریا میں ڈوب گئی اور اوسکو نکال نہیں سکتے ہیں یا کوئی جانور بہاگ گیا کہ اوسکی پکڑنے اور دینے پر قدرت نہیں ہے۔

(مادہ ۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اوسکو مال نہیں جانتے ہیں اوسکا خرید و فروخت باطل ہے مثلاً مردار جانور یا آزاد آدمی۔

(مادہ ۲۱۱) جو مال کہ قیمتی نہو اوسکی بیع باطل ہے۔

(مادہ ۲۱۲) ایسی چیز کے بدلہ خریدنا کہ قیمتی نہووے فاسد ہے۔

(مادہ ۲۱۳) مجہول کی بیع فاسد ہے مثلاً بایع نے کہا جتنے چیزیں میری ملک میں سب میں نے بیچیں اور مشتری نے کہا کہ میں نے خریدیں پر وہ ان چیزوں کو پہچانتا بہی نہیں ہے تو یہہ بیع فاسد ہے۔

(مادہ ۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بیچنا بدون جدا کرنیکے صحیح ہے مثلاً گہر میں سے تہائی یا آدہا ... یا دسواں حصہ گو تقسیم ہوکر جدا نہوا ہو بک سکتا ہے

(مادہ ۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک و معلوم بیچنا صحیح ہے

(مادہ ۲۱۶) حق مرور اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتہہ بک سکتے ہیں اور پانی تلے کے ساتہہ بک سکتا ہے۔

فصل سوم جو مسایل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہیں

(مادہ ۲۱۷) جیسا بیع موزونات اور مکیلات اور عددیات اور مذروعات کی

تولنے اور ماپنے اور گز سے ماپنے سے بیع صحیح ہے ایسا ہی اندازہ اور اٹکل پر بھی اونکا بیچنا جائز ہے مثلاً گیہوں یا انگور کا ڈھیر اندازہ اور اٹکل سے بیچا یا کوئی سامان اندازہ اور اٹکل سے کرایہ لیا یا دوسری جائی اوٹھا کر لے گیا یہہ سب صحیح ہیں

(مادہ ۲۱۸) اگر اس شرط پر بیچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ناپ دینے یا تول دے بیع صحیح ہے اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہو

(مادہ ۲۱۹) جو چیز کہ تنہا بیع ہو سکے اوسکا استثنا جائز ہے مثلاً خوشۂ انگور جو تنہا بیچے جاتے ہیں یہہ بھی جائز ہے کہ ایک درخت کے سب انگور اس شرط پر بیچے کہ دو چار سیر اوس معین سے نکال لیں گے۔

(مادہ ۲۲۰) معدودات کی بیع ایک ہی صفقہ میں باوجود بیان قیمت ہر فرد اور ہر قسم کی جائز ہے مثلاً ایک ڈھیر گیہوں کا یا (۶۰) صاع لکڑیوں کی ایک کشتی یا ایک ریوڑ بکریوں کا یا ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ایک صاع گیہوں کی یا ایک سو رطل لکڑی کی یا ایک بکری کی یا ایک گز بانات کی یہہ قیمت ہے (صاع قریب پانچ سیر کے ہے اور رطل قریب آدہ سیر کے)

(مادہ ۲۲۱) جیسا زمین گز اور جریب سے ماپ کر بک سکتی ہے ایسی ہی فقط حدود بیان ہو کر بھی بک سکتی ہے۔

(مادہ ۲۲۲) جس مقدار پر بیع ہو گی اوسی کا اعتبار ہے نہ اوسکے سوا۔

(مادہ ۲۲۳) مکیلات اور عددیات متقاربہ اور وہ موزونات کہ جنکے تھوڑے تھوڑے بیچنے میں نقصان نہیں ہو سکتا ہے جملہ کے مقدار بیان کر کے بیچیں تو بیع صحیح ہو گی خواہ کل ہی کی قیمت بیان کریں یا ہر ہر کیل اور عدد اور رطل کی قیمت بیان ہو وقت تسلیم کے اگر مبیع پوری ہے تو بیع لازم ہو گی اور اگر نقصان ہو تو مشتری چاہے بیع فسخ کر دے یا جسقدر موجود ہے اوسکی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو زائد حق بایع ہے لیلیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گیہوں پچاس کیل ہیں پانچ سو قرش کو یا پچاس کیل ہیں ہر کیل دس قرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی پچاس کیل نکلے بیع لازم ہو گی اور اگر چالیس کیل ہوں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے اور چاہے چار سو پچاس قرش کو خرید لیوے اور اگر پچپن کیل ہوں تو پانچ زاید بایع کے ہیں اور ایسی ہی اگر ایک سو انڈے اس بیان سے بیچے کہ یہہ سب پچاس قرش کے ہیں اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی نکلے تو بیع لازم

اور اگر تول میں کم نکلے تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا چاہے پورے انڈے سیتالیس قرش کو
لیلیوے اور اگر ایک سو دس انڈے ہین تو دس بائع کے ہیں اور ایسے ہی ایک مشک گھی کی بیع کہ
جس میں سو رطل لکھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شئے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور
ضرر ہوتا ہے اور کل موزون کی مقدار اور قیمت ہی بیان کی گئی تو کل بیع ہوگی
اگر وقت تسلیم کامل ہے تو فبہا اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ فسخ کرے
یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسے ہی اگر زائد ہے تو بہی اسی قیمت پر بیع ہوگی
بائع کو کچھ حق نہیں ہے مثلا الماس کا نگینہ پانچ قیراط بیس ہزار قرش کو بیچے
اگر ساڑہے چار قیراط ہون تو بہی اوسی قیمت پر لیگا اور بائع کو نہ اختیار فسخ ہوگا
اور نہ آدہا قیراط واپس لے سکیگا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے
قیراط ہر جگہ مختلف ہے مکہ میں دینار کا چوبیسواں حصہ ہے اور عراق میں بیسواں حصہ ہے

(مادہ ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شئے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے ضرر ہوتا ہے
اور اوسکی مقدار اور اوسکی اجزا اور اقسام کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی اگر وقت
تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا بہ سبب ناقص ہو
یا زاید اوس حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزا اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی
گئی مثلا ایک چادر تانبے کی اس بیان پر کہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قرش کو
بیچے اور وقت تسلیم کے ساڑہے چار رطل نکلے تو ایک سو اسی قرش دے کر لیگا یا ساڑہے
پانچ رطل نکلے تو دو سو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونوں صورتوں میں مشتری بیع فسخ کر دیگا

(مادہ ۲۲۶) گز سے ناپنے کے چیزیں بیچے جائیں جیسے زمین اور لباس اور
اشیاء سائرہ (مثلاً بوریا وغیرہ) اور بیع مجموع یا ہر گز کی قیمت اور تفصیل بیان کی
گئی تو ان دونوں صورتوں میں حکم اون موزونات کا جاری ہوگا کہ جنکے ٹکڑے کرنے میں
ضرر ہے اور جو متاع اور اور اشیا کہ اوسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر نہیں ہوتا ہے
مثلا انات اور کپڑہ مثل کیلات کے ہے مثلا ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے
ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ پچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل مبیع
کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری

اور اگر تولی میں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا چاہے تو لیوے ساڑھے سینتالیس قرش کو لیوے اور اگر ایک گز کم نکلے تو دس بائع کے ہیں اور ایسے ہی ایک مشک گھی کی بیچی کہ اس میں سو رطل گھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور ضرر ہوتا ہے اور کل موزون کے مقدار اور قیمت ہی بیان کی گئی تو کل بیع ہوگی اگر وقت تسلیم کامل ہے تو فبہا اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ فسخ کرے یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسی ہی اگر زائد ہے تو بھی اسی قیمت پر بیع رہیگا بائع کو زیادتی کا کچھ حق نہیں ہے مثلاً الماس کا نگینہ پانچ قیراط بیس ہزار قرش کو بیچے اگر ساڑھے چار قیراط ہوں تو بھی اوسی قیمت پر لیگا اور بائع کو نہ اختیار فسخ ہوگا اور نہ آدھا قیراط واپس لے سکیگا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے

قیراط ہر جگہ مختلف ہے مکہ میں دینار کا چوبیسواں حصہ ہے اور عراق میں بیسواں حصہ ہے

(مادہ ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے ضرر ہوتا ہے اور اوسکی مقدار اور اوسکی اجزا اور اقسام کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی اگر وقت تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا بحسب ناقص ہو یا زائد اوس حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزا اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی گئی مثلاً ایک چادر تانبے کی اس بیان پر کہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قرش کو بیچے اور وقت تسلیم کے ساڑھے چار رطل نکلے تو ایکسو اسی قرش کے بدلے لیگا یا ساڑھے پانچ رطل نکلے تو دو سو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونوں صورتوں میں مشتری بیع فسخ کر دیگا

(مادہ ۲۲۶) گز سے ناپنی کی چیزیں بیچے جائیں جیسی زمین اور لباس اور اشیاء سایرہ (مثلاً بوہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر گز کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی تو ان دونوں صورتوں میں حکم اون موزونات کا جاری ہوگا کہ جسکے ٹکڑے کرنے میں ضرر ہے اور جو متاع اور اور اشیا کہ اوسکے ٹکڑے کرنے میں ضرر نہیں ہوتا مستثنیٰ ہے مثلاً اثاث اور کپڑے مثل مکیلات کے ہے مثلاً ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ پچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل مبیع کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری

فصل چہارم - جو جو چیزیں کہ بے ذکر صریح بیع میں داخل ہوتے ہیں اور جو کہ داخل نہیں ہوتے ہیں -

(مادہ - ۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچھ کہ بیع میں شامل ہوتے ہیں وہ سب بے ذکر داخل بیع ہوسنگے مثلاً حویلی بیچی جاوے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بھی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغچہ زیتون کا بیچا جاوے تو درخت زیتون کے بھی بے ذکر داخل ہوسنگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات ہیں اور باغچہ زیتون اوس زمین کو کہتے ہیں جسمین درخت زیتون کے ہوں اور جس زمین میں درخت نہوں اوسکو باغچہ زیتون نہیں کہتے ہیں -

(مادہ - ۲۳۱) جو چیز حر مبیع کا گنا جاتا ہے کہ اوس سے جدا نہیں ہوسکتا ہے اور بیع بے اوسکے بیکار ہے باعتبار مقصود بیع میں بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھہ اوسکی کنجی کا اور دودھ والی گائی اپنے کے ساتھہ جو بغرض دودھ کے لی گئی ہے اوسکے بچہ کا کہ دودھ پینے والا ہے بیع میں داخل ہونا ضرور ہے گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہیں ہے اور گائی بے بچہ کے دودھ ندیگی -

(مادہ - ۲۳۲) مبیع میں جو چیزیں سلے ہوئے اور جڑے ہوئے ہوتے ہیں وہ بے ذکر اور بے تصریح بیع میں داخل ہوسنگے مثلاً حویلی کے ساتھہ قفل جو کیواڑون میں جڑا ہوا ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکہنے کا اور وہ چمن جو حویلی کے حدود میں داخل ہے اور جو درخت کہ واسطے سایہ وغیرہ کے میدان میں لگائے گئے ہیں اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر آنے جانے کے لئے ہو یہ سب مبیع سے جدا نہیں ہیں بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہوسنگے -

(مادہ - ۲۳۳) جو چیزیں کہ نہ مبیع کے ساتھہ شامل ہیں اور نہ اوسکے ساتھہ متصل جڑی ہوئے ہیں اور نہ اوسکا جز گنے جاتے ہیں اور نہ شہر کی عادت اور عرف میں شامل مبیع ہیں وہ بے ذکر داخل بیع نہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لئے ہیں کہ جہان جائیں لے جاویں مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع میں بے ذکر داخل نہونگے اور ایسے ہی لیمون اور پہولون کے پودہ اور وہ درخت جو بہار پہولون کے لئے جہان چاہیں لے جائیں پالہ ،

فصل چہارم - جو جو چیزیں کہ بے ذکر صریح بیع میں داخل ہوتے ہیں اور جو کہ داخل نہیں ہوتے ہیں -

(مادہ - ۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچھ کہ بیع میں شامل ہوتے ہیں وہ بے ذکر داخل بیع ہو نگے مثلاً حویلی بیچی جائے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بھی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغیچہ زیتوں کا بیچا جاوے تو درخت زیتو نکے بھی بے ذکر داخل ہو نگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات ہیں اور باغیچہ زیتوں اوس زمین کو کہتے ہیں جسمیں درخت زیتونکے ہوں اور جس زمین میں درخت نہوں اوسکو باغیچہ زیتوں نہیں کہتے ہیں -

(مادہ - ۲۳۱) جو چیز جز مبیع کا گنا جاتا ہے کہ اوس سے جدا نہیں ہوسکتا ہے اور بے اوسکے بیع بیکار ہے یا مقصود بیع میں بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھ اوسکی کنجی کا اور دودھ والی گائے کے ساتھ جو بغرض دودھ کے لی گئی ہے اوسکے بچہ کا کہ دودھ پینے والا ہے بیع میں داخل ہونا ضرور ہے گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہیں ہے اور گائے بے بچہ کے دودھ نہ دیگی -

(مادہ - ۲۳۲) مبیع میں جو چیزیں لگے ہوئے اور جڑے ہوئے ہوتے ہیں وہ بے ذکر اور بے تصریح بیع میں داخل ہو نگے مثلاً حویلی کے ساتھ قفل جو کیواڑوں میں جڑا ہوا ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکھنے کا اور وہ چمن جو حویلی کے حدود میں داخل ہے اور جو درخت کہ واسطے سایہ وغیرہ کے میدان میں لگائے گئے ہیں اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر آنے جانے کے لئے ہو یہ سب مبیع سے جدا نہیں ہیں یہ سب بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہو نگے -

(مادہ - ۲۳۳) جو چیزیں کہ نہ مبیع کے ساتھ شامل ہیں اور نہ اوسکے ساتھ متصل جڑی ہوئے ہیں اور نہ اوسکا جز گنے جاتے ہیں اور نہ شہر کی عادت اور عرف میں شامل مبیع ہیں وہ بے ذکر داخل بیع نہو نگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لئے ہیں کہ جہاں چاہیں لیجاویں مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع میں بے ذکر داخل نہو نگی - اور ایسے ہی لیموں اور پھولوں کے پودہ اور وہ درخت جو بہار پھولوں کے لئے جہاں چاہیں لے جائیں چاہ

(مادہ-۲۴۲) وقت بیع کے حسب قیمت خاص قسم کی بیان ہووے تو وہی دینا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سو مامجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کر لیا ہے وہی دینا ہوگا۔

(مادہ-۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ ثمن متعین کر لیا تو بھی متعین نہیں ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سو مامجیدی بایع کو دکھلایا اور پہر اوسکو دوسرے کام میں لیکر اور سو مامجیدی اوسی قسم کا ادا کر دیا تو بایع لیلیگا اور جو دکھلایا تھا اوسی کے ادا کرنے پر جبر ہوگا۔

(مادہ-۲۴۴) اگر کسی ثمن کے اجزا بھی جاری ہیں (مثلاً اٹھنی چونی دوانی) تو مشتری حسب عادت اور عرف بلدہ کے دیسکتا ہے۔ مثلاً بلدہ اسلامبول میں ریال کے اجزا نہیں ہیں وہاں آدہا اور چوتہائی ریال نہ دے سکیگا۔

فصل دوم بیع کے وہ مسائل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہیں۔

(مادہ-۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اوسکی قسط بندی کرنا بیع میں صحیح ہے۔

(مادہ-۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی میں مدت کا معلوم اور معین ہونا ضرور ہے۔

(مادہ-۲۴۷) حسب تاخیر ثمن پر بیع منعقد ہوئی کہ فلان دن یا فلاں مہینے دینا فلاں سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہے مثلاً روز قاسم یا روز نوروز تو بیع صحیح ہے۔

(مادہ-۲۴۸) اور اگر مدت متعین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ-۲۴۹) اگر قرض میں مدت معین نہو تو ایک مہینے سے زیادہ مدت نہ لینگے۔

(مادہ-۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط جب سے شمار ہوگی کہ مبیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کے ایکسال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بہ تاخیر مدت ایکسال منعقد ہوئی تھی بایع اب بعد ایکسال گذرنے روز تسلیم سے اور بعد دوسال کے روز عقد سے ثمن طلب کریگا

(مادہ-۲۵۱) بیع مطلق بے مدت میں قیمت فوراً ادا ہوتی ہے مگر جب عادت اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق میں اسقدر مدت اور اسقدر قسط بندی ہوتی ہے تو ادتی

مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک شخص نے بازار میں کچھہ خریدا اور قیمت ہو وے
اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو رہا ہے تو اوسکے موافق ایک ہفتہ یا ایک مہینے پر دیگا

باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور بیع مین تصرف کرنے کا بیان۔

اسمین دو فصل ہین

فصل اول عقد کے بعد اور قبضہ سے پہلے بایع کا قیمت میں اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنا کا بیان۔

(مادہ ٢٥٢) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہے کہ اپنے قرضخواہ کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ٢٥٣) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہے مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہے ورنہ منقولات مین ایسا نہیں کر سکتا ہے۔

فصل دویم عقد کے بعد مبیع اور قیمت میں کم یا زیادہ کرنے کا بیان۔

(مادہ ٢٥٤) بایع کو یہہ اختیار ہے کہ مبیع مین کچھہ زیادہ کر دیوے اگر مشتری اوسی مجلس میں کہ جسمیں زیادتی کی گئی ہے زیادتی کو قبول کر لیوے تو اوسکا حق دوسرے متعلق ہو گیا اور اوسکو وہ طلب کر سکیگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر ندامت ہو وے تو کچھہ فائدہ نہوگا۔ اور اگر مجلس زیادتی میں زیادتی کو قبول نکیا اور بعد اوسکے قبول کیا تو اسکا اعتبار نہین ہے مثلاً بایع نے بیس ترور بیچ کر مشتری سے کہا کہ میں نے پانچ ترور اور بھی اوسمیں زیادہ کر دیئے یعنی پچیس ترور بیس قرش کو لیگا اور اگر اوس مجلس میں قبول نکیا تو کچھہ اعتبار قبول کا ہوگا اور بایع سے جبراً نہ دلاینگے۔

(مادہ ٢٥٥) اور ایسے ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت میں کچھہ زیادہ کیا اور بایع نے اوس مجلس زیادہ مین قبول کر لیا تو بایع وہ زیادہ مشتری سے لیگا اور مشتری کو ندامت سے کچھہ فائدہ ہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو ایک گھوڑا لیا اور عقد کے بعد دو سو قرش زیادہ کئے بایع نے اگر اوس مجلس میں دو سو قرش کی زیادہ قبول کی ہے تو بایع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر مجلس زیادت مین قبول نکیا تو بایع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور دو سو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ ٢٥٦) اور ایسے ہی بعد عقد کے بایع قیمت مین کم کر سکتا ہے اگر

جسقدر مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھ مال بیچا اور بعد اوسکے عمرو نے ثمن کم کردئے تو بایع مشتری سے اسّی قرش لے گا نہ زیادہ۔

(مادہ - ۲۵۷) اور یہہ زیادت کرنا بایع او مشتری کا اور یا کم کرنا بایع کا قیمت میں سے گو بعد عقد کے ہے مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گویا عقد ہوا ... زیادتی اور کمی کے واقع ہوی ہے۔

(مادہ - ۲۵۸) جو زیادتی کہ بایع نے مبیع مین کی ہے اوسکے اصل عقد نے ثمن مین قیمت لگای جائیگی مثلاً آٹھہ ترور دسں قرش کو بیچکر پھر دو ترور اور بھی زیادہ دے گویا دس ترور دسں قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ ہوا تہا کہ دو ترور تلف ہوگئے تو اب مشتری آٹھہ ترور آٹھہ قرش کو لے گا اور بایع اس سے زیادہ قیمت نہ لے سکیگا۔ اور ایسے ہی اگر بایع نے ایکہزار گز زمین ہزار قرش کو بیچکر ایکسو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اس مجلس مین زیادہ کو قبول کرلیا۔ اب شفیع دعوے شفعہ سے اصل اور زاید یعنے گیارہ سو گز زمین دسں ہزار قرش کو لیگا۔

(مادہ - ۲۵۹) اور ایسے ہی مشتری اگر قیمت میں زیادہ کریگا تو کل یعنے اصل اور زیادہ مبیع کی قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر زمین دسں ہزار قرش کو لیکر پانچ سو قرش زیادہ کئے اور پہر وہ زمین اوسکے اصل حقدار کو دلای گئی تو بایع ساڑھے دسں ہزار قرش واپس دیگا اور یہہ زیادتی قیمت کی عاقدین کے حق میں ہے شفیع اگر لیگا تو دسں ہزار کو لیگا اور بایع شفیع سے پانچسو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ - ۲۶۰) بایع جو قیمت کم کردے تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دسں ہزار قرش کو زمین بیچکر ایک ہزار قرش کم کردین تو شفیع نو ہزار قرش کو زمین لیگا۔

(مادہ - ۲۶۱) بایع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کردے تو اوسکے حق میں صحیح ہے پر شفیع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دسں ہزار قرش کو زمین بیچی اور معاف کردی تو شفیع دسں ہزار کو یہہ زمین لیگا نہ مفت۔

(زیادتی قیمت میں مشتری جب کرسکتا ہے کہ اصل مبیع قایم ہے ورنہ نہیں اور اسی قیاس پر اگر عورت زندہ ہے تو مرد مہر زیادہ کرسکتا ہے اور اگر مرگئی تو مہر مین زیادتی نہین ہوسکتی ہے)

باب پنجم تسلیم اور تسلم کے بیان میں - اوسمیں چھہ فصل ہیں -

فصل اول تسلیم اور تسلم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان میں

تسلیم بایع کی جانب کیے اور تسلم مشتری کے جانب سے ہوتا ہے -

(مادہ ۲۶۲) اگرچہ بیع میں قبضہ شرط نہیں پر جب بیع پوری منعقد ہو جاوے لازم ہے کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بایع مبیع مشتری کو دیوے

(مادہ ۲۶۳) جب بایع مبیع خالی کر دیوے تو یہہ ہی تسلیم ہے اور خالی کر دینے کی یہہ صورت ہے کہ بایع مشتری کو اجازت دیدے کہ مبیع پر قبضہ کر لیوے - اور کوئی امر تسلیم کا مانع ہووے

(مادہ ۲۶۴) جب مبیع مشتری کو تسلیم ہو گئی تو اوسکا قبضہ ثابت ہو گیا -

(مادہ ۲۶۵) چونکہ مبیع مختلف ہوتی ہے اسلیے ہر ایک بیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہے -

(مادہ ۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بایع نے مشتری کو اذن دیدیا کہ قبضہ کر لے تو یہہ ہی تسلیم ہے -

(مادہ ۲۶۷) جب زمین میں کھیتی ملکی ہے بایع سے زمین چھڑا خالی کرائیگے کہ کھیتی یا کاٹ کر یا چرا کر اوٹھا لے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کر دے -

(مادہ ۲۶۸) جب پھل دار درخت بیچے جاویں تو بایع کو کہینگے کہ پھل اوتار لو اور درخت خالی کر کے مشتری کو دیدو -

(مادہ ۲۶۹) اور اگر پھل ہی بیچے جاوین تو بایع کا مشتری کو یہہ کہنا کہ پھل اوتار لو تسلیم ہے -

(مادہ ۲۷۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل ہو مثلاً حویلی اگر مشتری اوسکے اندر موجود ہے تو بایع کا یہہ کہدینا کہ میں نے تجھکو تسلیم کر دیا کافی ہے اور اگر مشتری اوسکے اندر نہیں ہے مگر اوسکے پاس ہے کہ فوراً دروازہ بند کر سکتا ہے اور قفل لگا سکتا ہے تو بایع کا اتنا کہدینا کہ گھر میں نے تجھکو دیدیا کافی ہے اور اگر اوسکے پاس نہیں ہے تو اسقدر زمانہ اگر گذر جاوے کہ مشتری وہاں تک جا کر دخل کر سکتا تھا کافی ہے

(مادہ ۲۷۱) بایع نے اگر مشتری کو کنجی گھر کی دیدی تو مشتری کا قبضہ ہو گیا -

(مادہ ۲۷۲) حیوان کا سر یا کان یا رسی جو اوسکے گلے میں ہے پکڑ لینا کافی ہے اور اگر حیوان ایسی جگہہ ہے کہ مشتری بے دقت اوسپر قابض ہو سکتا ہے اور بایع نے

اوسکو دکھلا دیا اور قبضہ کا اذن دیدیا تو یہہ ہی قبضہ ہو گا۔

(مادہ ۔ ٢٧٣) مکیلات کو ماپکر اور موزونات کو تول کر مشتری کا اوس ظرف میں دینا کہ اوسکے لئے مشتری نے تیار رکہا ہے قبضہ ہے ۔

(مادہ ۔ ٢٧٤) سامان مشتری کے ہاتھہ میں دیدیا یا اوسکے پاس رکہدیا یا اوسکو دکہلا کر قبضہ کی اجازت دیدیا قبضہ کے لئے کافی ہے ۔

(مادہ ۔ ٢٧٥) اگر بہت چیزیں صندوق میں ہیں یا ایسی جائے میں ہیں کہ اوسپر قفل لگ سکتا ہے تو کنجی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہے مثلاً گیہوں کا انبار اور کتابوں صندوق جو جملہ بیچے گئے ہیں کنجی دینا اور اجازت دینا قبضہ ہے

(مادہ ٢٧٦) بایع مشتری کا قبضہ دیکہکر منع نکرے تو یہہ ہے قبضہ کی اجازت ہے۔

(مادہ ۔ ٢٧٧) بے اجازت بایع کے مشتری قبضہ نہیں کر سکتی ہے جبتک کہ قیمت ادا نکرے۔ اور اگر بے اجازت قبضہ کر ہی لیا اور اوسکے قبضہ میں مبیع تلف ہو گئی یا اوس میں کچہ عیب پیدا ہو گیا تو یہہ ہی قبضہ متصور ہو گا۔

فصل ثانی اس میں وہ مادہ ہیں کہ جس میں مبیع کے روکنے کا بیان ہے ۔

(مادہ ۔ ٢٧٨) جس بیع میں قیمت کے لئے کوئی مدت نہ ٹھہری ہو اور فی الحال دینا ہو تو بایع جب تک کہ کل قیمت نہ لیوے مبیع روک سکتا ہے۔

(مادہ ۔ ٢٧٩) اگر سب اشیاء بیچے ہیں اور ہر ایک کی قیمت بیان ہووے یا نہووے جبتک کل قیمت نہ لیوے تب تک کل مبیع بایع روک سکتا ہے ۔

(مادہ ۔ ٢٨٠) اگرچہ مشتری قیمت کے عوض کوئی چیز بایع کے پاس گرو کردے یا کسیکو ضامن دلوے تب ہی بایع مبیع کو روک سکتا ہے ۔

(مادہ ۔ ٢٨١) اگر بایع نے قیمت لینے سے پہلے مبیع مشتری کو دیدی تو اپنا حق ساقط کر دیا اب یہہ اوسکو اختیار نہیں ہے کہ مبیع مشتری سے واپس لیوے اور قیمت لینے تک اوسکو روک رکہے

(مادہ ۔ ٢٨٢) اگر بایع نے مشتری کو یہہ کہدیا کہ زر قیمت دوسرے کو دیدے اور مشتری نے قبول کر لیا تو اب بایع کا حق زائل ہو گیا اور مبیع مشتری کو فوراً دیدیو یگا۔

(مادہ ٢٨٣) اگر کوئی شے بایع نے قرض بیچی تو بایع کو یہہ حق نہیں ہے کہ مبیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو کہ ٹہہری ہے قیمت لے سکے گا۔

(مادہ ۲۸۴) اور ایسی ہی اولا بیع سے مدت ہوئی تھی اور پھر مدت ٹھہرائی گئی تب بھی مدت پر قیمت لیگا یہہ کہ مبیع روک سکے۔

فصل سوم۔ تسلیم کی جاوے کے بیان میں کہ بایع مشتریکو مبیع کہاں دیوے)

(مادہ ۲۸۵) عقد مطلق اس بات کی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس جگہ مبیع موجود ہو وہاں دیوے مثلاً بلدہ اسلام بول میں تکفور طاغی کے گیہوں خریدے جو وہاں موجود تھے پس مشتری تکفور طاغی میں جاکر گیہوں لیگا یہہ کہ بایع اسلام بول میں پہنچا دیوے۔

(مادہ ۲۸۶) اگر مشتریکو وقت بیع کے معلوم نہین کہ مبیع کہاں ہے مگر بعد بیع کے معلوم ہوا کہ فلاں جاے ہے پس مشتریکو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا قبول کرے اور جس جاے کہ بیع اب موجود ہے وہاں جاکر لیلوے۔

(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہووے کہ بایع مبیع فلاں جاے پہنچا دے تو بایع پر لازم ہوگا کہ وہین پہنچا دیوے۔

فصل چہارم۔ بیع کے پوشاکی شعت اور اوسکے لوازم کے بیان میں

(مادہ ۲۸۸) زر ثمن کا تولنا اور گنتا اور رکہنا مشتریکے ذمہ رہے اوسکی اجرت مشتری دیگا نہ بایع۔

(مادہ ۲۸۹) مبیع مکیلات کا کیل کرنا اور موزونات کا تولنا بایع پر ہے اوسکی اجرت بایع دیگا نہ مشتری۔

(مادہ ۲۹۰) جو چیز کہ مجازفۃً بیع ہوئی اوسکے اوپر جو خرچ ہوگا وہ مشتری پر ہے مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا۔

اور ایسی ہی گیہوں جو مجازفۃ ہو کہلیان میں نکالنا اور لاد کر لیجانا مشتری پر ہے

(مادہ ۲۹۱) اور لکڑی وغیرہ جانوروں پر لاد کر لاتے ہیں اوسکا مشتری کے گہر تک پہنچانا موافق عادت اور عرف ہر بلدہ کی ہے۔

(مادہ ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قبالوں کا لکہنا مشتریکے ذمہ ہے مگر بیع پر ثبوت اور گواہی محکمہ میں بایع لائیگا۔

فصل پنجم اوسمیں جو مادہ ہین اون مین مبیع کے ہلاک اور تلف ہونیکا ذکر ہے

(مادہ ۲۹۳) اگر مشتری کا قبضہ ہوا تہا کہ بایع کے ہاتہہ مین مبیع تلف ہوگئی تو بایع

کا مال تلف ہوگا نہ مشتری کا۔
(مادہ ۲۹۴) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہوئی تو مشتری کا مال تلف ہوا نہ بائع کا
(مادہ ۲۹۵) مشتری نے مبیع پر قبضہ تو کر لیا مگر قیمت ادا نکی تھی کہ مر گیا بائع کو یہ
حق نہیں ہے کہ اپنے مبیع واپس لیلے بلکہ مثل تمام قرض خواہوں کے دام مساوی
(ترسکس کا) حق دار رہے گا۔
(مادہ ۲۹۶) مشتری پہلے اوس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے معلس ہو کر
مر گیا تو بائع مبیع اپنے قبضہ میں رکھکر اوسکے ترکہ میں سے تمام قیمت لیگا اور حاکم مبیع
بیچکر تمام قیمت بائع کی ادا کروا دیگا۔ اور اگر مبیع اوتنے کو نہ بکے کہ مشتری نے خریدی
تھی بلکہ کم کو بکے تو یہہ قیمت بائع لیکر باقیکا دعوے اوسکے ترکہ میں مثل اور قرض
خواہوں کے بدام مساوی (ترسکس) کریگا۔ اور اگر زیادہ کو بکے تو اپنی قیمت بائع لیگا
اور باقی اوسکے اور قرض خواہوں کا حق ہے۔
(مادہ ۲۹۷) بائع نے قیمت لے لی اور مبیع نہ دے اور مر گیا مشتری اپنے
مبیع لے لیگا کہ مبیع بائع کے ہاتھہ میں امانت تھی اور قرض خواہوں کا اسمیں کچھہ حق نہوگا۔

فصل ہشتم خریدنے کے لئے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے۔

(مادہ ۲۹۸) مشتری نے خریدنے کے ارادہ سے ایک چیز پر قبضہ کر لیا اور
قیمت کا بھی ذکر آ گیا اور مشتری کے قبضہ میں جا کر تلف ہو گئی اگر قیمتی ہے تو اوسکی
قیمت اور مثلی ہے تو اوسکی مثل مشتری پر لازم ہو گی اور اگر نے ذکر قیمت مشتری
کچھہ مال لے آیا تو وہ مال مشتری کے ہاتھہ میں امانت ہے اگر تلف ہوا تو مشتری کچھہ
نہ دیگا مثلاً بائع نے کہا کہ یہہ گھوڑا ہزار قرش کو ہے تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لینا وہ
لے آیا اور مر گیا تو گھوڑے کی قیمت مشتری دیگا۔ اور اگر بائع نے کہا کہ یہہ گھوڑا
لیجاؤ تمکو پسند ہو گا تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مر گیا اب مشتری کچھہ نہ دیگا کہ یہہ
گھوڑا اوسکے ہاتھہ میں امانتاً آیا تھا۔
(مادہ ۲۹۹) اگر کوئی چیز صرف دیکھنے کے لئے لاوے کہ آپ اوسکو دیکھینگے
یا دوسرے کو دکھلاینگے بے تعدی اگر وہ چیز تلف ہو گئی تو کچھہ دینا نہ پڑیگا
کیونکہ وہ چیز اوسکے پاس امانت تھی۔

باب ششم خیارات کے بیان میں۔ اوسمیں سات فصل ہین

فصل اوّل خیار شرط کے بیان میں۔

(مادہ ۳۰۰) ہر شخص کو بایع ہو یا مشتری یہہ جایز ہے کہ اپنے اپنے لیئے یہہ شرط کر لیں کہ ہمکو اتنی مدت کا اختیار ہے۔ کہ ہم بیع قایم رکھیں یا فسخ کر دیں اوسکو خیار شرط کہتے ہیں۔ (لیکن مذہب حنفی مفتی بہ یہہ ہے کہ تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں ہے)

(مادہ ۳۰۱) جتنی مدت کا خیار مقرر کیا جاوے اوسی مدت مین اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دین۔

(مادہ ۳۰۲) جیسا بیع کا فسخ کرنا یا اوسکا قایم رکھنا قول سے ہوتا ہے ویسا ہی فعل سے بھی ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۳۰۳) اجازت قولی یہہ ہے کہ ایسے لفظ کہیں جو رضامندی اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کرین مثلاً کہے کہ مین راضی ہوا اور مین نے بیع جایز کی۔ اور فسخ قولی یہہ ہے کہ وہ لفظ کہی جو نا رضامندی پر دلالت کریں مثلاً مین نے بیع فسخ کی یا بیع ترک کی۔

(مادہ ۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے اور فسخ فعلی وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو فسخ وعدم رضا پر دلالت کرے مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہے وہ ایسا تصرف کرے جیسا اپنی ملک مین کرتے ہیں کہ بیع کے لیئے پیش کرے یا گرو کرے یا کرایہ دیوے تو اس سے بیع جایز اور لازم ہو گی اور اگر بایع صاحب خیار مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو بیع فسخ ہو گی اگر مشتری صاحب خیار مبیع واپس دیکر اپنا زر قیمت واپس مانگ لے تو یہہ فسخ پر دلالت کرتا ہے اور یا بایع صاحب خیار زر ثمن کا اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کر دے تو یہہ فعل جواز بیع ہے۔

(مادہ ۳۰۵) باوجود گذر جانے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ جواز بیع تو بیع جایز اور لازم ہو گی۔

(مادہ ۳۰۶) یہہ خیار شرط میراث نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر بایع صاحب خیار

مدت خیار میں مرگیا تو مشتری مالک ہوجاویگا بایع کے وارثوں کو کچھ حق ہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو مبیع اوسکی ملک ہوگی اور اوسکے وارثوں کو حق فسخ واسترداد نہوگا

(مادہ ۳۰۷) اگر دو کو اختیار ہے اور کسی ایک نے فسخ کردیا تو بیع فسخ ہوگی اور اگر ایک نے بیع جایز کرلی تو اوسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسرے کا اختیار مدت خیار تک باقی رہیگا۔

(مادہ ۳۰۸) اگر بایع نے اپنے لئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک میں سے خارج ہوگی اوسی کی ملک ہے ۔ اب اگر مشتری نے قبضہ کرلیا اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو جو ثمن کہ اسمیں ٹھہرا دیا ہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو اوسکی قیمت اوسدن بازار میں اوٹھی کہ جسدن مشتری نے اوسپر قبضہ کیا تھا۔

(مادہ ۳۰۹) مشتری اگر اپنے لئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک سے نکلی اب اگر مشتری قابض ہوگیا اور تلف ہوگئی تو مشتری ثمن دیگا جو اسمیں ٹھہر گیا تھا۔

فصل دوم خیار وصف کے بیان میں۔

(مادہ ۳۱۰) اگر ایک مال میں ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ باعث رغبت اور خریداری کا ہوا۔ اب اگر مبیع میں وہ وصف نہ پایا گیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کرے یا کل ثمن پر جو ٹھہرا ہے لیلیوے اور اوسکو خیار وصف کہتے ہین ۔ مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دودہ دیتی ہے اور یہہ معلوم ہوا کہ وہ دودہ والی نہین ہے یا رات کے وقت نگینہ بیچا کہ یہہ سرخ رنگ کا ہے اور وہ زرد نکلا تو ان دونو صورت میں مشتریکو اختیار ہے۔

(مادہ ۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہے اگر مشتری صاحب خیار وصف مرگیا تو اوسکے وارث کو بھی خیار رہے۔

(مادہ ۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو اوسکا خیار باطل ہوگیا۔

فصل سوم خیار نقد کے بیان میں

(مادہ - ۳۱۳) اگر یہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زرثمن دیگے تو صحیح ہے اور اسکو خیار نقد کہتے ہیں -

(مادہ - ۳۱۴) اگر وقت معین تک زرثمن ادا ہوگا تو بیع فاسد ہوگی -

(مادہ - ۳۱۵) اگر مشتری اس صورت مین مدت کی اندر مر گیا تو بیع باطل ہوگی -

فصل چہارم خیار تعیین کے بیان میں -

(مادہ - ۳۱۶) جب بہت چیزوں کی قیمت جدا جدا بیان ہوی اور یہ شرط ہوی کہ مشتری انمین سے جو چیز چاہے لیوے یا بایع جو چیز چاہے دیوے تو صحیح ہے اوسکو خیار تعیین کہتے ہیں -

(مادہ - ۳۱۷) خیار تعیین مین تعیین لازم ہے -

(مادہ - ۳۱۸) خیار تعیین والے کو لازم ہے کہ جو چیز مدت معینہ کے انقضا پر لینا ہے متعین کر لے -

(مادہ ۳۱۹) خیار تعیین بھی میراث ہوتا ہے یعنے جیسے مشتری تعیین والے پر انقضاء مدت کے بعد جبر کیا جاتا ہے کہ ان اشیاء مین سے ایک شئے متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کرے جو اوسکے لئے بیان کی گئی ایسا ہی اگر اوس مدت مین مشتری مر گیا تو اوسکے وارث پر جبر ہوگا کہ اسی مدت مین ایک چیز متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کر دے -

فصل پنجم خیار الرویۃ کے بیان مین -

(مادہ - ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھی خرید لے تو اوسکو اختیار ہے کہ جب دیکھے چاہے بیع فسخ کرے یا قبول کرے اوسکو خیار رویۃ کہتے ہین

(مادہ - ۳۲۱) خیار رویۃ میراث نہین ہے اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مر گیا تو بیع تمام ہوگئی اور وارث کو اب خیار نہین رہا -

(مادہ - ۳۲۲) بایع کو خیار رویت نہین ہے اگر اپنا مال ہوروثی بے دیکھے بیچا تو اوسکو اختیار نہین ہے کہ دیکھنے کے بعد بیع فسخ کر سکے -

(مادہ ۳۲۳) اس بحث مین اشیاء کی دیکھ لینا اور واقف ہونا کافی ہے

کہ مقصود اصلی معلوم ہو جاوے مثل صرف نقش اور رنگ کا جو کسی کپڑہ
وغیرہ پر لگا ہوا ہوئے ہین دیکھہ لینا کافی ہوتا ہے اور کسی جگہ صرف
دل ہی کا دیکھنا کافی ہوتا ہے مثلاً جاجم وغیرہ پر نقش اور اوسکا
ولدار ہونا دیکھا جاتا ہے اور جو بکری بچہ جننے کے لئے لیجاتی ہے اوسکی
تہن دیکھی جاتی ہیں اور جو بکری کہ گوشت کہانے کے لئے لیجاتی
ہے اوسکی کمر اور جو تر ٹٹول لیتے ہیں اور کہانے اور پینے کے چیزین چکھہ
لیتے ہیں۔ یہہ باتین اگر مشتری نے کر لیں تو رویت تمام ہو گئی اور بیع
منعقد کامل ہو گئی اب مشتریکو کچھہ اختیار نہیں رہا۔

(مادہ ٣٢٤) جن چیزوں مین نمونہ کے دیکھنے کا دستور ہے اونمین
نمونہ دیکھنا کافی ہے۔

(مادہ ٣٢٥) اگر نمونہ کے خلاف نکلے تو مشتریکو اختیار ہے کہ چاہے
لیوے چاہے پھیر دیوے جیسے گیہون اور گہی اور تیل اور وہ چیزیں کہ
ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہیں مثلاً شطرنجی اور بانات وغیرہ اگر نمونہ سے
کم نکلے تو مشتریکو اختیار ہے کہ چاہے لیوے یا نہ لیوے۔

(مادہ ٣٢٦) حویلی اور گہر وغیرہ زمین کے لینے میں ہر ہر کوٹہری کا
دیکھنا ضرور ہے پر جہان ایک ہی طور پر گہر بنائے جاتے ہون تو فقط ایک
ہی کوٹہری کا دیکھنا کافی ہوگا۔

(مادہ ٣٢٧) بہت مختلف چیزیں جو ایک ہی صفقہ مین بیچنے کی
ہیں ہر ایک کا دیکھنا ضرور ہے

(مادہ ٣٢٨) مختلف اور متفاوت اشیاء جو مول لیں اور کچھہ دیکھین
اور کچھہ نہ دیکھین پھر انکو بہی دیکھا تو اب مشتریکو اختیار ہے کہ سب لیوے
یا سب واپس کر دے یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ جنکو دیکھا تہا وہ تو لیوے
اور جنکو پہلے نہ دیکھا اب پھیر دے۔

(مادہ ٣٢٩) اندہے کی بہی خرید و فروخت صحیح ہے مگر جب
کوئی چیز اسطرح خریدے کہ اوسکا وصف معلوم نہو کہ مثلاً ایک حویلی

خریدے اور اسکا حال اوسکے روبرو سے بیان نہوا پھر جب بیان ہوا تو
اوسکو اختیار ہے کہ لیوے یا نہ لیوے ۔
(مادہ ۳۳۰) اندہے کے روبرو سے کسی چیز کا سب حال بیان کیا ہو
اور اسنے خرید لی اب اوسکو اختیار نہیں رہا ۔
(مادہ ۳۳۱) اندہے نے ٹٹولنے کی چیز ٹٹول لی اور سونگھنے
کی چیز سونگھ لی اور چکھنے کی چیز چکھ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہے ۔
(مادہ ۳۳۲) اگر بارادہ خریداری ایک چیز دیکھی اور نہ خریدی پھر بعد مدت
کے خریدی تو بیع صحیح ہے پر دیکھا کہ پہلے سے کچھہ متغیر ہو گئی ہے تو اوسکو اختیار ہے
(مادہ ۳۳۳) وکیل بالشرا اور وکیل بالقبض کا دیکھہ لینا موکل کا دیکھہ لینا ہے ۔
(مادہ ۳۳۴) جس شخص کو مشتری نے بہیجا کہ بائع سے مبیع مانگ لاوے
اوسکو رسول کہتے ہیں اوسکا دیکھہ لینا کافی نہوگا ۔
(مادہ ۳۳۵) مشتری نے جو شے دیکھے خریدے اور اوسمین مالکانہ تصرف
کر دیا تو اب مشتری کو اختیار نہیں رہا ۔

فصل ششم خیار العیب کے بیان مین ۔

(مادہ ۳۳۶) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہہ ذکر نہوا ہو کہ مبیع عیب سے پاک ہے
یا عیب دار ہے اور بیع صحیح و سالم ہے یہہ حکم ہے کہ مبیع سالم اور بے عیب ہو ۔
(مادہ ۳۳۷) ایک شے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو مشتری
کو اختیار ہے کہ پھیر دے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہہ نہوگا کہ اس عیب کے عوض
کچھہ قیمت کم کر دے اوسکو خیار عیب کہتے ہیں ۔
(مادہ ۳۳۸) جس چیز سے تاجروں اور پرکہنے اور جانچنے والوں کے نزدیک
قیمت گہٹ جاتی ہے اوسکو عیب کہتے مین ۔
(مادہ ۳۳۹) جو عیب مبیع مین کہ بائع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہے ۔
(مادہ ۳۴۰) جو عیب کہ مبیع مین قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہوا
وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے ۔
(مادہ ۳۴۱) بائع نے ذکر کر دیا کہ مبیع مین اتنے عیب ہین اور بعد مشتری کی

دیو و اسکی حرمد لیا تو مشتری کو اب اختیار نہیں رہا۔

(مادہ - ۳۴۲) اگر بایع نے یہہ کہکر بیچا کہ جتنے عیب مبیع مین ظاہر ہون مین اوس سے بری ہون تو اب مشتریکو اختیار نہین رہا۔

(مادہ - ۳۴۳) اگر مشتری نے جمیع عیوب قبول کرلیا تو پہر اوسکا دعوی خیار عیب کا باقی نرہیگا مثلاً اوسنے گہوڑا لیا کہ اوسکی ہڈی پسلی توٹی ہوی ہے اور لنگڑا بہی ہے اور اور بہی عیب ہین تو اب اوسکو صلاحیت نالش کی نہین رہی۔

(مادہ ۳۴۴) مشتریکو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوی اور اوسنے مبیع مین تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے لئے پیش کیا تو یہہ رضا بالعیب ہے اب اوسکو اختیار عیب نرہا۔

(مادہ - ۳۴۵) اگر مشتری کے پاس مبیع مین عیب پیدا ہوا اور اب مبیع مین عیب قدیم بہی نکلا تو مشتری رد نکرسکیگا بلکہ عیب قدیم کے سبب سے جو نقصان قیمت میں آیا ہے اوتنا بایع سے پہیر لیگا۔ مثلاً مشتری نے تہان لیکر جامہ وغیرہ قطع کیا اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو بایع سے نقصان قیمت لے لیگا۔

(مادہ - ۳۴۶) نقصان قیمت جانچنے اور اسکے والون کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے جو بے طمع اور بے غرض ہون پہلے اون سے اٹکوایا جاوے کہ یہہ تہان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تہا اور اب جو یہہ عیب قدیم سے تو کیا قیمت کا ہے ان دونون کے تفاوت مین جو نسبت ہو اوس حساب سے اصل ثمن میں سے مشتریکو بایع سے واپس دلوائینگے مثلاً ایک تہان مشتری نے ساٹہہ قرش کو لیا اور کتروایا اور پہر معلوم ہوا کہ اوسمیں عیب قدیم بہی تہا اب آنکنے والون نے کہا کہ اصل تہان ساٹہہ قرش کو تہا اور اس عیب قدیم کے سبب سے پینتالیس قرش کا ہے تو مشتری پندرہ قرش بایع سے لے لیگا اور اگر انہون نے اصل تہان اسی قرش کا اور عیب قدیم سے ساٹہہ کا بتلایا ان دونون مین بیس قرش کا فرق ہے جو اسی قرش کا ربع ہے پس ساٹہہ قرش زر ثمن میں سے ایک ربع یعنی پندرہ قرش مشتری بایع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تہان کی قیمت پچاس قرش اور عیب دار کی قیمت چالیس قرش بتلاوے اور فرق دونون میں دس قرش ہے جو پچاس قرش کا پانچوان حصہ ہے پس مشتری پانچوان حصہ بارہ قرش بایع سے لیگا۔

(مادہ- ۳۴۷) بیع مین ایک عیب مشتری کے یہان پیدا ہوا تو بایع سے عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کے یہان ہوا تہا وہ جاتا رہا تو اب مشتریکو اختیار ہے کہ بایع کو بعیب قدیم واپس دیوے مثلاً گہوڑا جو بیمار ہوا تہا اچہا ہوگیا-

(مادہ- ۳۴۸) باوجودیکہ مشتری کے یہان عیب پیدا ہوا بایع راضی ہوگیا کہ مجہکو بعیب قدیم اور بعیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار دیدیگا اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا- جیسا مشتری نے باوجودیکہ عیب قدیم تہا اور اُسکے یہان بہی عیب پیدا ہوا تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیچڈالا تو اب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ ایسے اِس تصرف سے بایع کو واپس لینے سے رد کردیا کہ بایع یہہ کہہ سکتا ہے کہ مین اپنا کپڑا اکڑا ہوا لے سکتا تہا تمنے کیون بیچدیا اب نقصان مین کیون دون- مگر اسمین شرط یہہ ہے کہ کوئی اور امر مانع نہو کہ بایع نہ لے سکے-

(مادہ- ۳۴۹) اگر مشتری نے کوئی چیز زیادہ کردی مثلاً کپڑہ سلوا لیا یا رنگوالیا یا زمین مین درخت لگوائے تو بعیب قدیم واپس نہ کرسکیگا-

(مادہ- ۳۵۰) پس اس بنا پر اگر بایع عیب قدیم اور عیب حادث پر راضی ہوگیا اور چاہا کہ قمیص جو مشتری نے سلوایا ہے یا رنگوالیا ہے مشتری سے لیلیوے تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا- پس اگر مشتری نے بیچڈالا تو بلحاظ مادہ ۳۴۹ بایع واپس تو نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان قیمت مشتری کو دیگا-

(مادہ- ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صفقہ مین خریدے اور ابہی قبضہ نہوا کہ بعض مین عیب ظاہر ہوا تو مشتریکو اختیار ہے کہ کل بعوض کل ثمن لیوے یا کل واپس کرے یہہ نہوگا کہ عیب دار واپس کرے اور بے عیب بعوض اوسکی قیمت کے لیوے اور اگر قبضہ کرچکا تہا کہ بعض مین عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اوسکی قیمت کے لے سکیگا پر یہہ جب جایز ہے کہ عیب دار کو جدا کرنے مین ضرر نہو- اور بے رضامندی بایع کے سب بیع واپس نکر سکیگا- مثلاً دو ٹوپیان چالیس قرش کو لین قبضہ سے پہلے ایک مین عیب نکلا تو دو نو واپس دیگا- اور قبضہ کے بعد عیب نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اوسکی قیمت پر لیگا اور دونو بے مرضی بایع کے واپس ندیگا اور اگر جدا جدا

کرنے مین ضرر ہوتا ہے مثلاً جوڑا ہونے کا تو اب جوڑا واپس کرکے اپنی قیمت واپس لیگا۔

(مادہ - ۳۵۲) ایک جنس مین سے کچھ خریدا اور قبضہ کیا مثلاً مکیلات مین سے یا موزونات مین سے اور اوسمین سے کچھ عیب دار نکلا اور کچھ بے عیب تو اختیار ہے کہ سب لیوے یا سب واپس کرے

(مادہ - ۳۵۳) اگر گیہون اور جو وغیرہ غلہ مین مٹی ملی ہوئی ہے اگر تھوڑی عادت کے موافق ہے تو بیع صحیح ہے اور اتنی بہت ہے کہ لوگون کے نزدیک عیب گنا جاتا ہے تو مشتریکو اختیار ہے لیوے یا واپس کرے۔

(مادہ - ۳۵۴) انڈے اور اخروٹ اور جو اسکے مانند مین اگر اوسمین کچھ خراب نکلے مگر اتنی عادت مین بہت نہ گنے جائین مثلاً ایکسو میں دو تین انڈے خراب ہیں تو معاف ہونگے۔ اور اگر بہت ہون مثلاً ایکسو مین دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا۔

(مادہ - ۳۵۵) اگر مبیع سب ایسی نکلی کہ اوس سے کچھ انتفاع نہین ہو سکتا ہے تو بیع باطل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری لے لیگا۔ مثلاً اخروٹ اور انڈے سب خراب نکلے کہ اون سے نفع کچھ نہین ہو سکتا ہے۔

فصل ہفتم غبن اور دہوکا دینے کا بیان۔

(مادہ - ۳۵۶) بیع میں اگر غبن فاحش ہو پر دہوکا نہو وے تو مشتری جسکو غبن ہوا ہے مبیع فسخ نکر سکیگا مگر جب کہ مال یتیم ہووے تو بیع فسخ ہوگی اور یہہ ہی حکم مال وقف اور مال بیت المال کا ہے۔

(مادہ - ۳۵۷) اگر ثابت ہو کہ غبن کیا اور دہوکا دیا تو جن پر کہ غبن پڑا بیع فسخ کر سکتا ہے۔

(مادہ - ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دہوکے مین آیا اور مر گیا تو اوسکا وارث دعوے غبن نکریگا کہ یہہ دعوے دہوکا دہی میراث نہیں ہوتا ہے۔

(مادہ - ۳۵۹) مشتریکو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہوا پر اوسنے تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا۔

(مادہ - ۳۵۹) مشتری کو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دھوکا ہوا پر اوسنے تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہو گیا۔
(مادہ - ۳۶۰) اگر مبیع جسمین غبن اور دھوکا ہوا ہلاک ہو گئی یا زمین پر مشتری نے گھر بنا لیا تو اب بیع فسخ نہیں کر سکتا ہے۔

باب ساتوان بیع کے اقسام اور اسکے احکام کا بیان - اوسمین چہ فصل ہین

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان۔

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہو سکنے کے لیے یہہ شرط ہی کہ رکن بیع اوس سے صادر ہو جو اہل ہو یعنی عقل مند اور تمیز دار ہو یا اوسکے طرف سے کریں جو قابل اوسکے عمل کے ہو۔
(مادہ - ۳۶۲) جس بیع کے رکن مین خلل ہو باطل ہے جیسا بیع مجنون کی۔
(مادہ - ۳۶۳) جو شے کہ حکم بیع اوسپر واقع ہو وہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ بایع مشتری کو دے سکے اور مال قیمتی بھی ہو۔ پس جو شے کہ معدوم ہی یا اوسکے دینے پر قدرت نہو۔ یا وہ مال قیمتی نہو تو۔ بیع باطل ہو گی۔
(مادہ - ۳۶۴) باعتبار انعقاد وصدور بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہیں کہ بیع مشروع نہیں ہو سکتی ہے مثلاً مبیع معلوم نہیں کہ مجہول ہے (بایع نے کہا کہ مین نے ایک گھوڑا بے تعین بیچا۔) یا قیمت میں خلل ہوا مثلاً یہہ بیان ہو کہ روپیہ جاتی ہے یا چلنی مطلق روپیے کا نام لیا) اسصورت میں بیع فاسد ہو گی۔
(مادہ - ۳۶۵) بیع کے جاری ہو سکنے کی یہہ شرط ہی کہ بایع مبیع کا مالک ہو یا مالک کا وکیل ہو۔ یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو۔ اور مبیع مین حق غیر بھی نہو۔
(مادہ ۳۶۶) اگر مشتری کا بیع فاسد مین قبضہ ہو جائے تو بیع جایز ہو گی اور مشتری مبیع میں اوسوقت تصرف کر سکتا ہے۔
(مادہ - ۳۶۷) جب بیع مین کوئی خیار نہ پایا جاوے تو بیع لازم ہو گی۔
(مادہ ۳۶۸) جس بیع میں کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی اور بیع مرہون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہے۔

فصل دوم بیع کے قسموں کے احکام کے بیان میں

(مادہ ۳۶۹) بیع منعقد کا یہہ حکم ہے کہ مشتری مبیع کا مالک و بایع ثمن کا مالک ہوجاتا ہے۔

(مادہ ۳۷۰) بیع باطل سے کسی حکم کا فایدہ نہیں ہوتا ہے اگر مشتری نے بایع کی اجازت سے قبضہ کیا مبیع مشتری کے قبضہ میں امانت رہیگی اگر بے تعدی ہلاک ہوگئی تو مشتری ضمان نہ دیگا۔

(مادہ ۳۷۱) بیع فاسد میں بعد قبضہ کے اگر بایع نے اجازت دی مشتری مالک ہوجائیگا۔ اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوسپر ضمان آئیگا۔ یعنے اگر مبیع مثلی ہے تو اوسپر مثل کا دینا لازم ہوگا۔ اگر قیمتی ہے تو اوس دنکی قیمت دیگا کہ جسدن قبضہ کیا تھا۔

(مادہ ۳۷۲) بیع فاسد کا فسخ کرنا دونو کو جایز ہے۔ مگر جب مشتری کے قبضہ میں ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسرے کے ہاتھ بیچدی یا کسی کو ہبہ کی یا مشتری نے اپنا کچھہ مال بڑہا دیا۔ مثلاً حویلی کی تعمیر کی یا زمین میں درخت لگائی یا ایسا تصرف کیا کہ مبیع کا نام بدل گیا۔ مثلاً گیہون کو پیسکر آٹا کردیا تو اب حق فسخ باطل ہوگیا۔

(مادہ ۳۷۳) یہہ بیع فاسد جب فسخ ہوجاوے۔ اور بایع ثمن لیچکا تہا تو مشتری جبتک کہ اپنا ثمن واپس لیوے مبیع روک رکھیگا۔

(مادہ ۳۷۴) بیع نافذ فوراً حکم کی مفید ہے۔

(مادہ ۳۷۵) جب بیع لازم نافذ منعقد ہووے تو کسیکو یہہ اختیار نہیں ہے کہ اس سے پہر جاوے۔

(مادہ ۳۷۶) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جسکو خیار ہے اوسکو حق فسخ ہے

(مادہ ۳۷۷) بیع موقوف میں جب اجازت ہوجاوے تو حکم بیع کی مفید ہوگی

(مادہ ۳۷۸) بیع فضولی میں جب مالک نے یا اوسکے وکیل یا اوسکے وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع فسخ ہوگی۔ اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہہ ہے کہ بایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور مبیع سب موجود و قایم ہوں۔ اگر ایک بھی اونمین سے ہلاک ہوگیا تو اجازت

صحیح ہوگی۔

(مادہ ۳۷۹) بیع مقایضہ میں دو نو چیزیں مبیع تصور کی جاتی ہیں کہ ان میں مبیع کی شرایط کا اعتبار ہوگا۔ اگر تسلیم میں نزاع واقع ہو تو بایع و مشتری کو مسرف بایع کو معاً مال ادا کریں۔

فصل سوم بیع سلم کا بیان۔

(مادہ ۳۸۰) اس بیع کے بیع سلم بھی ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے جیسے مشتری بایع کو کہے کہ میں نے ایکہزار قرش تجکو سلم (پیشگی) دئے کہ ایکسو کیل گیہوں دیگا۔ اور اوسنے قبول کر لیا بیع سلم منعقد ہوگی۔

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیا میں منعقد ہوتی ہے جو مقدار اور وصف سے متعین ہو سکیں مثلاً جید (کھرا) ہونا اور جنس ردی (کھوٹا) ہونا۔

(مادہ ۳۸۲) مکیلات اور موزونات اور گز سے ماپی کی چیزوں کے کیل اور وزن اور گز سے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۳۸۳) عددیات متقاربہ کی مقدار جیسے گنے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور وزن سے بھی۔

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اوسکی مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیے۔

(مادہ ۳۸۵) سترنجی اور جاجم اور [illegible] یہہ سب گز سے ماپی کے چیزیں ہیں اسکے واسطے طول اور عرض اور دلی اور یہہ کہ کس چیز سے بنے جاتے ہیں اور کہاں یہہ سب بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لیے جنس کا بیان ہونا شرط ہے مثلاً گیہوں یا دال یا کھجور اور اوسکی نوعیت بھی شرط ہے مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو ہماری عرف میں بعل کہتے ہیں یا نہر اور چشمہ وغیرہ کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو سقی کہتے ہیں اور بیان وصف بھی شرط ہے مثلاً جید ہوں یا خسیس اور مقدار ثمن کی اور مبیع کی معلوم ہو۔ اور یہہ کہ کب اور کس جگہہ پہنچا دے بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۷) در سلم کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہے کہ مجلس عقد میں قیمت ادا
کر دی جاوے - اگر بے ادائے قیمت دونوں نے رخاست کی تو بیع سلم فسخ ہو گئی

فصل چہارم استصناع کے بیان میں

(مادہ ۳۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلاں چیز اتنے
قرش کے عوض بنا دی اور اوسنے قبول کر لیا تو یہہ بیع استصناع منعقد ہو گئی
مثلاً مشتری نے اپنا پاؤں موچی کو دکھلایا اور کہا کہ جوڑا جوتیکا سختیانی اتنے
قرش کو بنا دے - اور موچی نے قبول کر لیا یا بڑہی سے یہہ کہا کہ مجھکو ایک
ڈونگا یا کشتی بنا دے اور اوسکا طول اور عرض اور سب وصف بیان کر دیا اور
بڑہی نے بھی اوس بات کو قبول کر لیا تو بیع استصناع منعقد ہو گی - یا کار
خانہ والے سے کہا کہ اتنی بندوقیں بنا دو کہ ہر ایک کی قیمت اسی قرش ہو گی -
اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان کر دیے کارخانہ والے نے قبول کر لیا
بیع استصناع ہو گئی -

(مادہ ۳۸۹) جن چیزوں میں کہ استصناع جاری ہے اوسمیں استصناع
صحیح ہو گا جسمیں کہ استصناع جاری نہیں ہے اور مدت بھی بیان ہوئی تو یہہ
بیع سلم ہو گی اوسکی سب شرطوں کا لحاظ کیا جائیگا اور اگر مدت نہ بھی بیان نہو
تو بھی بیع استصناع تصور ہو گی -

(مادہ ۳۹۰) بیع استصناع میں اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف اور تعریف کر دینا ضرور ہے -

(مادہ ۳۹۱) استصناع میں وقت عقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہیں ہے -

(مادہ ۳۹۲) جب بیع استصناع منعقد ہو چکی تو پہر کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اوس سے
پہر جاوے - پر مصنوع اگر موافق اون اوصاف کے ہو جو بیان ہوئے تھے مستصنع کو
اختیار ہے کہ چاہے لے یا نہ لے -

فصل پنجم بیع مریض کے احکام

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت میں کچھہ مال ایک وارث کے ہاتھہ بیچا
تو یہ بیع سب وارثوں کی اجازت پر موقوف رہیگی - اوس کے مرنے کے بعد باقی
اگر اجازت دی تو بیع جائز ہے ورنہ نہیں -

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنے مرض موت میں کسی اجنبی کے ہاتھہ کوئی چیز ثمن مثل سے عوض بیچے تو یہ بیع صحیح ہے۔ (ثمن مثل یعنے اوس جیسی چیز کے قیمت اسیقدر ہوسکتی ہے) اور اگر ثمن مثل سے کم بیچے اور بیع مشتری کو دیدی تو یہ محابات ہے اسمیں ثلث مال کا اعتبار ہوگا اگر ثلث مال سے اوسکی قیمت پوری ہوجاے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ جسقدر نقص ہے پورا کردے اور وارثوں کو دیدے اگر اوس نے پورا کردیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین فسخ کردینگے۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہے جو ڈیڑہ ہزار قرش کی ہے اوس نے اپنے مرض موت میں ایک اجنبی کے ہاتھہ جو وارث نہیں ہے ایک ہزار کو بیچدی اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اور مرگیا۔ اور اوس حویلی کی اصل مالیت کا ثلث یعنے پانسو قرش ہے تو یہ بیع صحیح ہے وارث فسخ نہیں کرسکتے۔ اور اگر مریض نے پانسو قرش کو بیچے کیونکہ محابات کا نصف ہے تو وارثوں کو یہہ اختیار رہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو اوسکے موروث نے محابات دیے طلب کریں اگر اوس نے دیدے تو میت کا ترکہ ہے وارثوں کو اوسکا فسخ نہیں ہوسکتا اور اگر اوس نے نہ دی تو وارث بیع فسخ کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محابات قیمت سے کم کو بیچنا ہے)

(مادہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت میں اپنا مال ثمن مثل سے کم کو بیچا۔ اور قرضدار مرگیا کہ اوسکا سب ترکہ قرض میں گھرا ہوا ہے تو سب قرضخواہ مشتری سے ثمن مثل پورا کرائینگے اور ترکہ داخل کرینگے اگر مشتری نے ثمن مثل پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے۔

فصل ششم بیع بالوفا کے بیانمیں

(مادہ ۳۹۶) جیساکہ بایع کو جائز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی مبیع واپس لیلے ایسے ہی مشتری بھی مبیع واپس دیکر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے۔

(مادہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بایع ومشتری کو جائز نہیں ہے کہ مبیع دوسرے کے ہاتھہ بیچ سکے

(مادہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بایع ومشتری اگر یہ شرط کریں کہ بیع کے منافع میں سے کسیقدر بایع بھی لیگا تو بیع صحیح ہے۔ مثلاً دونوں اسپر راضی ہوگئے کہ انگور کا نفع دونوں کو نصفا نصف ملے صحیح ہے اور اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

(مادہ ۳۹۹) بیع بالوفا میں قیمت مال کی اوتنی ہی ہے کہ جتنا مشتری کا قرض بایع پر ہے

اور مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہوگئی تو مشتری کا قرض بھی ساقط ہوگیا۔

(مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے اور قرض مشتری کا زیادہ اور مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی تو بمقدار قیمت کے قرض بایع کے ذمہ سے ساقط ہوگیا مشتری اپنا باقی قرض بایع سے لیگا

(مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی زائد ہے اور مشتری کا قرض کم اور مشتری کے پاس مبیع تلف ہوگئی تو جتنا قرض ہے قیمت میں سے ساقط ہوگیا باقی قیمت مشتری بایع کو دیگا اگر مشتری کے تعدی سے تلف ہوئی تھی ورنہ کچھ نہ دیگا۔

(مادہ ۴۰۲) اگر بایع یا مشتری مر جاویں تو اونکے وارث فسخ کر سکتے ہیں۔

(مادہ ۴۰۳) جبتلک بیع بالوفا میں مشتری اپنا قرض پورا نہ لے لیوے اور قرض خواہ مبیع اپنی قرض میں نہیں روک سکتے ہیں۔

کتاب دوم اجارہ کے بیان میں اور اوسمیں ایک مقدمہ اور آٹھ باب ہیں

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں جو اجارہ سے متعلق ہیں۔

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہیں منفعت کے بدلے جو حاصل ہو مثلاً کسی کے گھر میں جو رہے کا فائدہ حاصل کیا اوس کے بدلے جو دیا ہوگا ایجار کوئی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہیں اور استیجار کوئی چیز کرایہ لینے کو کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت میں اجرت کے ہیں اور کبھی ایجار کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور فقہہ کی اصطلاح میں یہ معنی ہیں کہ کسی چیز کی منفعت کو عوض بیچنا۔

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت سے خالی ہو لازم ہو جاتا ہے اونکے فسخ کرنے کا بے عذر کسیکو اختیار نہیں ہے۔

(مادہ ۴۰۷) اجارہ منجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہوتا ہے۔

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ میں وقت عقد سے اعتبار نہیں ہوتا ہے بلکہ اوس وقت آیندہ سے کہ اوسمیں مقرر کیا گیا مثلاً یہ حویلی اتنے روپیہ کو اتنی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آیندہ سے اوسکا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجر وہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اوس کو موجر بھی کہتے

ہیں (جیم پر کسرہ زیر)

(مادہ ۴۱۰) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ ہے۔

(مادہ ۴۱۱) جو چیز کرایہ سے دیجاوے اوس کو ماجور کہتے ہیں۔ اور موجر اور مستاجر (جیم کی فتح) بھی کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۱۲) مستاجر فیہ جو شی کہ کسی کو اسلئے دیں کہ اوسمیں ایسا کام کرے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لئے دیا اور اسباب بوجھ والے کو کہیں لیجانے کے لئے دیا۔

(مادہ ۴۱۳) اجیر وہ شخص ہے جو بدات خود اجرت پر کام کرے۔

(مادہ ۴۱۴) اجرت یا اجر مثل وہ کہ آنکنے والے اور جانچنے والے بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کر دیں۔

(مادہ ۴۱۵) اجرت یا اجر مسمی جو وقت عقد آپس میں مقرر کر لیا ہو۔

(مادہ ۴۱۶) جو کسی چیز کا مثل دیا جاوے اگر وہ مثلی ہے یا اوسکی قیمت دیجاوے اگر وہ قیمتی ہے اوسکو ضمان کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۱۷) معد للاستغلال یعنی فائدہ لینے کے لئے جو چیز بنائی گئی ہو، جو چیز کرایہ دینے کے لیئے مقرر کیگئی یا ہے مثلاً سرا اور حویلی اور حمام اور دوکان کرایہ کے لئے خریدی گئے ہوں یا بنائے گئے ہوں اور چیزیں مثلاً کشتیاں اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر ہونا استعمال کی دلیل ہے کہ یہ چیزیں کرایہ کی ہیں اور ایسے واسطے کوئی شے بنائی اور پھر لوگوں کو اطلاع دی کہ یہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ معد للاستغلال ہوگی۔

(مادہ ۴۱۸) جو شخص آقا کو نوکر رکھے اوسکو مستاجر کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۱۹) آپسمیں منفعت تقسیم کر لینے کو مہایات کہتے ہیں مثلاً ایک حویلی میں دو شریک ایک سال رہا کریں

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان میں

(مادہ ۴۲۰) اجارہ میں معقود علیہ منفعت ہے (معقود علیہ جس پر عقد ہو)

(مادہ ۴۲۱) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے قسم اول کہ جس مین فقط چیزون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور یہ تین قسم ہے ایک زمین اور حویلیون کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور برتن کا کرایہ دینا۔ تیسرا گھوڑا کرایہ سے دینا۔
قسم دوم وہ اجارہ کہ جسمین کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہین وہ اجور اور اجیر کہلاتا ہے مثلاً عذشگارون کا اور کام کرنے والونکا او حرفہ اور پیشہ والون کا نوکر رکھنا جیسا درزی سے کپڑا سلوانا استصناع ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے۔
(مادہ ۴۲۲) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ مستاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم یا مزدور دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا بھی کام کر سکتا ہے۔ مثلاً پیلا او ٹھانے والے یا درزی یا دلال اور زرگر اور کرایہ کی کرسی والے اور گھاٹ یا کشتی والے یہ سب اجیر مشترک ہین کہ ایک شخص کے ساتھہ مخصوص نہین۔ بلکہ ہر شخص کا کام کر سکتے ہین اگر یہ اجیر مشترک عقد کرلے کہ ایک مدت تک خاص مستاجر کا کام کریگا تو اس مدت کے لئے وہ اجیر خاص متصور ہوگا اور ایسا ہی حمال اور کرسی والا او کشتی والا بھی اجیر خاص ہو جاتے ہین جب یہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹھاینگے اور کسی کو کرسیان نہ دینگے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی مین نہ بٹھاینگے
(مادہ ۴۲۳) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکھہ سکتا ہے بہت آدمی بھی اوسکو نوکر رکھہ سکتے ہین۔ مثلاً ایک گانو کے سب لوگون نے ایک شخص کو نوکر رکھا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو وہ اون سب کا اجیر خاص ہے اور اگر اونہون نے یہ اجازت دی کہ اور لوگون کے بھی جانور چرایا کرے تو اوس صورت مین اجیر مشترک ہو جائیگا
(مادہ ۴۲۴) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نکردے مستحق اجرت نہوگا۔
(مادہ ۴۲۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا اوسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اوس مدت تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہین ہے مگر اوسکو واجب ہے کہ اس مدت مین جو کام کہ پیش آوے بجالاوے اگر اوس مدت مین کام نہ کریگا تو مستحق اجرت کا نہوگا۔
(مادہ ۴۲۶) جو شخص کہ بعقد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی اجیر لے تو وہ وہی

کام کریگا یا وہ کام کریگا جو مضرت اور تکلیف مین اوسکے برابر یا اوس سے کم ہو نہ یہہ کہ اوس سے مشقت مین زاید ہو مثلاً لوہار نے ایک دوکان لی تو وہ ہی کام کریگا جو اوسکے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لوہار کا کام اوس مین نہ کرسکیگا کہ اوس سے زیادہ مضرت ہوگی۔

(مادہ ۔ ۴۲۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے ٹہرالینا اور مقرر کر لینا ضرور ہے۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گہوڑا لیا وہ دوسرے کو سوار نہیں کر سکیگا

(مادہ ۔ ۴۲۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب نہووے تو اوس مین مقرر کرنا لغو ہے مثلاً گہر مین رہنا یا رہنے سے خواہ مستاجر خود رہے یا غیر کو رکھے۔

(مادہ ۔ ۴۲۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دیسکتا ہے خواہ وہ حصہ قابل قیمت ہو یا نہو مگر اجنبی کو نہین دے سکتا ہے اور مہایات کی صورت مین اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔

(مادہ ۔ ۴۳۰) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہووے تو اجارہ مین خلل نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کرایہ سے دی اور نصف کا مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو نصف ثانی مین اجارہ باقی رہیگا۔

(مادہ ۔ ۴۳۱) دو شخص جو ایک چیز مین شریک ہون کسی اور کو وہ چیز کرایہ دے سکتے ہین

(مادہ ۔ ۴۳۲) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دیسکتا ہے ان مین سے اگر ایک شخص اپنا زر کرایہ اداکردے تو اوس سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جائیگا جب تک کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو مسایل کہ اجرت سے تعلق ہین۔ اسمین چار فصل ہین اول رکن اجارہ کے مسایل

(مادہ ۔ ۴۳۳) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے

(مادہ ۔ ۴۳۴) جو الفاظ کہ اجارہ مین استعمال کئے جاتے ہین وہ ایجاب و قبول ہین مثلاً مین نے اجارہ و کرایہ کو دیا۔ اور مین نے اجارہ لیا۔ اور مین نے قبول کیا۔

(مادہ ۔ ۴۳۵) جیسے بیع صیغہ ماضی سے منعقد ہوتی ہے ویسا ہی اجارہ بھی اور

صیغہ مستقبل سے اجارہ منعقد نہوگا مثلاً مالک نے کہا کہ مین اجارہ دونگا اور
دوسرے نے کہا کہ مین نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجھے اجارہ دے اوس نے
کہا کہ مین نے دیا ان صورتون مین منعقد نہوگا۔

(مادہ ۴۳۶) جیسا روبرو گفتگو سے اجارہ منعقد ہوتا ہے ویسا ہی خط وکتابت
سے بہی ہوتا ہے اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہے جو معروف ہے۔

(مادہ ۴۳۷) اجارہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے مثلاً مسافرون کے فرودگاہ
مین گہوڑون پر سوار ہونا اور لنگرگاہ مین کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گہوڑون پر
سوار ہونا بے گفتگو بہی جایز ہے اگر اجرت معلوم اور متعین ہے فبہا ورنہ اجرت
مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۸) اجارہ مین خاموش رہنا قبول اور رضامندی متصور ہے مثلاً
ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا
تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹہہ قرش پر راضی ہو تو رہو نہین تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب
دیا کہ مین راضی نہین ہون پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بہی پچاس قرش
دیگا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بہی نہ نکلا تو اسکو ساٹہہ قرش دینے
لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہے اور مستاجر نے کہا اسی اور
مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ رہا تو اسّی قرش واجب الادا ہونگے اور
اگر دونون اپنے اپنے کلام کرتے رہے اور مستاجر اوس مین رہتا رہا اجرت
مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۹) اگر عقد کے بعد آپس مین گفتگو کرتے رہے ایک نے کہا
زیادہ کرو ایک نے کہا کچہہ کم کرو تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۴۰) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا
اور صرف ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابہی وقت نہین آیا ہے دوسرے کو
فسخ کا اختیار نہین ہے۔

(مادہ ۴۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہو چکا تو مالک کو یہ اختیار نہین ہے کہ کرایہ
پر کچہہ اور بڑہا کر فسخ کرے اگر وصی یا متولی نے یتیم اور وقف کی زمین اجرت مثل

سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور اجر مثل لازم آتا ہے۔

(مادہ۔ ۴۴۲) مستاجر بوراثت یا بہ ہبہ ماجور کا مالک ہوگیا تو اجارہ زایل ہوگیا۔

(مادہ۔ ۴۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد اجارہ جایز نہیں ہوسکتا ہے تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً شادی کے بخت کیواسطے باورچی ٹہرایا گیا اور دولہ مرگیا یا دلہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی اگر ایک شخص کے دانت مین درد تھا طبیب سے کہا کہ پچاس قرش پر میرا دانت نکالدے علاج سی پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہوگیا۔ اور ایسا ہی بچہ مرگیا یا انا مرگئی تو اجارہ زایل ہوا اور اگر مسترضع مرگیا تو اجارہ فسخ نہوگا۔

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جایز ہونیکی شرطونمین

(مادہ۔ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہہ شرط ہے کہ دونو صاحب عقل و تمیز ہون

(مادہ۔ ۴۴۵) ایجاب و قبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیع اگر کے شرط ہے۔

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود بھی اس چیز مین تصرف کرسکے یا اوس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو۔

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہے اگر اصل مالک بچہ ہے یا دیوانہ تو ولی اور وصی باجر مثل اجارہ دے سکتی ہین اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور بھی ہین کہ عاقدین[۱] کا زندہ رہنا اور مال[۲] معقود علیہ کا موجود رہنا اور عوض[۳] اجارہ (یعنی کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر انمین کوئی ہی باقی نرہا تو اجارہ قایم نرہیگا۔

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطونکا بیان

(مادہ۔ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لئے رضامندی عاقدین کی شرط ہے۔

(مادہ – ۴۹ ۴) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہے دو دوکانون سے ایک دوکان بے تعین کرایہ دینا صحیح نہوگا ۔

(مادہ – ۵۰ ۴) زر اجرت کا معلوم ہونا شرط ہے ۔

(مادہ ۵۱ ۴) منفعت یعنی معقود علیہ معلوم ہو کہ نزاع قائم نہو ۔

(مادہ – ۵۲ ۴) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہو جاتی ہے کہ حویلی اور دوکان اور انا کے لیے مدت مقرر کر لینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے ۔

(مادہ – ۵۳ ۴) اور گہوڑے کے کرایہ لینے مین اتنی باتین لازم ہین کہ آپ سوار ہونگے یا جس کو چاہین سوار کرینگے یا اسباب لاد کر لیجائینگے اور منفعت کی مدت کا ذکر کرنا بہی ضرور ہے ۔

(مادہ – ۵۴ ۴) زمین کے کرایہ دینے مین یہہ بیان ضرور ہے کہ کس کام کے لیے اور کتنی مدت کے لیے لیتے ہین اگر زراعت کے لیے لیتے ہین تو یہہ بیان ضرور ہے کہ کیا بوئینگے یا اختیار ہے کہ جو چاہین بوئین ۔

(مادہ – ۵۵ ۴) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لیے اصل کام اور اسکی مقدار اور اوسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگ ریز کو کپڑا دکہانا اور رنگ بتلانا اور گہرا ہو یا ہلکا ہو یہہ بہی کہنا ۔

(مادہ – ۵۶ ۴) اور بوجہہ اوٹہانے کے لیے بوجہہ دکہلا دینا اور مسافت کا بیان ضرور ہے کہ یہہ بوجہہ اتنی دور لیجانا ہے ۔

(مادہ ۵۷ ۴) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ مین بہی ہو ورنہ جو گہوڑا کہ بہاگ گیا وہ کرایہ نہین دیا جاسکتا ہے ۔

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیان

(مادہ ۵۸ ۴) جب کوئی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً مجنون یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا مجنون ہو گیا تو اجارہ فسخ نہوگا ۔

(مادہ ۵۹ ۴) اجارہ باطل مین زر اجرت لازم نہین ہوتا ہے مگر یتیم اور وقف کے

مال پر اجرت مثل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا بھی یہی حکم ہے۔

(مادہ ۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطین تو موجود ہوں مگر صحت کی کوئی شرط نہو تو اجارہ فاسد ہے

(مادہ ۴۶۱) اجارہ فاسد بھی جاری ہوتا ہے مگر اجرت مثل لازم ہوتی ہے وہ اجرت کہ مقرر کی گئی۔

(مادہ ۴۶۲) کبھی اجارہ فاسد اس سے ہوتا ہے کہ اجرت مجہول ہے تو اس صورت مین اجرت مثل جسقدر ہو دلائی جاوے اور کبھی اس سے ہوتا ہے کہ شرائط صحت موجود نہین اس صورت مین اجرت مثل اجرت مقررہ سے زیادہ نہ دلائی جاوینگے۔

باب سوم اجرت کے بیان میں اس میں تین فصل ہین فصل اول بدل اجارہ کے بیان میں

(مادہ ۴۶۳) جو چیزین کہ بیع مین بدلہ ہو سکتی ہین وہ اجارہ مین بھی ہو سکتی ہین اور اجارہ مین وہ چیز بھی بدلہ ہو سکتی ہے جو ثمن نہو مثلاً باغ جو کرایہ لیا اوسکے کرایہ مین گھر رہنے کو دیا یا گھوڑا سواری کے لئے دیا

(مادہ ۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور تعین ہونا مثل بیع کے ضرور ہے۔

(مادہ ۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہے تو اوسکا وصف اور اوسکی مقدار بیان ہونا ضرور ہے اور یہہ حکم ہے مکیلات اور موزونات اور عدویات متقاربہ کا اور ایسی چیزو نکے اوٹھا لیجانے سے محنت ہوتی ہے اور خرچ بھی لگتا ہے تو اونکو وہین پہونچا دینا لازم ہے کہ جس جگہہ شرط کی گئی ہو اور اگر کوئی جگہہ بیان نہیں ہوئی اور اجارہ زمین کا ہو تو جہان زمین ہے وہین حاضر کر دیو اور اگر کوئی کام اجارہ ہو تو کام کی جگہہ پر پہونچا دیو اور اگر اجارہ کوئی اوٹھا کے لیجانے کی چیز ہو تو بجائے عقد حاضر کر دیو اور اگر ایسی چیزین ہین کہ اونکی اوٹھا لیجانے مین محنت ہو اور نہ خرچ ہے تو وہان پونچایا جاوے کہ جہان موجر تسلیم کرے

فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہے اور اجرت کا کیونکر مستحق ہوتا ہے

(مادہ ۴۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہیں ہے۔

(مادہ ۴۶۷) اگر مستاجر اجرت جلد دیدے تو موجر اجرت کا مالک ہوگیا اور مستاجر واپس نہیں لے سکتا۔

(مادہ ۴۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہوگا اب اجارہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا چیز ہے منفعت ہی یا کوئی کام ہے تو ان دونوں صورتوں مین مالک و کاریگر جب تک کہ اجرت نہ لیلیوین شئے اجارہ نہ دیگا اور کاریگر کام نہ کریگا یعنی دونوں کو طلب اجرت پیشگی جائز اگر نہ دیوے تو عقد اجارہ فسخ کر سکتے ہین

(مادہ - ۴۶۹) جب منفعت لے چکے تو فوراً اجرت دینا لازم ہوگا مثلاً گھوڑا کرایہ
لیا کہ فلاں جائے تک جا کر آئینگے جب وہاں تک جا کر اس جاے تک واپس
چلے آے کہ جہاں سے جانا ٹہرا تہا فوراً اجرت دینا لازم ہوگا۔

(مادہ - ۴۷۰) جب اجارہ صحیحہ میں منفعت لینی پر قدرت حاصل ہوگئی پر منفعت
نہ لے تب بہی زر کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گہر کرایہ لے کر اپنا قبضہ کر لیا کرایہ لازم ہوگا
گو اوسمین نہ رہے۔

(مادہ - ۴۷۱) اجارہ فاسدہ میں منفعت لینی پر قدرت نہیں ہو سکتی ہے اور
بے حصول منفعت کرایہ دینا لازم نہوگا۔

(مادہ - ۴۷۲) بے عقد اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال میں لایا اور وہ چیز معد للاستغلال ہے
تو اجرت مثل لازم ہوگی ورنہ نہیں یعنی معد للاستغلال بہی نہیں ہے اور صاحب مال نے اپنی چیز
طلب بہی کی پر یہ اوسکو استعمال کرتا رہا تو اجر مثل لازم ہوگا کیونکہ باوجود طلب استعمال جو کرتا رہا
تو گویا اجرت دینی پر راضی تہا۔

(مادہ - ۴۷۳) عاقدین جو شرط کریں تعجیل کی یا تاجیل کی سب معتبر ہونگے۔

(مادہ - ۴۷۴) اگر تاجیل یعنی ادای اجرت کے لئے کوئی مدت مقرر ہوگئی تو آجر مستاجر کو ماجور دیدے
یا کاریگر اپنا کام پورا کر دیوے اور مدت مقررہ پر اجرت ادا کیا دوے۔

(مادہ - ۴۷۵) اجارہ مطلقہ میں [illegible] ماجور مستاجر کو دیدے یا کاریگر اپنا کام کردے یعنی
اوس اجارہ میں کہ کوئی شرط تاجیل اور تعجیل کی ٹہری ہوئی ہو اور اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو۔

(مادہ - ۴۷۶) جس وقت تک ادای اجرت ٹہرای مثلاً ماہیانہ ہو یا سالانہ تو لازم ہے کہ
انقضای زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے۔

(مادہ - ۴۷۷) لزوم اجرت کو ماجور دینا شرط ہے یعنی جس وقت سے کہ شے ماجور مستاجر
کو پہونچ گئی اجرت بہی جب ہی سے لازم ہوگی تو تسلیم سے پہلے اگر کچہ زمانہ عقد کا گذرا تو اجرت لازم نہوگی

(مادہ - ۴۷۸) اگر شی ماجور ایسی ہوگئی کہ اوس سے انتفاع بالکل نہیں ہوسکتا ہے تو اجرت
ساقط ہوگی مثلاً حمام گر گیا اور جبتک کہ تعمیر ہوئی نہانا نہیں ہوسکتا ہے اسلئے ان ایام کی اجرت
لازم نہوگی اور ایسا ہی جب سے چکی کا پانی موقوف ہوگیا اوسکی اجرت بہی موقوف ہوجائیگی
پر مستاجر نے چکی خانہ سے کچہہ اور فائدہ سوا آٹا پیسنے کے لیا تو اوسکی اجرت اوسپر لازم ہوگی

(مادہ-۴۷۹) دوکان پر کرایہ لیکر قبضہ کیا اور چند دن تک کسادبازاری رہی تو اتنی دنوں کا کرایہ دیگا یہہ ہوگا کہ یہہ کہے کہ دوکان بند ہو گئی اور میرا کام نہ چلا۔
(مادہ-۴۸۰) کشتی کرایہ لے اور سوار ہو کر کسی گہاٹ تک گیا اور آنے تک مدت معینہ گزر گئے تو آنے تک جو مدت زاید ہو گئی اوسکا اجر مثل دینا لازم ہوگا۔
(مادہ-۴۸۱) ایک شخص نے اپنا گہر کسی کو بے کرایہ دیا کہ اسکی مرمت کرتے رہو اور اسمین رہا کرو تو یہہ عاریت ہے اور جو کچھ کہ اوسکا خرچ ہوگا وہ مرمت مین شمار ہوگا اور جو لیلے والا کرایہ اتنے مدت کا نہ لے سکیگا۔

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت لینی کے لئے اپنی پاس روک سکتا ہے یا نہین روک سکتا ہی

(مادہ-۴۸۲) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ مین ہوتا ہے اگر اجرت قرض نہین ٹہرے ہی تو اپنی اجرت لینی کے لئے روک سکتا ہے مثلاً درزی جب تک اپنی سلائی نہ لیگا کپڑا نہین دیسکتا ہے اگر وہ کپڑا درزی کے پاس تلف ہو جاوے تو مالک اوس سے ضمان نہ لیگا۔

(مادہ-۴۸۳) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہین ہوتا ہے مثلاً حمال یا ملاح انکو یہہ اختیار نہین ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کے لئے روک سکین اور اگر روک لیا اور تلف ہو گئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے یعنی یہہ دیکہین کہ حمال جسوقت پلہ اوٹہا کر لایا تو کیا قیمت سے پس اپنی پاس سے اجرت حمال کی دیکر وہ قیمت لیلیوے اور یا یہہ کہ حمال پلہ اوٹہا کر نہین لایا تو اوس وقت پلہ کی جو قیمت ہوگی وہ لیلیوے اور اجرت نہ دیوے۔

باب چہارم جو مسایل کہ مدت اجارہ کی ساتھہ متعلق ہین

(مادہ-۴۸۴) مالک اپنا مال دوسرے کو ایک مدت کے لئے اجارہ دیسکتا ہے جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز ہو مثلاً ایک سال۔
(مادہ-۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سے ہوتا ہے کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا۔

(مادہ-۴۸۶) اور اگر وقت عقد کچہہ ذکر نہین آیا تو وقت عقد سے اعتبار کیا جاویگا
(مادہ-۴۸۷) جب یہہ جایز ہے کہ ایک سال کے لئے زمین کرایہ دیجاوے اور
ہر مہینے کا کرایہ مقرر ہو ایسا ہی یہہ بہی جایز ہے کہ سال بہر کا کرایہ مقرر کیا جاوے
اور ماہوار مقرر نہو -
(مادہ-۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینے کے لئے کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کے لئے تو
یہہ اجارہ ماہیانہ ہے اور اگر کوئی مہینہ تیس دن کا نہو تو بہی کرایہ پورے مہینے کا دینا ہوگا -
(مادہ-۴۸۹) اگر ایک ہی مہینے کے لئے کرایہ لیا گیا اور کچہہ دن گذر گئے تو باقی دن
جو رہے اونکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا -
(مادہ-۴۹۰) اگر چند مہینون کے لئے کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینے مین سے کچہہ دن
گذر چکے تہے تو اس مہینے کے باقی دن ماہ آئندہ کے کچہہ دنون کے ساتہہ لگا کر ایک
مہینا تیس دن کا گنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینے کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے
اعتبار سے حساب کئے جاینگے -
(مادہ-۴۹۱) جب بہت مہینون کے لئے کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تہا
یعنی اوسکے کچہہ دن گذر چکے تہے تیس دن لگائے گئے اسی طرح ہر مہینا
تیس دنکا حساب ہوتا رہے گا -
(مادہ-۴۹۲) جب کسی مہینے کے شروع پر ایک سال کے لئے کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینے شمار ہونگے
(مادہ-۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوس وقت کیا گیا کہ اول مہینے کے کچہہ دن
گذر چکے تہے تو اب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینے شمار کئے جاوینگے -
(مادہ-۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سے کرایہ لی گئی اور مہینون کا
شمار معلوم نہین کہ کتنے مہینے کے لئے تہے تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہوا
تو دونوکو اختیار ہے کہ ماہ نو کے روز اول یا اوسکے شب مین اجارہ فسخ کرین پر
جب یہہ روز اول اور اوسکی شب دونو گذر گئے تو اجارہ فسخ نہین ہوسکتا ہے
اور اگر مہینے کے اندر ایک نے کہا کہ مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بہی
فسخ ہوگا اور اگر مہینے کے اندر کہا کہ ماہ آئندہ سے مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ آئندہ
شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینے کا یا زیادہ کا پیشگی لے لیا تو اونکا اجارہ فسخ نہین ہوسکتا ہے

(مادہ ۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک بموجب عرف شہر کے کام کرتا رہیگا۔

(مادہ ۴۹۶) ایک شخص کو ٹھہرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہے تو روز عقد سے دس دن مقرر ہونگے اور اگر موسم گرمی کا ہے تو ضرور ہے کہ یہہ متعین کیا جاوے کہ کونسے مہینے میں کونسے دن کام کرے گا۔ (یہہ امر وہان کے رواج کے موافق ہوگا وے یہہ تعین کچھ ضرور نہین ہے)

باب پنجم خیار کے بیان مین اور اس مین تین فصل مین اول خیار شرط کے بیان مین

(مادہ ۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع میں جایز ہوتا ہے ویسا ہی اجارہ میں جایز ہے اور اجارہ دینے اور لینے میں ہر ایک کو یا دونو کو اختیار ہے کہ اتنے دن کے بعد جایز کر دینگے یا فسخ کر دینگے۔

(مادہ ۴۹۸) اختیار کے مدت میں اختیار والا چاہے فسخ کرے یا جایز۔

(مادہ ۴۹۹) جیسا (۳۰۲) و ۳۰۳ و ۳۰۴ میں بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا فسخ اور جایز کرنا قولاً و فعلاً دونو ہوتا ہے مثلاً آجر جو صاحب خیار ہے ماجور میں مالکانہ تصرف کرے تو وہ فسخ فعلی ہے اور مستاجر نے ماجور میں مستاجرانہ تصرف کیا تو یہہ اجازت فعلی ہے۔

(مادہ ۵۰۰) صاحب اختیار کے فسخ اور اجازت سے پہلے مدت خیار گذر گئی تو اختیار ساقط ہو گیا اور اجارہ لازم ہو گیا۔

(مادہ ۵۰۱) مدت خیار کے وقت عقد سے معتبر ہوگی۔

(مادہ ۵۰۲) جس وقت سے کہ خیار ساقط ہوا جب ہی سے اجارت شروع ہو گئی۔

(مادہ ۵۰۳) اگر زمین اس شرط پر کرایہ لے گئی کہ اتنی گز ہے یا اتنی دو نیم ہے دو نیم مکسر ہوتی ہین اور اوس مقدار سے زاید نکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ مقررہ دینا لازم ہوگا پر مستاجر کو کم ہونے پر اختیار ہے کہ چاہے اجارہ فسخ کر دیوے۔

(مادہ ۵۰۴) اگر زمین اس حساب پر دی گئی کہ فی دو نیم اتنی درم کو ہے تو کرایہ بحساب دو نیم دینا لازم ہوگا

(مادہ ۵۰۵) جس کام پر کہ اجرت مقرر کیگئی ہے اور جس وقت پر اوس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا ہے جایز ہے اور شرط معتبر ہوگی مثلاً ایک شخص نے درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہی کتر کے سی دیوے یا ایک شخص نے اونٹ کرایہ کیا کہ دس دن مین مکہ پہونچا دے جایز ہے اور اجیر نے اگر شرط پوری کر دی تو اجر مقرری لیگا ورنہ اجر مثل جو اجر مقررہ سے زاید نہو دیا جائیگا۔

(مادہ ۵۰۶) اجرت مین کم و بیشی ہونا جایز ہے کہ ایسی صورت اتنی اجرت اور ایسی صورت مین اوتنی اجرت تو دونو وجہہ بیان ہوتے ہین اور یہہ باعتبار کام کی اور مزدوری کے اور بوجہ اوس مسافت کے

کی اور زمانے کے اور مکان کی اختیار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے بنیگا ویسی اجرت دیجاسیگی
مثلاً درزی کو کہا کہ اگر باریک سیوے گا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیویگا تو اتنی درم دونگا پس جیسا
کام کریگا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان لی کہ اگر عطر فروشی کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہار
کا کام کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کریگا اوسکا کرایہ لیگا یا ایک بیل کرایہ لیا کہ گیہوں لادیگا تو
یہہ کرایہ ہے جو چیز لاد کر لیجاویگا اوسکا کرایہ پائیگا یا کرایہ والی سے گہوڑا کرایہ لیا کہ جور لتی تک
اتنا کرایہ اور ... اور ... تک اتنا اور قلعہ تک اتنا اور ایسی ہی سرائی والی سے کہا کہ اس حجرہ کا یہہ کرایہ دونگا
اور اوس حجرہ کا یہہ کرایہ پس جس حجرہ مین رہیگا اوسکا کرایہ دیگا اور ایسا ہی درزی سے کہا کہ آج
جبہ سیدے تو یہہ اجرت دونگا اور کل دیگا تو یہہ اجرت دونگا تو وہ جیسا کردیگا ویسی اجرت پائیگا

فصل دوم خیار رویت کے بیان مین

(مادہ-۵۰۷) مستاجر کو خیار رویت حاصل ہے۔

(مادہ-۵۰۸) ماجور کا دیکھنا منافع کا دیکھنا ہے۔

(مادہ-۵۰۹) بے دیکھے اگر زمین کرایہ لے تو دیکھنے پر اوسکو اختیار حاصل ہے

(مادہ-۵۱۰) اگر کرایہ لینے سے پہلے اوسکو دیکھا تھا تو اختیار باقی نہین ہے مگر جائی سکونت ایسا متغیر ہوگیا کہ رہنا نہین ہوسکتا ہے تو اختیار حاصل ہے۔

(مادہ-۵۱۱) جس کام مین چیز اور کاریگر کے بدلنے سے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمین خیار رویت مفرد ہے مثلاً ایک شخص نے درزی سے یہہ چوکایا کہ میرا جبہ سیدے تو درزی کو کپڑا اوسکا دیکہکر اختیار ہوگا کہ قبول کرے یا نہ کرے

(مادہ-۵۱۲) اور جس کام مین چیز کے بدلنے سے فرق نہین ہوتا ہے اوسمین خیار رویت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ پانچ من روئی کے بنولے نکالدے تو دس درم اجرت لیگا اوسنے روئی نہین دیکھی تو اوسکو خیار رویت نہین ہے۔

فصل سوم خیار عیب کے بیان مین

(مادہ-۵۱۳) جیسا بیع مین خیار عیب ہے ویسا ہی اجارہ مین بھی ہے۔

(مادہ-۵۱۴) جس عیب سے کہ منافع مقصود فوت ہوجائین یا خلل پذیر ہون اوس اجارہ مین اختیار فسخ ہوتا ہے مثلاً گہر کے گر جانے سے اور چکی کے پانی کے موقوف ہوجانے سے منفعت بالکل زایل ہوتی ہے یا حویلی مین سے ایسا مکان گر گیا کہ رہنا نہین ہوسکتا ہے یا گہوڑے کی پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہوا کہ جس سے منافع مین خلل نہین پڑتا ہے مثلاً حویلی مین ایک کوٹہری گر گئی مگر برف یا بارش سے محفوظ ہے یا گہوڑے کی ایال یا دم

کٹ گئی تو اوس سے منافع مین کچھ خلل نہین ہوسکتا ہی تو اجارہ مین کچھ خلل نہوگا -

(مادہ - ۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ ایسا ہی کہ گویا وقت عقد موجود تہا یعنی موجب خیار ہوگا

(مادہ - ۵۱۶) اگر متاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو متاجر کو اختیار رہے کہ عیب دار ہے کو استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوے یا اجارہ فسخ کرے -

(مادہ - ۵۱۷) اگر آجر نے عیب نوپیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو متاجر کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے متاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اوسیکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کرسکتا ہے -

(مادہ - ۵۱۸) متاجر عیب نوحادث کے زایل کرنے سے پہلے آجر کے روبرو اجارہ فسخ کرسکتا ہی اور اوسکی غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کردیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا اور اگر منافع مقصود بالکل زایل ہوگئے تو غیبت مین بہی فسخ کرسکتا ہی اور کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کرے یا نکرے جیسا مادہ - ۴۷۸ مین ہوا مثلاً حویلی مین سے ایسی جاے گر گئی کہ رہنا نہین ہوسکتا ہی تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہے مگر بہتر یہہ تہا کہ آجر کے روبرو فسخ کرتا اور اگر بلاجبر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا کہ گویا نکلا ہی نہتہا اور اگر گہر بالکل گر گیا تو کچھہ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کرسکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہوگا -

(مادہ - ۵۱۹) اگر حویلی کی ایک دیوار یا ایک کوٹہری گر گئی اور فسخ نکیا اور ویسا ہی رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا

(مادہ - ۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیاں کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو معاً چہوڑ دیگا -

(مادہ - ۵۲۱) ایک شخص نے ایک حویلی اس شرط سی لی کہ اوسمین اتنی حجرہ ہونگے اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسیکو کرایہ مقررہ پر قایم رکہے پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکہے اور کرایہ کم دیوے -

باب ششم

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اوسمین چار فصلین ہین

فصل اول اون مسایل کا بیان جو زمین کے اجارہ سی متعلق ہین

(مادہ - ۵۲۲) حویلی اور دوکان کا کرایہ لینا جایز ہے اور یہہ ذکر کہ کون سیکا کچھہ ضرور نہین ہے

(مادہ - ۵۲۳) جسنے اپنی حویلی یا دوکان کرایہ دے اور اوسمین اوسکا اسباب ہی اجارہ تو صحیح ہوگیا اور اوسپر واجب ہے کہ گہر یا دوکان خالی کرے اور متاجر کو سونپ دے -

کٹ گئی تو اوس سے منافع مین کچہہ خلل نہین ہوسکتا ہی تو اجارہ مین کچہہ خلل نہوگا ۔

(مادہ ۔ ۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ ایسا ہی کہ گویا وقت عقد موجود تہا یعنی موجب خیار ہوگا

(مادہ ۔ ۵۱۶) اگر متاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو متاجر کو اختیار رہے کہ عیب دار ہے کو استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوے یا اجارہ فسخ کرے ۔

(مادہ ۔ ۵۱۷) اگر آجر نے عیب نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو متاجر کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے متاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اوسیکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کرسکتا ہے ۔

(مادہ ۔ ۵۱۸) متاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سی پہلے آجر کے روبرو اجارہ فسخ کرسکتا ہی اور اوسکی غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کر دیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا اور اگر منافع مقصود بالکل ذایل ہوگئے تو غیبت مین بہی فسخ کرسکتا ہی اور کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کرے یا نکرے جیسا مادہ ۔ ۴۷۸ مین ہوا مثلاً حویلی مین سے ایسی جگہ گر گئی کہ رہنا نہین ہوسکتا ہی تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہے مگر بہتر یہہ تہا کہ آجر کے روبرو فسخ کرتا اور اگر بے آجر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا کہ گویا نکلا ہی نہتا اور اگر گہر بالکل گر گیا تو کچہہ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کرسکتا ہے اور کرایہ بہی لازم نہوگا ۔

(مادہ ۔ ۵۱۹) اگر حویلی کی ایک دیوار یا ایک کوٹہری گر گئی اور فسخ نکیا اور ویسا ہی رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا

(مادہ ۔ ۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیاں کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو معاً چہوڑ دیگا ۔

(مادہ ۔ ۵۲۱) ایک شخص نے ایک حویلی اس شرط سی لی کہ اوسمین اتنی حجرہ ہونگے اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسیکو کرایہ مقررہ پر قایم رکہے پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکہے اور کرایہ کم دیوے ۔

باب ششم

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اوسمین چار فصلین ہین

فصل اول اون مسایل کا بیان جو زمین کے اجارہ سی متعلق ہین

(مادہ ۔ ۵۲۲) حویلی اور دوکان کا کرایہ لینا جایز ہے اور یہہ ذکر کہ کون بسیگا کچہہ ضرور نہین ہے

(مادہ ۔ ۵۲۳) جس نے اپنی حویلی یا دوکان کرایہ دے اور اوسمین اوسکا اسباب ہی اجارہ تو صحیح ہوگیا اور اوسپر واجب ہے کہ گہر یا دوکان خالی کرے اور متاجر کو سونپ دے ۔

کہ بعد انقضاے مدت اجارہ کے بنا اور درخت اوکہاڑ دے یا اونکی قیمت دیدے اور اونکو رہنے دے

(مادہ ۵۳۲) مدت اجارہ مین گہر مین سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے۔

(مادہ ۵۳۳) مستاجر اگر شئے ماجور کو بگاڑے وڈالتا ہے اور مالک کو یہہ قدرت نہین کہ منع کرسکے تو حاکم کے پاس رجوع کرکے فسخ کرے۔

فصل دوم اسباب کے اجارہ دینی مین

(مادہ ۵۳۴) لباس اور ہتیار اور خیمہ وغیرہ اشیاء منقولہ ہی مدت معلوم پر اجارہ دیسکتے ہیں۔

(مادہ ۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرائے کو لئے کہ پہنکر کہین جاے سو گیا تو ہین اپنے

(مادہ ۵۳۶) اگر صرف اپنی پہننے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسی اور کو نہین پہنا سکتا ہے۔

(مادہ ۵۳۷) زیور ہی مانند لباس کے ہے۔

فصل سوم گہوڑے اور گدہے کے کرایہ کی بیان مین

(مادہ ۵۳۸) جیسا گہوڑے کا معین کرنا جایز ہے ویسے ہی یہہ شرط ہی کرنا جایز ہے کہ فلاں جاے معین تک پہونچادینا

(مادہ ۵۳۹) ایک گہوڑا جاے معین تک کرایہ لیا اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو مستاجر چاہے اوسکے صحت تک انتظار کرے چاہے اجارہ فسخ کرے اور اتنی دور تک جانے کا کرایہ دیدیوے۔

(مادہ ۵۴۰) ایک گہوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ یہہ بوجہ فلان مقام تک پہونچا دے اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو گہوڑے والے کا ذمہ ہے کہ دوسرے گہوڑے پر لاد کر پہونچا دے۔

(مادہ ۵۴۱) بے تعین گہوڑا کرایہ لینا جایز نہین ہے اگر عقد کے وقت تعین نہوا پر بعد عقد کے متعین کیا اور مستاجر نے ہی قبول کرلیا تو صحیح ہے اور اگر یہہ ٹہرا کہ کسی قسم کا گہوڑا اسبے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جایز ہوگا مثلاً یہہ ٹہرایا کہ فلان جاے تک پہونچانی کے لئے گہوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کی ذمہ ہے کہ بسعادت وہاں تک پہونچادے۔

(مادہ ۵۴۲) اجارہ میں صرف خطہ یا صرف مسافت کہنا کافی نہوگا جبتک کہ وہ نام نہ لین کہ شہر مین مشہور ہے مثلاً یہہ کہا کہ توسنہ تک یا عراق تک جائین جایز نہین جب تک کہ بلدہ یا قصبہ یا گانو کا نام نہ لیا جاوے پر شام اگرچہ ایک ملک کا نام ہے دمشق ہے پر بولا جاتا ہے اسلئے اجارہ بلفظ شام صحیح ہے کہ اوس سے دمشق مراد ہے۔

(مادہ ۳۴۳) اگر ایک مقام سے دو موضع ہین ایک بڑا دوسرا چھوٹا بلا تعین کرایہ کرکے ایک طرف چلا گیا تو اوس مسافت کا کرایہ شئی ہوگا مثلاً اسلامبول سے چلنے کا کرایہ کیا اور یہہ کہا کہ کون سا بڑا یا چھوٹا۔

(مادہ ۴۴۳) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اوس تحصیل تک اوسکے گہر تک پہونچا دیگا۔

(مادہ ۵۴۳) جس جای تک کرایہ کیا گیا وہاں سے آگے نہ جاسکیگا اور اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گھوڑا واپس لا دیوے اگر تلف ہوگیا تو ضمان دیوے گا۔

(مادہ ۶۴۳) اگر ایک جاے کا کرایہ ٹھہرا کر دوسرے جگہہ چلا گیا اور تلف ہوگیا ضمان دیگا مثلاً اسلیمیہ ٹھہرا کر تکفور طاسنغے چلا گیا۔

(مادہ ۷۴۳) اگر ایک بستی کے کئی راستے ہین تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستہ سی چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سی لوگون کی آمد و رفت ہووے اور اگر اوس راستہ سی جو مقرر کیا گیا تہا نگیا اور دوسرے راستہ سی گیا اگر یہہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گھوڑا تلف ہوگیا تو ضمان دیوے گا ورنہ اگر آسان ہو یا اوسی کے برابر ہو ضمان لازم نہوگا۔

(مادہ ۸۴۳) اگر مدت معین سے زاید استعمال میں لایا وہ شئی ماجور تلف ہوگئی تو ضمان دیویگا کیونکہ مدت معین سے زیادہ کام لیتی رہنا جایز نہیں ہے۔

(مادہ ۹۴۳) گھوڑا کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلان آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہی اس شرط پر بہی کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہے سوار کرے۔

(مادہ ۵۵۰) اگر گھوڑا سواری کے لئے کرایہ لیا تو اسپر کوئی چیز لادنا جایز نہیں ہے اگر یہہ اوسپر لادا اور تلف ہوگیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہوگی) دیکھو مادہ (۸۶)

(مادہ ۵۵۱) جب یہہ ٹھہرا کہ فلان شخص سوار ہوگا تو اور کسیکو اوسپر سوار کرنا جایز نہوگا۔

(مادہ ۵۵۲) اور اگر یہہ ٹھہرا کہ جو چاہے سوار ہووے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو مگر بعد تخصیص کے اوسپر کسی دوسرے کو سوار نہین کر سکتا ہے۔

(مادہ ۵۵۳) جب اجارہ مین تعین نہوا اور تعمیم ہوا اجارہ فاسد ہے اور فسخ سی پہلے اگر تعین ہوجاے تو صحیح ہوگیا اور کوئی شخص بلا تعین اوسپر سوار نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۵۵۴) اسباب کے لادنے کی لئے جو گھوڑا کرایہ لیا گیا اوسکے باندہنے مین اور رسی کی مقدار کے مین عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔

(مادہ ۵۵۵) بوجہہ کی مقدار متعین نہیں ہوئی نہ ذکر اور نہ باشارہ تو موافق رواج اور عرف کے بوجہہ لادا جاتا ہے۔

(مادہ ۵۵۶) کرایہ کے گہوڑے کو مارنا بے اجازت جایز نہیں ہے اگر مارا اور تلف ہوگیا تو ضمان دیگا۔

(مادہ ۵۵۷) اگر مالک نے مارنیکی اجازت دیدی اوس نے بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہی کہ پیٹہ پر مارتے تہیں اس نے سر پر مارا اور مرگیا تو ضمان دیگا۔

(مادہ ۵۵۸) جو گہوڑا بوجہہ لادنے کے لئے کرایہ لیا اوس پر سوار ہونا جایز ہے۔

(مادہ ۵۵۹) اگر ایک شی معین کا لادنا ٹہرا اور راستے میں اوس سی ہلکی چیز یا اوسکے مثل لادی تو صحیح ہے لیکن اوس شی سے مضرت اور تکلیف میں زیادہ نہو جو عقد میں ٹہرے تہی اوس سے زیادہ مضرت کی چیز لادی تو جایز نہیں ہے مثلاً یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل گیہوں لادینگے تو جیسا یہہ جایز ہے کہ اپنی گیہوں یا غیر کے گیہوں پانچ کیل لادی یہہ بہی جایز ہے کہ پانچ کیل جو لادیں یا یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل جو لادینگے تو پانچ کیل گیہوں لادنا جایز نہ ہوگا یا یہہ ٹہرا تہا کہ سو اوقیہ روئی لادینگے تو سو اوقیہ لوہا لادنا جایز نہ ہوگا۔

چالیسواں درم ہے

(مادہ ۵۶۰) بوجہہ کا گہوڑے پر سے اوتارنا گہوڑے والے کا ذمہ ہے۔

(مادہ ۵۶۱) کرایہ کے گہوڑے کا چارہ اور پانی گہوڑے والے کا ذمہ ہے اگر مستاجر نے بے اجازت کہلایا پلایا تبرع ہے مالک سے نہیں لے سکے گا۔

فصل چہارم آدمی کا نوکر رکہنا

(مادہ ۵۶۲) خدمت کے لئے یا کسی کام کے لئے آدمی کا نوکر رکہنا جایز ہے اس صورت میں مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا ذکر باب دوم کے فصل سوم میں گزرا۔

(مادہ ۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین کچہہ دوسرے سے خدمت لے تو اگر یہہ شخص نوکر ہے اور خدمت پیشہ ہے تو اجر مثل دیگا ورنہ نہیں۔

(مادہ ۵۶۴) ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو یہہ کام میرا کر دے میں تجکو خوش کروں گا اوس نے کر دیا تو اجر مثل دے گا۔

(مادہ ۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکرون سے خدمت لے گئی اگر ان لوگون کے اجرت معلوم ہو تو وہ دے گا ورنہ ہر ایک کی اجرت مثل دے گا اور جو لوگ کہ اونکے مثل ہین اون سے کام لینا بھی ایسا ہی ہے۔

(مادہ ۵۶۶) اجارہ اسی طور پر ٹھہرا کہ مزدور کو قیمت والی شئے بے تعین دین گے تو اجر مثل دینا ہوگا مثلاً یہہ کہا کہ استے دن سے خدمت مین دوگا تو دین گے لیکن عادت یہہ ہے کہ آقا کے لئے لباس مقرر کیا جاتا ہے تو اوسکے لئے لباس بقیمت اوسط دینا ہوگا اگر اوسکا وصف وغیرہ بیان نہیں ہوا ہے۔

(مادہ ۵۶۷) اگر خدمتگار کو کچھ انعام کہیں ملگیا تو اجرت مین محسوب نہ ہوگا۔

(مادہ ۵۶۸) اوستاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکے لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور استاد جو اسی مدت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا خواہ شاگرد پڑھے یا نہ پڑھے مستحق اجرت کا ہوگا اور بے ذکر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑھے گا تو اجرت ملیگی ورنہ نہیں۔

(مادہ ۵۶۹) اگر اپنا لڑکا اوستاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کرے اور اجرت کا کچھ ذکر نہیں آیا اور جب لڑکا پڑھ چکا اوستاد طالب اجرت ہوا تو موافق عادت اور رواج بلدہ کے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۵۷۰) اسامی یا مودن یا معلم جو گانون والون نے مقرر کیا وہ سب اوسکی اجرت دیں گے

(مادہ ۵۷۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود اسے کرے گا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہوگیا تو اصل اجیر ضامن ہے مثلاً درزی کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اگر دوسرے سے سلوائے گا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا۔

(مادہ ۵۷۲) اگر عقد کے وقت کچھ تعین نہیں ہوا تو اختیار ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لیوے۔

(مادہ-۵۷۳) متاجر کا اجیر کو یہہ کہدینا کہ یہہ کام کردو عقد مطلق ہے مثلاً درزی کہا کہ جبہ سیدے اور یہہ نکہا کہ خود سی دے یا کسی سے سلوا دے اوسنی اپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزی سے سلوا دیا جایز ہے اور اگر بے تعدی تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا۔

(مادہ-۵۷۴) جو چیزین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہیں اوسمین عادت پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوے اور تاگہ وغیرہ درزی کے ذمہ ہے۔

(مادہ-۵۷۵) پلہ والا گہر کے اندر پلہ پہونچا دیگا اوسکا یہہ ذمہ نہین ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکی جاے مین بہی ڈالدے یعنی غلہ وغیرہ انبار کوٹھے وغیرہ جو غلہ رکہنے کے لئے بنائے گئے ہین رکہا جاتا ہے وہان ڈالنا حمال کا ذمہ نہین ہے۔

(مادہ-۵۷۶) کسی مزدور کو کہانا دینا متاجر کے ذمہ نہین ہے مگر عرف بلدہ پر موقوف ہے۔

(مادہ-۵۷۷) دلال مال لیکر سب جگہہ پہرا پر بیچا نہیں اور صاحب مال یا دوسرے دلال نے بیچدیا تو دلال اول کو کچہہ حق نہین ہے اور دلال ثانی اجرت تمام پائیگا۔

(مادہ-۵۷۸) صاحب مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچدے اس نے زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمت صاحب مال کے ہے اور دلال کو سوا اجرت اور کچہہ حق نہین ہے۔

(مادہ-۵۷۹) دلال نے مال بیچدیا اور اپنا حق اجرت لے لیا اب اوس مال کا کوئی اور شخص حق دار نکلا اور مبیع ضبط کر لیگئے یا مبیع واپس ہوے تو دلال کے اجرت واپس نہوگی۔

(مادہ-۵۸۰) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنے کے لئے مزدور مقرر کئے تہے اور تہوڑا سا کاٹنے پاے تہے کہ باقی کہیت کسی آفت سے تلف ہوگیا تو جس قدر انہوں نے کاٹا ہے اوسکے اجرت لین کے نہ باقی کے جو تلف ہوگیا مثلاً گائے چر گئے یا کچہہ اور آفت پڑے۔

(مادہ-۵۸۱) جیسی انا اپنی بیماری پر خود ترک کرسکتی ہے ویسا ہی مسترضع بہی اوسکو موقوف کرسکتا ہے جب وہ بیمار ہوجاے ویا حاملہ ہوے یا بچہ اوسکے پستان اپنی مونہہ مین نلیوے یا بچہ کا دودہ چہوٹ جاوے۔

باب ہفتم اجرا و متاجر کی کام اور انکی قابلیت کے بیانمین

اسمین تین فصل ہین فصل اول ماجور کے سونپ دینے کی بیانمین

(مادہ-۵۸۲) مستاجر کو مالک یہہ اجازت دیدیوے کہ وہ شئ ماجور سے اپنا کام لیوے اوسکو تسلیم ماجور کہتے ہین -

(مادہ-۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدت معینہ اور مسافت متعینہ پر منعقد ہوچکا تو شئے ماجور کا مستاجر کے قبضہ مین اوس مدت تک یا اوس مسافت تک متصل اور برابر رہنا چاہیے مثلاً کرسیان کرایہ لین تو جو مدت کہ ٹہری ہے یا جہان تک پہونچانا ٹہرا ہے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرسیان مستاجر کے قبضہ مین برابر رہین گے اور مالک اوس مدت تک اوس مسافت پر اپنی کام مین نلاسکیگا -

(مادہ-۵۸۴) اگر ایک شئے جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا اسباب نکال کر وہ شئے اوسکے حوالہ کر دے ورنہ جب تک اجرت لازم نہوگی پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتہہ بیچدیا ہے تو جایز ہے -

(مادہ-۵۸۵) اگر اپنی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ مین اپنا اسباب رکہا تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے یا نلیوی اور فسخ سے پہلے اگر وہ حجرہ بہی خالی کر دیا تو مستاجر سب حویلی لیگا فسخ نکرسکیگا -

فصل دوم عقد کے بعد دو نو عاقد شئی ماجور مین کیا کیا کرسکتے ہین

(مادہ-۵۸۶) قبضہ سے پہلے مستاجر زمین ماجور کسی اور کو بہی کرایہ دیسکتا ہے پر شئے ماجور منقول ہو تو نہین دیسکتا ہے

(مادہ-۵۸۷) اگر ایسی شئے ہے کہ لوگون کے استعمال سے کچہہ فرق نہین آتا ہے تو مستاجر کسی اور کو وہ شئے کرایہ دیسکتا ہے -

(مادہ-۵۸۸) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تہا پر اوس نے دوسرے کو اجارہ صحیح دیا تو جایز ہے -

(مادہ-۵۸۹) جب ایک اجارہ لازم ہوگیا تو مالک وہ شئے دوسرے کو اجارہ نہین دیسکتا ہے یعنی اجارہ کے بعد اجارہ ثانیہ منعقد نہین ہوتا ہے -

(مادہ-۵۹۰) موجر بے اجازت مستاجر کے شئے ماجور بیع کرسکتا ہے اور بایع اور مشتری کے حق مین بیع نافذ ہوگی نہ مستاجر پر یعنی مدت اجارہ کے بعد

مشتری کے لئے بیع جاری ہوگی اور مشتری اس بیع سے منحرف نہین ہوسکتا
ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے بیع طلب کرے یا قاضی بیع فسخ کرے
کیونکہ بایع اسکے دینے پر قادر نہین ہے اور متاجر نے اگر بیع جاری
کیئے تو سب کے حق مین جاری ہوگئے لیکن جب تک کہ متاجر اپنا
حق منفعت حاصل نکرے شئے ماجور اوس سے نہ لیجاسکے اور اگر خود متاجر
نے شئے ماجور واپس کردے تو اوسنے خود ہے اپنا حق ساقط کردیا -

فصل سوم شئی ماجور کی واپس دینی کے بیان مین

(مادہ - ۵۹۱) جب مدت اجارہ تمام ہوجاوے تو متاجر کو شئے ماجور فوراً واپس
کردے -

(مادہ - ۵۹۲) بعد انقضاے مدت اجارہ متاجر شئے ماجور اپنی استعمال
مین نہین لاسکتا ہے -

(مادہ - ۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کرے متاجر جب فوراً
دیدیوے -

(مادہ - ۵۹۴) متاجر کو لازم نہین ہے کہ شئے ماجور خود واپس کرے بلکہ
مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلی والا مدت کرایہ کے بعد
خود جاوے اور حویلی پر قبضہ کرے اور گھوڑے والی پر لازم ہے کہ جاے
مقرر پر خود جاکر اپنا گھوڑا لیوے اور اگر جاے مقرر پر گھوڑا نلا اور سبلے لاتعدی
متاجر کے مرگیا تو اوس پر ضمان لازم نہیں ہے -

(مادہ - ۵۹۵) اگر شئے ماجور کے لیجانے مین مشقت اور خرچ ہے تو مالک
کے ذمہ ہے -

باب آٹھوان ضمان کے بیان مین اسمین تین فصلین ہین

فصل اول منفعت کی ضمانکا بیان

(مادہ - ۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اوسکی کوئی چیز استعمال کرنا غصب ہے اور غصب کے
منافع کا ادا لازم نہین ہے مگر مال یتیم اور مال وقف مین ضمان لازم آتا ہے اور معد للاستعمال
مین بھی ضمان آتا ہے کیونکہ اجارہ منعقد ہوا اور مذہ و کسی وجہ سے منفعت لیتی کا مالک ہوا

تو ضمان یعنی اجر مثل لازم ہوگا مثلاً کسی کے گہر مین بے اجازت رہا تو کرایہ لازم نہوگا
پر وقف یا یتیم کے مال مین یا اوس گہر مین جو کرایہ کے لیئے بنایا گیا کرایہ مثل لازم ہوگا
اور ایسے ہی کرایہ کے گہوڑے پر جو سوار ہو کر کہین گیا اجر مثل لازم ہوگا۔

(مادہ ۔ ۵۹۷) معد للاستغلال مین جب اجارہ منعقد نہین اور اسکو کسے وجہہ
سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے خیال سے فائدہ
لینے کا خیال ہے تو اس مین بہی اجر مثل لازم ہوگا۔

(مادہ ۔ ۵۹۸) کسی عقد کی وجہہ سے خیال منفعت پیدا ہوا اور مدت تک منفعت
لیتا رہا تب بہی ضمان لازم نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے ایک حویلی بیچدے اور مشتری
بخیال عقد بیع مدت تک رہتا رہا پہر اصل مالک نے دعوے کر کے اپنی حویلی لے لے
تو مشتری ضمان سکونت نہ دیگا گو یہ حویلی معد للاستغلال تہی اور ایسا ہی چکی ایک
شخص نے بیچدی اور مشتری اوسکو استعمال مین لایا اور پہر اصل مالک نے بحکم
حاکم اوس پر قبضہ کیا تو چکی کا کرایہ مشتری نہ دیگا۔

(مادہ ۔ ۵۹۹) چہوٹے لڑکے سے جو کوئی خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ اپنا
اجر مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مر گیا تو اوسکے وارث لین گے۔

فصل دوم مستاجر کی ضمان کا بیان

(مادہ ۔ ۶۰۰) عقد اجارہ صحیح ہو یا نہو شئے ماجور مستاجر کے پاس امانت ہے۔

(مادہ ۔ ۶۰۱) جب تک مستاجر کے تعدی اور تقصیر نہووے اور اذن مالک کے
خلاف اوس سے صادر نہووے ضمان تلف لازم نہین آئیگا۔

(مادہ ۔ ۶۰۲) شئے ماجور مستاجر کے پاس اوسکی تعدی سے تلف ہو گئی یا اوس
مین نقصان قیمت آگیا مثلاً گہوڑی کو مارا کہ وہ مر گیا یا اوسکے ایسی سخت ماری
کہ وہ تلف ہوگیا قیمت کا ضمان لازم ہے۔

(مادہ ۔ ۶۰۳) مستاجر کے کوئی حرکت خلاف عادت تعدی ہے کہ اوس سے
جو ضرر اور خسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً خلاف عادت کپڑا پہنا اور وہ
پہٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسا ہی عادت سے زیادہ آگ جلائے اور گہر جل گیا
تو ضمان دیگا۔

اور لفظ چہد یعنی پہہ سے یا اوسکو پیلے شدت سے ہانکا فقط

(مادہ - ۶۰۴) متاجرنے اوسکے حفاظت مین قصور کیا تو تلف ہوگیا یا اوسکے قیمت کم ہوگئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ ڈور کے گہوڑا چہوڑ دیا اور ضایع ہوگیا ضمان لازم دیگا -

(مادہ - ۶۰۵) متاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اوس کے خلاف کرنا ہے اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہین ہے مثلاً گہوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گہی لاویگا پہر پچاس سیر لوہا لادا اور گہوڑا مرگیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گہی کے مضرت اور مشقت سے کوئی چیز ہلکے یا اوسکے برابر لادے اور مرگیا تو ضمان نہین ہوگا -

(مادہ - ۶۰۶) بعد انقضاے مدت اجارہ شئے ماجور متاجر کے پاس ودیعت اور امانت ہے اگر مدت اجارہ کے بعد بہی استعمال مین لایا اور تلف ہوگئے یا مالک نے طلب کی اور متاجر نے نہ دی اور تلف ہوگئی ضمان دیگا -

فصل سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان

(مادہ - ۶۰۷) اجیر کے تعدی سے جو چیز کہ اوسکو کام کرنے کے لئے دی گئی ہے ہلاک ہوگئی ضمان دیگا -

(مادہ - ۶۰۸) اخلاف حکم مالک اجیر کوئی کام کرے تو ضمان آتا ہے اور حکم مالک صریح ہو یا دلالۃً ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ میرے جانورونکو فلان رمنہ مین چرانا اور کہین نلیجانا وہ اوس جاسے نلیگیا اور اور کہین لیگیا اب اگر کوئی جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا یا درزیکو کپڑا دیا کہ اگر اسمین قبا بن سکے تو کرو درزی نے کہا کہ قبا بنی گی پہر جب کترا تو قبا نبنی درزی اوس کپڑے کی قیمت دیگا -

(مادہ - ۶۰۹) بے عذر اگر اجیر حفاظت نکرے تو ضمان دیگا ورنہ نہین مثلاً چرواہا بے وجہہ بکری ڈہونڈنے نگیا تو ضمان دیگا اور اگر یہہ کہا کہ میں یہہ ایک بکری ڈہونڈنے جاتا تو سب بکریان تلف ہوجاتین اسلئے ضمان نہ آویگا -

(مادہ - ۶۱۰) اجیر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدی اگر کوئی چیز تلف ہوگئی یا بے اوسکے کام کے تلف ہوگئے ضمان نہ آویگا

(مادہ - ۶۱۱) اجیر مشترک ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اوسکے فعل سے

لازم آسکے خواہ اوس مین تعدی ہو یا نہو۔

کتاب ثالث کفالۃ کے بیان مین اس مین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ کفالہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

(مادہ ۶۱۲) ایک کے ذمہ کے ساتھہ اپنا ذمہ شامل کردینا کفالہ ہے یعنی مطالبہ کسی پر ہے اوسکو اپنی ذات پر بہی لگا لینا۔

(مادہ ۶۱۳) کفالۃ بالنفس یہہ ہے کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۴) کفالۃ بالمال یہہ ہے کہ کسی کے ادا ر مال کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۵) کفالۃ بالتسلیم یہہ ہے کہ مال پہنچا دینے کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۶) کفالۃ بالدرک یہہ ہے کہ مبیع کی قیمت ادا کردینگے اگر اوسکا کوئی مدعی کہڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کردینگے۔

(مادہ ۶۱۷) جس کفالۃ مین کہ نہ کوئی شرط ہے اور نہ زمانہ آیندہ کے ساتھہ اوسکو علاقہ ہو اوسکو کفالہ منجزہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۱۸) کفیل وہ شخص ہے کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھہ آپ بھی ذمہ دار ہوجاوے یعنی دوسرے کا عہد اور پیمان اپنے اوپر لیونے اور اوس دوسرے کو اصیل اور مکفول عنہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۱۹) قرض خواہ اور طالب کو مکفول لہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۲۰) مکفول بہ وہ شئے ہے کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالہ بالنفس مین مکفول عنہ اور مکفول بہ ایک ہی چیز ہے۔

باب اول عقد کفالۃ کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین

فصل اول رکن کفالہ کا بیان

(مادہ ۶۲۱) کفالہ صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہے مگر مکفول لہ اگر چاہے اوسکو نامنظور کرکے رد کردے کہ اسکی کفالہ منظور نہین اور جبتک مکفول لہ کفالہ رد نکریگا تبتک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا مگر مکفول لہ نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی خبر پہنچے مرگیا تو مکفول لہ کفیل سے مطالبہ کرسکیگا۔

(مادہ-۶۲۲) جو کلمات کہ عرف مین عہد اور پیمان پر دلالت کرین انکے استعمال سے ایجاب کفالہ ہوتا ہے مثلاً یہہ کہا کہ مین نے کفالہ کی یا مین کفیل ہون یا مین ضامن ہون -

(مادہ-۶۲۳) وعدہ معلق سے بہی کفالہ ہو جاتی ہے مثلاً یہہ کہا کہ تیرا قرضدار نہ دیگا تو مین دونگا تو کفالہ ہو گئی پس اگر قرضخواہ نے طلب کیا اور اسنے نہ دیا تو کفیل سے طلب کرسکتا ہے دیکہو مادہ (۶۳۸)

(مادہ-۶۲۴) اگر یہہ کہا کہ مین آج سے فلان وقت تک کفیل ہون تو حالانکہ یہہ کفالہ موقتہ ہے پر کفالہ منجزہ متصور ہو گی -

(مادہ-۶۲۵) جیسا کفالہ مطلق منعقد ہوتی ہے ویسا ہی مقید بتعجیل و تاجیل بہی ہو سکتی ہے مثلاً یہہ کہے کہ مین اسی وقت کا ضامن ہون یا فلان وقت کا ضامن ہون -

(مادہ-۶۲۶) کفیل کا بہی کفیل ہو سکتا ہے -

(مادہ-۶۲۷) ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہین -

فصل دوم کفالت کے شرطون کا بیان

(مادہ-۶۲۸) کفالت کی انعقاد کے لئے یہہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو یا بالغ ہو اسی لئے مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہو سکیگا اور لڑکے سے لڑکپن مین کفیل ہو کر بلوغ کے بعد کفالہ کا اقرار لیا تو کفالہ صحیح نہین ہے -

(مادہ-۶۲۹) مکفول عنہ بہی عاقل و بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکے کے قرض کا کفیل ہونا صحیح ہو گا

(مادہ-۶۳۰) مکفول بالنفس مین شرط یہہ ہے کہ وہ شخص معلوم ہو کہ جسکے کفیل ہوئے ہین اور مکفول بالمال مین معلوم ہونا شرط نہین ہے یعنی یہہ کہنا کہ مین فلان کے قرض کا جو فلان پر ہے کفیل ہون گو مقدار قرض معلوم نہو صحیح ہے -

(مادہ-۶۳۱) مکفول بالمال مین یہہ شرط ہے کہ مال اصیل پر مضمون ہو یعنی یہہ کہ ادا کرنا اس مال کا اصیل پر لازم ہو - اسی لئے مبیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا ہی مال مغصوب کی کفالہ صحیح ہے اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر ادا کرنا واجب ہو گا اور جو کوئی شی معین کسی شے کا بدل اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اوسکی بہی کفالہ صحیح ہے جب قیمت مقرر ہو گئی ہو اور قبضہ سے پہلے عین مبیع کی کفالہ صحیح نہین کیونکہ مبیع اگر بائع کے پاس تلف ہو جاوے تو بیع ہی فسخ ہو جاویگی اور بائع پر اوس کا ضمان لازم نہین آتا ہے بائع پر لازم ہو گا کہ مشتری کا زرثمن واپس کر دے اگر لے چکا تہا - اور ایسا ہی مال گروی اور مال مستعار اور مال امانت کی

بھی کفالۃ صحیح نہیں ہے کیونکہ اصیل کے ذمہ پر اون چیزون کا ضمان لازم نہین مگر اس مکفول عنہ کے ہلاک ہونیکے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہوگی اور ان چیزون کے اور مبیع کے پہنچا دینے کے لئے کفالت صحیح ہے اور کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکھنے کا کچھہ حق نہین ہے بلکہ مجبوراً پہنچانا پڑیگا پر مکفول بہ کے مرجانے سے کفالۃ بالنفس مین کفیل بری ہوجاتا ہے تو ایسے ہی یہہ چیزین تلف ہوجائین تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا ۔

(مادہ - ۶۳۲) عقوبات یعنی سزای بدنی مین کفالت جاری نہین ہوسکتی ہے کہ کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہوسکے اسلئے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی کفیل نہین ہوسکتا ہے اور ارش (یعنی دیت اعضاء) اور دیت کی کفالت صحیح ہے جو یہ دونو جراحت رسان اور قاتل پر لازم ہوتی ہے ۔

(مادہ - ۶۳۳) کفالۃ بالمال مین مکفول عنہ کی تونگری شرط نہین ہے مفلس کے لیے بھی کفیل ہونا صحیح ہے

باب دوم کفالۃ کی احکام کا بیان اور اوس مین تین فصل ہین فصل اول

کفالۃ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(مادہ - ۶۳۴) کفالۃ کا حکم یہ ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول بہ طلب کرنیکا حق حاصل ہوجاتا ہے

(مادہ - ۶۳۵) کفالت منجزہ مین اگر اصیل پر دین معجل (یعنی جلد ادا کرنا ہے) تو کفیل پر بھی فوراً مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر دین موجل ہے (یعنی ایک مدت کی بعد ادا ہونے کا ہے) تو انقضائے مدت پر فوراً مطالبہ ہوگا مثلاً ایک نے کہا کہ مین فلان کے قرض کا کفیل ہون تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کرسکیگا اگر معجل ہو اور وقت انقضائے مدت کے دین فوراً طلب کرسکتا ہے اگر موجل ہو۔

(مادہ - ۶۳۶) اور اوس کفالت مین جو زمانہ آیندہ کے ساتہہ مضاف یا کسی شرط کے ساتہہ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہوے کفیل پر مطالبہ نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان تجکو تیرے چیز نہ دیوے تو مین اوسکے ادا کا کفیل ہون تو یہہ کفالت مشروط منعقد ہوجاویگے اور اگر اصیل وقت تو کفیل سے فوراً مطالبہ ہو سکیگا اور اصیل سے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہیں کرسکتا ہے ۔

سے ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلان شخص نے چرایا ہے تو مین ضامن ہون تو کفالت صحیح ہے اور اوس شخص کا چرانا ثابت ہو جاوے گا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے اور ایسا ہے کفالت صحیح ہے جو یہہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا اعتبار مکفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہوگا اور اوس نے وقت مطالبہ سی مہلت بہی دی تو اب مکفول لہ کو جایز ہے کہ بعد اوس مہلت کے جب چاہے کفیل سی مطالبہ کرے اور کفیل پہر اتنے سے مہلت نہین طلب کر سکتا اور ایسا ہی کفالت صحیح ہے جو یہہ کہا کہ مین تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہون جو فلان کے اوپر ثابت ہوگا یا اتنے روپیون کا جو تو فلان کو قرض دیگا یا اوس چیز کا کہ فلان غصب کریگا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلان کے ہاتہہ بیچے گا سو بدون متحقق ہونے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ نہو سکیگا یعنی کفیل سی مطالبہ جب تک نہوگا کہ مطالبہ ثابت نہوا اور قرض ندیوے اور غصب متحقق نہوے اور بیع اور تسلیم مبیع واقع نہوا اور ایسا ہے جب کہا کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن ہون تو جب تک کہ وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہوگا۔

(مادہ ۶۳۷) جب شرط متحقق ہو گئے تو جتنی باتین کہ اوسکی ساتہہ مین ثابت اور لازم ہوئین عاید ہو گی مثلاً یہہ کہا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور اوس نے اقرار کیا کہ مجہپر اتنا قرض ہے کفیل پر مطالبہ نہوگا جب تک کہ حاکم کا حکم نہوے یعنی حاکم جتنے روپیہ اور جس سکہ کا حکم کریگا وہ کفیل پر لازم ہوگا۔

(مادہ ۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور مبیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم یہہ حکم نکرے کہ مبیع مستحق کو دیوے اور بایع زر ثمن مشتری کو واپس کرے کفیل پر کچہہ مطالبہ نہوگا۔

(مادہ ۶۳۹) کفالت موقتہ مین مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے مثلاً کفیل نے کہا کہ مین آج سے مہینے تک ضامن ہون تو اوس مہینے کے اندر مطالبہ ہو سکتا ہے اور بعد مہینے کے کفیل کفالت سی بری ہوگا۔

(مادہ ۶۴۰) کفالت منجزہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اوس کفالت سی نہین نکل سکتا ہی اور کفالت معلقہ اور مضاف مین جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین ثابت نہووی کفالت سی نکل سکتا ہے یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر اوسکا ثبوت پہلی سی ہو تو بہی منجزہ ہی مثلاً یہہ کہا کہ جو قرض فلان کی ذمہ ثابت

ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور قرض جب ثابت ہوسکتی ہے کہ پہلی ہی ذمہ پر ہو تو اس کفالت سے
پہلی دین کا دو ہے اوس سے کفیل بری نہین ہوسکتا ہے جیسا منجزہ مین بری نہین ہوسکتا ہے
اور اگر کفالت کے بعد مکفول بہ متحقق ہو دے مثلاً یہہ کہا کہ تو فلان کے ہاتہہ جو بیچیگا
اوسکا یا اوسکے ثمن کا مین ضامن ہون تو بیع کی تحقیق تک اوسکو اس کفالت کا
چہوڑنا جایز ہے یعنی اگر کفیل نے کہا کہ مین نے کفالت ترک کی یا تو اوس کے ہاتہہ
کچہہ مت بیچ اور اوس نے بیچدیا تو یہہ اوسکا کفیل نہوگا ۔

(مادہ ۶۴۱) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اوس نے غاصب اور
مستعیر سے مکفول بہ مالک کو پہنچا دے تو اوس مین جو کچہہ خرچ لگیگا غاصب
اور مستعیر سے لیگا ۔

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم

(مادہ ۶۴۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نکرے گا
تو کفیل پر جبر کیا جاویگا

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(مادہ ۶۴۳) کفیل ضامن ہے

(مادہ ۶۴۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصیل سے یا دونون سے طلب کرے
اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بہی مطالبہ کرسکتا ہے ۔

(مادہ ۶۴۵) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہوگیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل پر
یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے ۔

(مادہ ۶۴۶) اگر ایک معاملہ مین بہت شریک تہے اور اون سب پر دین لازم آیا اور
آپسمین ایک دوسرے کا ضامن ہوگیا تو قرض خواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے

(مادہ ۶۴۷) جب بہت آدمی ایک دین کے کفیل ہون اور ہر شخص جدا جدا دین
کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہوسکتا ہے اور جو سب ایک سے
یا دو کفیل ہوئے تو ہر شخص پر بقدر اوسکے حصہ کے مطالبہ ہوگا اور
اگر ہر ایک دوسرے کا کفیل ہوا کہ جو اس کفالت مین اوسپر لازم ہوگا مین اوسکا
کفیل ہون مثلاً ایکہزار روپیہ جو اوسکے ذمہ پر ہے وہ اوسکا ضامن ہوا تو قرض

خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دونوں ایک ہی وقت کفیل ہوئے
تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اسطرح الیمین ضامن ہوویں کہ جو کچھ ایک دوسرے
پر لازم ہوگا ہر ایک دوسرے کے ضامن ہیں تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کر سکتا ہے -

(مادہ-۶۴۸) اگر کفالت مین یہہ شرط ٹھہرے تھے کہ اصیل اس مطالبہ سے بری ہے
تو یہہ کفالہ حوالہ ہو جاویگا -

(مادہ-۶۴۹) حوالہ مین اگر محیل بری نہووے تو وہ کفالہ ہے مثلاً قرضخواہ نے مدیون
کو کہا کہ میرا دین جو تجھ پر ہے وہ فلان پر حوالہ کر دے مگر تو بھی اوسکا ضامن رہیگا
اور مدیون نے اسطرح حوالہ کر دیا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے -

(مادہ-۶۵۰) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہہ شرط ٹھہرے کہ جو مال مدیون کا اسکی پاس امانت ہے
اوسمیں سے ادا کریگا تو جایز ہے اور اوس مال مین سے ادا کرنا لازم ہوگا اور یہہ مال
امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا اور اگر کفیل نے بعد کفالت مال امانت واپس
کر دیا تو بھی کفیل ضامن نہوگا -

(مادہ-۶۵۱) ایک شخص کفیل ہوا کہ مین فلان کو فلان وقت حاضر کرونگا اور اگر حاضر
نکرون تو اوسپر جو قرض ہے وہ ادا کرونگا تو اوسپر قرض لازم ہو جاویگا اگر اوس وقت
پر مدیون کو حاضر نکریگا اگر کفیل مر گیا اور اوسکے وارثون نے مدیون کو حاضر کر دیا یا
خود مدیون حاضر ہو گیا تو کفیل کے ذمہ کچھہ لازم نرہا اور اگر نہ کفیل کے وارثون نے
اوسکو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے متروکہ مین سے دین ادا ہوگا اور اگر
کفیل بالمکفول بہ کو لایا پر مکفول بہ چھپ گیا تو کفیل حاکم پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو
مکفول لہ کا وکیل مقرر کرے اور وہ اوسکے حوالہ کر دے -

(مادہ-۶۵۲) کفالت مطلقہ مین اصیل پر جیسا قرض ہے ویسا ہی کفیل پر لازم ہوتا ہے

(مادہ-۶۵۳) کفالت مقیدہ بتعجیل یا تاجیل جو کچھہ ہو وہ ہے کفیل پر بہی لازم ہوتی ہے

(مادہ-۶۵۴) اصل دین کے جو مدت ہو اور کفالت اوسپر منعقد ہوا ایسی ہی اوس
مدت سے زاید بھی کفالت ہو سکتی ہے -

(مادہ-۶۵۵) اگر اصیل کو قرضخواہ نے کچھہ مہلت دی تو وہ ہے مہلت کفیل
کو بھی ہوگی اور کفیل کے کفیل کو بھی ہوگی اور جو مہلت کفیل اول کو ہوگی وہ کفیل

ثانی کو بھی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہو گئی تو اصیل کے حق مین مہلت نہوگی۔
مادہ - (۶۵۶) مدیون نے جو صاحب مہلت سے سفر کا ارادہ کیا تو قرض خواہ حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرضدار اوسکو کفیل دلوا دیگا۔
مادہ - (۶۵۷) ایک قرضدار نے کسیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھپر ہے تو میرا کفیل ہوجا وہ کفیل ہوگیا اور بحسب کفالت اوسکا قرض کچھہ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہہ چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز کہ اوس نے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرض خواہ سے قرضدار نے صلح کر لی تو جسقدر صلح مین دیا ہے اوسیقدر کفیل اصیل سے لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کہوٹا ادا کیا تو سکہ خالص لیگا یا سکہ کہوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ خالص لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچھہ اشیا دیدین تو اصیل سے وہ سب دراہم لیگا جسکا ضامن ہوا تہا اور اگر ہزار درہم کا ضامن ہوکر صلحاً پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا۔
(مادہ - ۶۵۸) اگر معاوضہ اور معاملہ مین کسی کو دہوکا دیا تو جو اوسکا ضرر ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک شخص نے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوای قیمت زمین قیمت بنا بہی لیگا جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین نے اوسکو اجازت دے رکہی ہے تم اس سے معاملہ کرو پہر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اوس سے قیمت اوس اجناس کی لینگے جو اونہون نے اوس لڑکے کے ہاتہہ فروخت کئے تہے۔

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصل مین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام ہین

(مادہ - ۶۵۹) اصیل یا کفیل سے مکفول بہ پہنچ چکے تو کفالت سے بری ہوجاسینگے
(مادہ - ۶۶۰) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھہ نہین ہے تو کفیل بری ہوگیا
(مادہ - ۶۶۱) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہوسکتی ہے۔
(مادہ - ۶۶۲) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی۔

ثانی کو بھی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہوگئی تو اصیل کے حق مین مہلت نہوگی۔
مادہ (۶۵۶) مدیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرض خواہ حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرضدار اوسکو کفیل دلوا دیگا۔
مادہ (۶۵۷) ایک قرضدار نے کسیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھپر ہے تو میرا کفیل ہوجا وہ کفیل ہوگیا اور بحسب کفالت اوسکا قرض کچھہ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہہ چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز کہ اوس نے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرض خواہ سے قرضدار نے صلح کرلی تو جسقدر صلح مین دیا لیگا اوسیقدر کفیل اصیل سے لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالص کا ضامن ہوا اور سکہ کہوٹا ادا کیا تو سکہ خالص لیگا یا سکہ کہوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ خالص لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچھہ اشیاء دیدین تو اصیل سے وہ سب دراہم لیگا جسکا ضامن ہوا تہا اور اگر ہزار درہم کا ضامن ہوکر صلحاً پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا۔
(مادہ ۶۵۸) اگر معاوضہ اور معاملہ مین کسی کو دہوکا دیا تو جو اوسکا ضرر ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک شخص نے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوای قیمت زمین قیمت بنا بہی لیگا جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین نے اوسکو اجازت دے ہے تم اس سے معاملہ کرو پھر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اوس سے قیمت اوس اجناس کی لے سکینگے جو اونہون نے اوس لڑکے کے ہاتہہ فروخت کئے تہے۔

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصل مین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام ہین

(مادہ ۶۵۹) اصیل یا کفیل سے مکفول بہ پہنچ چکے تو کفالت سے بری ہوجاسینگے
(مادہ ۶۶۰) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھہ نہین ہے تو کفیل بری ہوگیا
(مادہ ۶۶۱) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہوسکتی ہے۔
(مادہ ۶۶۲) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی۔

حقدار نکلا یا مبیع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل بری ہو گیا۔

مادہ ۶۷۲۔ اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص بذر کرایہ کا کفیل ہوا تو انقضائی پر کفالت بھی تمام ہو گئی اگر اس مدت کی بعد بھی مال با جارہ جدید دیا گیا تو وہ کفالت سابقہ اس عقد میں معتبر نہو گی۔

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہین

مادہ ۶۷۳۔ ایک کے ذمہ سے دوسری کے ذمہ پر قرض لازم کردینا حوالہ ہے

مادہ ۶۷۴۔ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسری پر حوالہ کردے۔

مادہ ۶۷۵ قرضخواہ محال لہ ہے۔

مادہ ۶۷۶۔ جس شخص نے لینے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے۔

مادہ ۶۷۷۔ جس مال کا حوالہ ہوتا ہے وہ محال بہ ہے۔

مادہ ۶۷۸۔ حوالہ مقیدہ جسمین یہہ بات ٹھہری جاوے کہ محیل کے اوس مال مین سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ مین ہے یا اوس کے قبضہ مین ہے۔

مادہ ۶۷۹۔ حوالہ مطلقہ جسمین یہہ قید نہین ہے کہ محیل کی مال مین سے دیا جائے جو محال

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول حوالہ کے رکن کا بیان

مادہ ۶۸۰۔ اگر محیل اپنے قرضخواہ کو کہے کہ مین نے فلان پر تیرا قرض حوالہ کر دیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔

مادہ ۶۸۱۔ محال لہ اور محال علیہ کے درمیان حوالہ عقد ہو تو صحیح ہی مثلاً ایک نے دوسری سے کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے وہ تو اپنے اوپر لیلے اوس نے قبول کرلیا یا محال علیہ نے کہا کہ تیرا لینا جو فلان شخص پر ہے وہ مین اپنے اوپر قبول کرتا ہون اور اس نے قبول کرلیا حوالہ صحیح ہوا اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینے سے نادم اور پشیمان ہوا تو کچھ فایدہ نہو گا۔

مادہ ۶۸۲۔ اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح نہو گا جب تک کہ محال علیہ کو علم نہوا اور وہ قبول نکرسے مثلاً ایک شخص نے لینے قرضخواہ کو اور ایک شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی شہر مین ہی اوسکو جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا

مادہ ۶۸۳۔ محیل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال لہ کی اجازت پر موقوف ہی مثلاً
قرضدار نے ایک شخص سے کہا کہ فلان شخص کا جو مجہپر قرض ہی اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اوس شخص نے
قبول کرلیا تو یہہ حوالہ قرضخواہ کی اجازت پر موقوف ہی اگر اوسنے قبول کیا تو جائز ہوگا ورنہ نہین

فصل ثالث حوالہ کی شرطونکا بیان

مادہ ۶۸۴۔ حوالہ کی صحت کی شرط یہہ ہی کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ سب عاقل اور بالغ ہون
ایسے ہی لڑکے کا قرض جو کوئی اپنے اوپر لیوے یا لڑکا کسی کا قرض اپنے اوپر لیوے باطل ہے تمیز رکہتا ہو یا
تمیز ہو اوسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہو۔

مادہ ۶۸۵۔ اور یہہ بہی شرط ہی کہ محیل اور محال لہ دونو بالغ ہون اسلئے لڑکے باتمیز کا کوئی حوالہ لیوے
یا لڑکا کسی کا اپنے اوپر حوالہ لیوے بے اجازت اوسکے ولی کی اجازت پر موقوف رہیگا دیگا تو جائز ہوگا اور
لڑکا جو اپنے اوپر حوالہ لیوے تو اسمین شرط یہہ ہی کہ لڑکا بنسبت محیل کے غنی اور تونگر ہو اگرچہ اوسکے
ولی نے اجازت بہی دیدی ہو۔

مادہ ۶۸۶۔ یہہ شرط ضرور نہین ہی کہ محال علیہ محیل کا قرضدار ہووے اگر محیل کا محال علیہ
دین نہوگا تو بہی حوالہ صحیح ہوگا۔

مادہ ۶۸۷۔ جس دین کا کفالہ صحیح نہین ہے اوس کا حوالہ بہی صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۸۔ جس دین کا کفالہ صحیح ہے اوسکا حوالہ بہی صحیح ہی پر ضرور ہی کہ محال بہ معلوم ہو
دین مجہول کا حوالہ صحیح نہوگا اسی لئے اگر کوئی شخص کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا
وہ مجہپر حوالہ ہے تو صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۹۔ جیسا اصل دین کا حوالہ صحیح ہے ویسا ہی اوسکے نفقہ کا بہی حوالہ صحیح ہے جو کفالہ اور حوالہ سے

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰۔ حوالہ کا یہہ حکم ہے کہ محیل اور اوسکا کفیل اگر اوسکا کفیل ہو تو دونو دین اور کفالہ سے
بری ہوجائینگے اور اس دینکا مطالبہ قرضخواہ محال علیہ پر کریگا اگر مرتہن نے راہن پر کسیکو حوالہ
لیا تو مرتہن کو اب یہہ حق ہے کہ شئے مرہون اپنے پاس روک رکہے۔

مادہ ۶۹۱۔ محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ پر محیل کا اگر کچھہ لینا نہین ہی تو محال علیہ بعد
اداے دین کے محیل سے زر ادا واپس لیگا اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچھہ لینا ہی تو اوسکے قرض مین مجرا دیگا۔

مادہ ۶۹۲۔ حوالہ مقیدہ مین محیل کو یہہ حق نہین ہے اور محال علیہ کو یہہ جائز نہین ہے کہ محیل

کو محال بہ دیدیوے اگر دیدیگا تو ضمان دیگا اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل ادا سے پہلے مرگیا اور اسپر قرض وسکے ترکہ سے بہت تو اور قرضخواہونکو اس محال بہ مین حق مداخلت نہین ہے۔

مادہ ۶۹۳۔ حوالہ مقیدہ یعنی یہہ کہا گیا کہ مبیع کی قیمت جو مشتری کی ذمہ پر قرض ہی وہ مجہپر حوالہ ہی اگر تسلیم سے پہلے مبیع تلف ہوگئی اور قیمت ساقط ہوگئی باختیار رویت یا بخیار عیب یا باقالہ مبیع واپس ہوئی تو اب ان سب صور تونمین حوالہ باطل ہوگا اور محال علیہ نے جو ادا کیا ہی محیل سے لیلیگا اور اگر اوس مبیع کا کوئی اور شخص حقدار نکلا اور اوسنے مبیع ضبط کرلی اور ظاہر ہوا کہ محال علیہ اس دین سے بری ہی حوالہ باطل ہوگا۔

مادہ ۶۹۴۔ حوالہ مقیدہ مین جب یہہ کہا گیا کہ محیل کے اوس مال مین سے کہ محال علیہ کی پاس امانت ہی دیا جائے اگر اوس مال کا کوئی اور مستحق نکلا اور ضبط کرلیا تو وہ حوالہ مقیدہ باطل ہوگا اور محیل سے دین لیا جائیگا۔

مادہ ۶۹۵۔ حوالہ مقیدہ کہ جسمین یہہ کہا کہ محیل کے اوس مال مین سے جو محال علیہ کی پاس امانت ہی دیا جائے اور اگر وہ مال تلف ہوگیا اور محال علیہ پر ضمان نہ آیا تو وہ حوالہ باطل ہوگا و محیل سے قرض لیا جائیگا اور اگر محال علیہ سے ضمان لیا جائے تو حوالہ باطل نہوگا مثلاً ایک شخص نے اپنے قرضخواہ کو کسی اور پر حوالہ کردیا کہ میرے روپیہ جو تیری پاس امانت ہین اوسکو دینا اسکی ادائی پہلے وہ روپیہ بے تعدی تلف ہوگئے حوالہ باطل ہوگیا اب قرضخواہ اپنا قرض قرضدار سے لیگا مگر مال امانت غصبی ہی یا اوسکے تلف کردینے اوسکا ضمان لازم آیا تو حوالہ باطل نہوگا۔

مادہ ۶۹۶۔ ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہہ کہکر حوالہ دیا کہ وہ اپنا فلان مال معین بیچے اور قرضخواہ کو اوسمین سے ادا کردے اور اوسنے یہہ حوالہ اس شرط پر قبول کرلیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر کیا جائیگا کہ وہ اپنا مال بیچے اور اوسکی قیمت سے زرحوالہ ادا کرے

مادہ ۶۹۷۔ حوالہ مبہمہ یعنی جسمین نہ تعجیل ہو اور نہ تاجیل ہو زرحوالہ فوراً ادا کیا جائے جیسی اوس صورت مین کہ دین معجل ہے اور اگر موجل ہے تو وقت انقضای مدت کے ادا کرنے زرحوالہ لازم ہوگا۔

مادہ ۶۹۸۔ محال علیہ کو یہہ بات جائز نہین ہی کہ قبل ادای زرحوالہ کے محیل سے زرحوالہ لیوے اور سوائے محال بہ کے اور کچھہ نہ لے سکیگا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اوسنے سونا دیا تو چاندی لیگا اور سونا نہ لے سکیگا اور ایسا ہی جن چیزونکا اسپر حوالہ ہوا تہا سوائے اون چیزونکے اور کچھہ نہ لے سکیگا اگرچہ کچھہ اور ادا کیا ہو۔

مادہ ۶۹۹۔ جیسا محال علیہ دین کو ادا کرنے یا دوسرے پر حوالہ دینے سے یا قرضخواہ کی بری کردینے سے بری ہوتا ہے ایسا ہی اگر قرضخواہ نے اوسکو ہبہ کردیا یا اوسی کو صدقہ دیا اور اوسنے قبول بھی کرلیا تو بری ہوگا۔

مادہ ۷۰۰۔ اگر قرضخواہ مرگیا اور محال علیہ ہی اوسکا وارث ہے تو حوالہ

باقی نہ رہے گا۔

کتاب پنجم رہن کے بیان میں اسمیں ایک مقدمہ اور تین باب ہیں مقدمہ و اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے متعلق ہیں

مادہ (٧٠١) کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اوس مال سے اپنا حق حاصل کر سکے تو کار رہن ہے اور اوس مال کو مرہون اور رہن کہتے ہیں۔

مادہ (٧٠٢) ارتہان رہن لینا ہے۔

مادہ (٧٠٣) راہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا۔

مادہ (٧٠٤) مرتہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن لیا۔

مادہ (٧٠٥) عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرتہن اوسکو امانت دار جانکر رہن اوسکے پاس امانتاً سپرد کریں۔

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہیں اسمیں تین فصل ہیں فصل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سے متعلق ہیں

مادہ (٧٠٦) راہن اور مرتہن کی ایجاب و قبول سے رہن منعقد ہوتا ہے اور جب تک کہ اسی مجلس میں شے مرہون پر قبضہ ہو نہ جاوے رہن لازم نہیں ہوتا ہے اس لئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے۔

مادہ (٧٠٧) راہن کا ایجاب مثلاً اور قبول کرنا یہ ہے کہ میں نے یہہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض تیرے پاس گرو رکھی یا اسی عنوان میں اور لفظ کہی ہو۔

مرتہن کہ مین سے نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور لفظ کہی جو رضامندی پر دلالت کرے
اور لفظ رہن استعمال کرنا کچہہ ضرورت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کچہہ خریدا اور اپنا کچہہ
مال بائع کو دیکر یہہ کہا کہ جبتک مین تیرا زرثمن نہ دونگا یہہ مال اپنے پاس رہنے دے
تو یہہ بہی رہن ہے

فصل ثانی عقد رہن کے شرطونکا بیان

مادہ (۷۰۹) شرط یہ ہے کہ دو نو عاقل ہون بالغ ہونا کچہہ شرط نہین ہے
مادہ (۷۰۹) شرط یہ ہے کہ شی مرہون بکنے کے قابل ہو اسی لئے ضرور ہے کہ شی
مرہون موجود ہو اور مال قیمتی ہو اور وقت رہن کے مرتہن کو سونپی جا سکے
مادہ (۷۱۰) شرط یہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اوسکا ضمان
لازم آوے اسی لئے مال مغصوب کے عوض رہن دینا جایز ہے اور مال امانت کے
عوض رہن نہین ہو سکتا ہے۔

فصل سوم رہن کے ساتہہ جو چیزین زائد متصل ہون اور عقد رہن کے بعد رہن کی تبدیل اور زیادی کا بیان

مادہ (۷۱۱) جتنی چیزین بیع مین بلا ذکر داخل ہوتی ہین وہ سب رہن مین بہی شامل
اور داخل ہوتی ہین مثلا ایک قطعہ زمین جو گروی کیا اوسکے درخت اور جو کچہہ اوس
مین بویا ہوا ہے وہ سب رہن مین داخل ہوگا اگرچہ اوسکا ذکر نہ ہو
مادہ (۷۱۲) ایک شی مرہون بدلے دوسری شے رہن رکہہ سکتے ہین
مثلاً ایک زیور بمقابلہ کچہہ روپیہ کے گرو کیا پہر تلوار لاکر کہا کہ زیور دیدو اور یہ تلوار
بجائے اوسکے رکہلو مرتہن نے زیور واپس کیا اور تلوار لیلی تو تلوار بعوض اوس
رقم کے گرو ہوگی ہے
مادہ (۷۱۳) راہن عقد کے بعد شے مرہون کے ساتہہ کچہہ اور چیز زایدہ کر سکتا ہے

یعنی مال مرہون کے علاوہ کچھ اور بہی دیسکتا ہے کہ مرہون اور یہ مال دونون
ثمن سابق کے عوض گرو رہینگے بشرطیکہ عقد بہی قائم ہوا اور یہ مال زائد بہی اصل
عقد کے ساتہہ شامل و لاحق ہوگا یعنی گویا عقد رہن ان دونو مال بعوض اوس دین کے
گرو ہونیکے ۔

مادہ (۱۴ ۷) ایسا ہی زر رہن مین بھی زیادتی ہوسکتی ہے مثلاً ایک شخص نے
اپنا زیور دو ہزار کا قیمتی ایک ہزار قرض پر گرو رکہا پھر اسی رہن پر پانچ سو قرض اور بھی
لئے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑہ ہزار پر گرو ہوا ۔

مادہ (۱۵) جو چیزین کہ مرہون مین سے وقت رہن کے پیدا ہوئی ہین وہ بہی اپنے
اصل کے ساتھ رہن رہینگے ۔

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہین

مادہ (۱۶ ۷) مرتہن خود رہن فسخ کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۷ ۷) راہن بغیر رضامندی مرتہن کے فسخ نہین کرسکتا ہے

مادہ (۱۸ ۷) دونو متفق ہوکر فسخ کرسکتے ہین اور مرتہن جب تک کہ اپنا زر
رہن لے لے تب تک شے مرہون روک سکتا ہے ۔

مادہ (۱۹ ۷) جایز ہے کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس کوئی چیز بعوض کفالت
رہن کر دے ۔

مادہ (۲۰ ۷) دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض مین شریک ہوون یا نہ ہوون
اپنے قرض مین قرضدار سے کچھ گروی لے سکتے ہین اور یہ شے وہ دین
کے عوض رہن رہینگے

مادہ (۲۱ ۷) ایک شخص کا دو شخصون پر قرض ہے دونون سے ایک چیز
اپنے دین مین رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصون پر جدا جدا

شدہ ہیں خود دسیے دو تو قرضداروں نے ایک ایک ستھے اسپنے اسپنے قرض کا
عوض اوسکے پاس گروسکئے تو یہ ایک ستھے دو تو دین نسکے عوض رہن ہوسکتی ہیں

باب سوم جو مسائل کہ مرہون سکے ساتھہ متعلق ہین اس باین دو فصل ہین فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے

مادہ (۷۲۲) مرتہن پر لازم سہے کہ آپ رہن کی حفاظت کرے کیلئے سپرد کر

مادہ (۷۲۳) رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرتہن کا ذمہ سہے
مثلاً کرایہ مکان کا اور اجرت نگہبان کی -

مادہ (۷۲۴) مرہون اگر حیوان ہے اس کا چارہ اور اوسکے چیرا ہیکی راہن
پر ہے اور اگر زمین ہے تو اوسکا آباد کرنا اور اوسکا سیراب کرنا اور
اوسکا صاف کرنا اور جو اوسکے منافع کی درستی پر خرچ ہو یہہ سب
راہن کا ذمہ سہے -

مادہ (۷۲۵) - راہن نے وہ مصارف جو مرتہن ذمہ تھے بے اجازت
اوسکے خود ادا کرے یا مرتہن نے جو مصارف کہ مرتہن کے ذمہ تھے بے اجازت
اوسکے ادا کئے تو یہہ احسان ہے ایک دوسرے سے واپس نہین لے سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گرو رکھنا

مادہ (۷۲۶) - جائز ہے کہ دوسرے کا مال با جازت
گرو دے یا عاریت دلوی اوسکو رہن مستعار کہتے ہین -

مادہ (۷۲۷) اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر جسطرح
چاہے گرو دیسکتا ہے -

۲۷ اگر صاحب مال نے یہہ شرط لگادی کہ اتنے روپیہ کو گرو رکھنا یا اسکے ہمجنس پر گرو رکھنا یا فلان کے پاس گرو رکہنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکے خلاف ۔

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسمین چار فصل ہین

فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۲۹ مرتہن کو یہہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکھے کہ راہن فک رہن کرے اور جب راہن مرجاوے تو بہ نسبت سارے قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے ۔

۳۰ شئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہین ہی یعنے مرتہن اپنا دین راہن سے طلب کرسکتا ہے باوجودیکہ رہن اوسکے پاس ہے ۔

۳۱ اگر راہن نے کچہہ دین ادا کیا تو بمقدار اوسکی راہن شئے مرہون مین سے نہین لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نکرے کل شئے مرہون کو اپنے قبضہ مین رکہہ سکتا ہے اگر دو چیزین گرو کین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جسکا دین ادا کیا اوسکو چہوڑا سکتا ہے ۔

۳۲ مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کریگا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چہوڑا نہین سکتا ہی تو مالک اپنے چیز آپ چہوڑا سکتا ہے

۳۳ راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا ہے ۔

۳۴ راہن اگر مرجاوے تو اوسکے وارث کو جو بالغ ہے لازم ہے کہ ترکہ میں سے دین ادا کرکے مرہون چہوڑا لیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہے مگر سفر پر گیا ہوا ہے تو وصی باجازت مرتہن شئے مرہون بیچکر اوسکا دین ادا کریگا ۔

۳۵ معیر یعنے مالک شئے مرہون مستعار مرتہن سے بے ادائ زر رہن نہین لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا فک رہن سے پہلے مرگیا ہو ۔

۳۶ راہن مستعیر جو مفلس مرگیا تو شئے مرہون مرتہن کے پاس بدستور رہن رہی گی اور مرتہن بے اجازت معیر بیچ نہین سکتا ہے اور معیر شئے مرہون خود بیچ کر زر رہن ادا کرسکتا ہے اگر زر رہن اوسمین ادا ہوجاوی تو

مرتہن کے اجازت کی ضرورت نہین ورنہ بے اجازت مرتہن کے نہین بیچ سکتا ہے
۳۷ اگر معیر مرگیا اور زر رہن معیر کے ترکہ سے زاید ہے تو راہن پر تقاضا
ہوگا کہ دین دیکر شئے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین
ادا نہین کر سکتا ہے تو شئے مرہون بدستور گرو رہی گی اور معیر کے وارث
اپنے پاس سے دین دیکر فک رہن کر سکتے ہین اور اگر معیر کے قرضخواہون
نے یہہ چاہا کہ شئے مرہون بیچکر اونکا قرض ادا کیا جاوے اگر اوسکی قیمت سے
دین ادا ہوجاے تو بے اجازت مرتہن کے بیچدے جاوینگے اور اگر اوسکی
قیمت ادای دین کے لئے کافی نہو گی تو باجازت مرتہن فروخت ہوسکیگی۔
۳۸ مرتہن اگر مرگیا تو اوسکے وارثون کے پاس شئے مرہون بدستور گرو رہیگی
۳۹ دو آدمیون کے پاس بعوض اونکے قرض کے ایک چیز گرو ہوسکتی ہے اب
اگر ایک کا قرض ادا کردیا گیا تو راہن نصف مرہون نہین لے سکتا ہے یعنے جبتک
کہ تمام دین ادا ہولیوے فک رہن ہوسکیگا (کیونکہ صفقۂ رہن واحد ہے اوسمین
تفریق نہین ہوسکتی ہے)
۴۰ ایسے ہی اگر دو قرضدارون سے بعوض اپنے قرض کے کچھہ گرو لیا تو جبتک
کہ اپنا قرض تمام نلیلیوے رہن اپنے پاس رکھے گا۔
۴۱ راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسے ہی مرتہن
نے اگر تلف کیا یا عیب دار کردیا تو کل یا جز بقدر اوسکے نقصان قیمت
کے اپنے دین سے مجرا دیگا۔
۴۲ اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو اوسپر وہ قیمت لازم آئیگی
کہ روز تلف اوسکی قیمت ہوگی اور یہہ قیمت بجائے شئے مرہون کے مرتہن
کے پاس گرو رہے گی۔

فصل دوم رہن مین راہن اور مرتہن کیا کیا تصرف کر سکتے ہین

۴۳ راہن بلا اجازت مرتہن کے اور مرتہن بے اجازت راہن کے شئے مرہون
کسی اور کے پاس گرو نہین کر سکتا ہے۔
۴۴ راہن باجازت مرتہن شئے مرہون کسی اور کے پاس گرو کر سکتا ہے اور

اس صورت مین رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا —
۵۴۷ مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس باجازت راہن گرو کر سکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہہ رہن مستعار متصور ہوگا —
۶۴۷ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچڈالے تو راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے فسخ کری یا چاہے جاری کرے —
۷۴۷ راہن نے بلے اجازت مرتہن کے شے مرہون بیچڈالی تو بیع جاری نہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن مین کچھہ خلل آوے گا راہن نے اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جایز ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض بدستور رہا اور زر قیمت بجاے مبیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے اجازت ندی تو مشتری فک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے نالش کرکے بیع فسخ کراے —
۸۴۷ دونو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریتہ دے سکتے ہین اور پہر اوسکو واپس لیکر رہن کر سکتے ہین —
۹۴۷ مرتہن شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اسوقت اگر راہن مرجاوے تو بہ نسبت اوسکے اور قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے —
۷۵۰ بلے اجازت راہن کے مرتہن شے مرہون سے کچھہ فایدہ نہین لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہن شے مرہون کو اپنے استعمال مین لاسکتا ہے اور اوسکے پہل لے سکتا ہے اور اوسکا دودہ لے سکتا ہے اور ان سے زر رہن مین کچھہ نقصان نہین آتا ہے (مگر شبہہ ربوا سے خالی نہین ہے کل قرض یجر نفعا فہو حرام حدیث ہے) —
۷۵۱ مرتہن اگر کہین سفر پر جاوے اور راستہ مین امن ہووے تو مرہون اپنے ساتھہ لے جاسکتا ہے —

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکہی جاوے اوسکے احکام

۷۵۲ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہن کے پاس یعنے جب دونو راضی

ہوکر کسی کے پاس امانت رکہین اور وہ بہے راضی اور قابض ہوا عقد رہن تمام اور لازم ہو گئی اور یہہ امین بجاے مرتہن کے ہوگا ۔

۵۳ ے وقت رہن کے یہہ شرط ہو ئے تہے کہ مرہون مرتہن کے پاس رہیگی پر بعد عقد کے دونون نے راضی ہوکر کسی اور کے پاس رکہا تو جایز ہے ۔

۵۴ ے جبتک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل شئے مرہون نہین دے سکتا ہے اور اگر دیدے تو پہر لیبھی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تلف ہو گئی تو عدل اوسکی قیمت دیگا ۔

۵۵ ے اگر عدل مو جاوے تو دونو راضی ہو کر کسی اور عدل کے پاس رکہہ سکتے ہین اگر متفق نہو وین تو حاکم کسی عدل کے پاس رکھہ سکتا ہے ۔

فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۵۶ ے نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت راہن کے شئے مرہون بیچ سکتا ہے ۔

۵۷ ے مدت رہن پوری ہوئی اور راہن نے ادا دین نکیا حاکم اوسکو حکم دیگا کہ رہن بیچ کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم خود بیچکر دین ادا کر دیگا

۵۸ ے راہن مفقود الخبر ہو کہ نہ اوسکا جینا معلوم ہے اور نہ مرنا مرتہن حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شئے مرہون بیچکر زر رہن دلوا دے گا ۔

۵۹ ے اگر یہہ خوف ہے کہ شئے مرہون خراب ہو جاویگی تو حاکم سے اطلاع دیکر اوسے بیچڈالے اور زر ثمن بجاے اوسکے رہن رکہے اور بے حکم حاکم اگر بیچیگا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پہل یا اوسکی ترکاری بحکم حاکم بیچڈالے ورنہ ضمان دیگا کیونکہ یہہ ایسی چیزین ہین کہ جلد خراب ہو سکتے ہین ۔

۶۰ ے جب مدت رہن تمام ہوی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسے اور کو وکیل کر دے کہ مرہون بیچڈالے اور پہر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف نہین کر سکتا ہے اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہو سکتا ہے ۔

۶۱ ے یہہ وکیل مرہون اوسی وقت بیچ سکتا ہے کہ مدت رہن تمام ہو جاوے اور اداے زر رہن لازم ہو وے اور بیچکر ثمن مرتہن کے حوالہ کر دیگا ۔

اور وکیل اگر یہہ کام نکرے تو را ہن پر لازم ہے کہ مرہون بیچے اور را ہن بے ہیہ کرے تو حاکم بیچ ڈالیگا۔ اور را ہن یا اوسکے وارث غائب ہوں تو وکیل سے کہیں گے کہ بیچ ڈالے اور وہ بہی نہ بیچے تو حاکم بیچ ڈالیگا۔

کتاب ششم امانات کا بیان اسمیں ایک مقدمہ اور تین باب ہیں مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات سی متعلق ہیں

اگر حفاظت کیلئے قصداً عقد کیا جاوے مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ یہہ مال اپنے پاس بحفاظت رکہو اور وہ قبول کرے تو یہہ عقد حفاظت ہے اور اگر قصداً حفاظت کیلئے عقد نکریں بلکہ کسی اور معاملہ کے عقد کیجائے کہ اسمیں ضمناً حفاظت لازم ہووے تو حفاظت ضمناً ہے جس کے پاس مال بحفاظت رکہا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔

مادہ (٧٦٢) جو شے کہ امین کے پاس بارادہ حفاظت موجود ہو وہ ودیعت ہے اور اگر بسبب کسی عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شئی ماجور اور مستعار مستاجر اور مستعیر کے پاس بسبب عقد اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو یا کسی طرح بے عقد اور بے قصد حفاظت کسیکے پاس بطریق امانت پونہچ جاوے مثلاً کوئی چیز ہوا سے اوڑ کر کسیکے گہر میں جا پڑے تو یہہ فقط امانت ہے نہ ودیعت۔

مادہ (٧٦٣) ودیعت وہ شے ہے کہ کسیکے پاس حفاظت کیلئے رکہے جاوے۔

مادہ (٧٦٤) اپنا مال حفاظت کیلئے کسیکو دینا ایداع ہے اور مال دینی والا مودع بکسر دال ہے اور جسکے پاس رکہتے ہیں وہ ودیع اور مستودع بکسر دال ہے۔

مادہ (٧٦٥) جو چیز کہ کسیکو اسلئے دیویں کہ اس سے مفت منفعت حاصل کرے اوسکو عاریت کہتے ہیں اور وہ شے معار اور مستعار ہے۔

مادہ (٧٦٦) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت دینے والا معیر ہے۔

مادہ (٧٦٧) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینے والا مستعیر ہے۔

باب اول عام احکام امانات سے

مادہ (٧٦٨) اگر نے تعدی اور بے قصور مین کی امانت تلف ہو جاوے تو ضمان لازم نہیں آتا ہے

مادہ (۷۶۹) راہ میں یا کسی اور جگہ میں کوئی چیز کسی نے پائی اور بخیال ملک اوٹھا لیا تو وہ صاحب [شے] متصور ہوگا اور اسلئے اگر بیقصور اوسکے وہ شے ہلاک ہوگئی تو ضمان دے گا اور اگر اس نیت سے وہ چیز [illegible] اوٹھائے کہ مالک کو دیدیگا - اگر مالک معلوم ہے تو یہہ شے امانت ہی مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہیں تو یہہ لقطہ ہے وہ شخص ملتقط ہے اور یہہ شے اوسکے پاس امانت ہے

مادہ (۷۷۰) ملتقط کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے یعنی اشتہار کرے اور اپنے پاس جبتک اوسکا مالک آوی اوسکی حفاظت کرتا رہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے کہ یہہ لقطہ میرا مال ہے فوڑا دیدیوے -

مادہ (۷۷۱) اگر بے اجازت کسیکا مال لیا اور ہلاک ہوگیا ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا تو ضمان نہ دیگا کیونکہ امانت ہے پر اوس صورت میں کہ بقصد خریداری قیمت ٹہراکر لیا اور تلف ہوا ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان میں سے بے اجازت شیشہ کا برتن لیا اور اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دے گا اور اگر باجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکہنے میں ہاتہہ سے گر کے ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دے گا - اور اگر برتن شیشہ کا باجازت اوٹہایا اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن کا ضمان دے گا اور اول کا ضمان نہ دے گا کہ وہ امانت تہا اور اگر اوسنے قیمت پوچہے کہ یہہ برتن کتنے کو ہے اور اوس نے کہا اتنی قیمت کو ہے لیلو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دے گا اور اگر ایسا ہی اگر ایک شخص سے پینے کو پانی مانگا اوسنے اپنے پیالہ میں دیدیا اور پیتے پیتے اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئیگا کیونکہ پیالہ اوسکے پاس عاریت تہا اور اگر اوسکے بد استعمالی سے ٹوٹ گیا تو ضمان دے گا -

مادہ (۷۷۲) اذن دلالتہ ایسا ہے جیسا اذن صراحتہ ہے اور اگر صراحتہ منع کیا گیا ہے تو اذن دلالتہ معتبر نہوگا مثلاً ایک شخص کسیکے گہر گیا اور وہاں پانی پینے کا رکہا ہوا ہے تو پانی پینے کی اجازت دلالتہ ہے اگر پانی پیالہ میں لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان نہوگا اور اگر مالک نے پانی پینے سے منع کیا اور یہہ پینے لگا کہ ہاتہہ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دے گا

باب دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول

ایداع کے عقد اور اوس کے شرطون کا بیان

مادہ (۷۷۳) ایداع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے صراحتہ ہو یا دلالتہ مثلاً
مالک نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تجھکو ودیعت دی یا تیرے پاس امانت رکھی اور مستودع نے
کہا کہ مین نے قبول کیا تو یہہ ایداع صراحتہ ہے اور ایک شخص ایک گھر مین گیا اور گھر والے سے
کہا کہ مین اپنا گھوڑا کہان باندہون گھر والے نے ایک جگہہ دکھلائی اوسنے وہان اپنا گھوڑا
باندہ دیا تو یہہ ایداع دلالتہ منعقد ہوگئے اور ایسا ہی ایک شخص نے اپنا مال دوکان مین
رکھا اور دوکان والے نے دیکھہ لیا اور چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہہ مال دوکان
والے کے پاس امانت ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ مین ودیعت قبول نہین کرتا ہون
تو ایداع منعقد نہوگے اور ایسا ہی ایک شخص نے چند لوگون کے پاس اپنی چیز
ودیعت رکہدی اور چلا گیا۔ اور وہ سب چپ دیکھہ رہے ہین تو یہہ ایداع
منعقد ہوئے اور سب کے پاس یہہ چیز ودیعت ہے اب ایک ایک اوٹھہ کر جانے
جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسکے پاس ودیعت رہے گی۔

مادہ (۷۷۴) مودع اور مستودع جب چاہین ودیعت فسخ کر دین۔

مادہ (۷۷۵) ودیعت کی شرط یہہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو کہ جسپر قبضہ ہوسکے
ورنہ پرند جو ہوا مین اوڑ رہا ہے ودیعت نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۷۷۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہون اور بالغ ہونا کچھہ شرط
نہین ہے اسلیے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا اور ودیعت قبول کرنا جایز نہین
اور لڑکا صاحب تمیز جسکو معاملہ کی اجازت ہے ودیعت دی بہی سکتا ہے اور قبول بہی کر سکتا ہے

فصل دوم ودیعت اور اوسکے ضمان کی احکام

مادہ (۷۷۷) ودیعت اور ودیع کے پاس امانت ہے اسلیے بے قصور
اور بے تعدی ودیعت اگر ہلاک ہوگئے تو مستودع پر ضمان نہ آوے گا سو
اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کیلیے اجرت مقرر کر گئے ہین اور ایسے
سبب سے تلف ہوگئے کہ اوس سے بچنا ناممکن تہا تو بہی ضمان لازم
آنے لگا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیگا یا پیالہ کو

ہوکر لگی یا کوئی چیز اوسکے ہاتھ سے اوسپر گر گئی اور ٹوٹ گیا تو ضمان دے گا۔ اور ایسا ہی اگر حفاظت کی احتیاط دیکھی اور ایسے سبب سے ہلاک ہو گئے کہ اوس سے بچانا ممکن تہا مثلاً چوری ہو گیا تو ضمان دے گا۔

مادہ (۷۷۸) مستودع کے خادم سے کوئی چیز ودیعت پر گر گئی اور تلف ہو گئی تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۷۷۹) ودیعت کے ساتھہ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو پسند نہیں ہے فاعل کی تعدی متصور ہوگی۔

مادہ (۷۸۰) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کروائے اگر بے تعدی اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو نہ اسپر ضمان اوسے گا نہ اوسکے امین پر۔

مادہ (۷۸۱) مستودع اوس جگہہ ودیعت کو رکہہ سکتا ہے جہاں اوسکا مال رکہا ہوا ہے

مادہ (۷۸۲) حفاظت ودیعت کے وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جواہر اصطبل میں رکہدے یا مٹی میں ڈالدے اور تلف ہو جاوے تو ضمان دیگا کیونکہ اسنے حفاظت میں قصور کیا۔

مادہ (۷۸۳) ایک چیز کئی آدمیونکے پاس ودیعت ہے اگر قابل تقسیم نہیں ہے تو سب ایک کو سپرد کر دیں یا باری باری ہر شخص اپنی حفاظت کرے اور ان دونو صورتوں میں بے تعدی اور بے قصور تلف ہو جائے تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر ودیعت قابل تقسیم ہے تو سب اسمیں تقسیم کر لیں اور اپنی اپنی خصوصی حفاظت کریں اور بے اجازت مودع کے کوئی شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہیں دے سکتا ہے اور اگر دیا اور بے تعدی اور بے قصور ہلاک ہو گیا تو اوس حصہ کا مستودع ثانی پر ضمان نہ آویگا بلکہ مستودع اول ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۴) ایداع میں وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاجرا ہو اور مفید ہو ورنہ لغو ہے مثلاً یہہ شرط کی کہ اپنے گہر میں ودیعت رکہے پہر وہ بسبب پہنکے گہر میں آگ لگی تہی دوسری جگہہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور اسلئے اگر وہان بے تعدی اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ آویگا اور ایسا ہی مالک نے کہا اپنی بیوی کو یا اپنی بیٹی کو یا اپنی خادم کو نہ دینا اور یہان ایسا امر پیدا ہوا کہ انمیں سے کسی کو لاچار دینا پڑا تو شرط مذکور لغو ہو گئی۔ اور بے تعدی ہلاک ہونے میں ضمان لازم نہ آئیگا۔ اور اگر کوئی وجہہ اسکے دینے کی نہیں ہے اور دیدے اور ہلاک ہو گئے ضمان دے گا اور ایسا ہی ہے۔ اگر ایک حجرہ حفاظت کا متعین کیا اور سب حجرہ حویلی کے حفاظت میں برابر ہیں تو یہہ شرط لغو ہے اور ودیعت جو ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ دے گا اور اگر ایک حجرہ میں زیادہ حفاظت ہے مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتہر کے ہے اور دوسرے

مین کم کہ اوسکے جہت بالنسبہ کے ہے تو جو حجرہ کہ وقت عقد متعین ہوا تہا اوسے مین حفاظت کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نرکہا اور دوسرے مین رکہا اور ہلاک ہوگئے ضمان دیگا۔

مادہ (۷۰۵) اگر مالک کہین چلا گیا اور معلوم نہین ہے کہ زندہ ہے یا مرگیا تو جب تک اوسکا حال معلوم ہو ہے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ دیر رہنی سے بگڑ جاویگے تو حاکم کے پاس جاکر اوسکو بکوادی اور اوسکے قیمت امانت رہنے دے پر اگر یہہ نکیا اور رہنی دیا کہ خراب ہوگئے تو بہی ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۷۰۶) : ودیعت گہوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہین ہے تو حاکم کے پاس نالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق مین نافع ہووے یا بحکم حاکم ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہوئیگے اور اگر کرایہ پہ نہ چل سکے تو فوراً ثمن مثل پر بیچڈالے پر تین دن تک تو مستودع اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پہر بہ ثمن مثل بیچیگا اور اپنا خرچ خوراک مالک سی لیلیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا۔

مادہ (۷۰۷) ودیعت بہ تعدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہوگئے یا کم قیمت ہوگئے تو مستودع ضمان دیگا مثلاً اگر روپیہ جو ودیعت رکہے ہوسے تہے مستودع اپنی کام مین لایا اور خرچ کرڈالا تو اونکا ضمان دیگا اور ایسلئے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کرکے اور روپیہ اپنی پاس سے تہیلے مین بہر دئے اور بے تعدی سے تلف ہوگئے تو ضمان دیگا یا بے اذن مالک ودیعت کے گہوڑی پر سوار ہوکر جاتا تہا کہ اوسکے سواری مین ہلاک ہوگئی عادت سے زیادہ چلایا یا کسے اور سبب یا بے سبب محض ہلاک ہوگیا اور ایسا ہی ضمان دیگا جب یہ گہوڑا چوری گیا یا اوسکے گہرمین آگ لگی اور باوجودیکہ دوسرے جگہہ لیجانیکے قدرت تہے نہ لے گیا اور جل گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۰۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتہہ اسطرح ملادیا کہ جدا نہین ہوسکتا ہے اور دونوں مین تمیز ممکن نہین ہے تو یہہ تعدی ہے مثلاً ودیعت کے روپیہ اپنے روپیون کے ساتہہ یا کسے دوسری ودیعت کے روپیون کے ساتہہ بے اجازت ملادی اور یہہ سب اہم مشکل ہین اور ضایع ہوگئے اجورکا

گئے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسی اور نے اون روپیون کے ساتھ ملا دے تو
ملانے والے پر ضمان ہوگا -

مادہ (۷۸۹) اگر ودیعت کو باجازت دوسرے مال سے ملا دیا جیسے اوپر کے
مادہ مین بیان ہوا یا بدون اسکے ملانے کے خود سے دوسرے کے مال سے اسطرح
مل گئے کہ دونو مین تمیز نہین ہوسکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق مین ہین
اور اوسی مین تھیلے ودیعت کے روپیون کے بہے رکھدے اور یہہ دونو ہم
شکل ہین اور تھیلے پھٹ گئے اور سب روپیہ اسکے اور اوسکے مل گئے تو دونو
اپنی اپنے مقدار پر شریک ہونگے اور اب بی تعدے اور بے قصور تلف
ہوگئے تو ضمان نہ آویگا -

مادہ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسی اور کی پاس ودیعت
نہین رکھہ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکھہ دیا اور ضایع ہوگئے تو ضمان آوے
اور مالک کو اختیار ہے کہ اول سے ضمان لیوی یا ثانی سے اگرچہ بہ تعدی
ثانی کے تلف ہوگئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دیا تو یہہ مستودع ثانی سی
اپنا ضمان لیگا -

مادہ (۷۹۱) اگر باجازت مالک مستودع نے کسی اور کے پاس ودیعت دیدی
تو مستودع اول عہدہ سے بری ہوگیا -

مادہ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال مین لانا جایز ہے
و لیا ہے جایز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہن کسی کو دیوے اگر اسکی بی
اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور یا مستعیر یا مرتہن کے پاس
تلف ہوگئے یا قیمت کم ہوگئے ضمان دیگا -

مادہ (۷۹۳) مستودع نے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیہ کسی کو قرض دے
مستودع ضمان دیگا اور اگر لیے ہے اگر مستودع نی اس زر ودیعت سے مودع کا
قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہو تو مستودع پر ضمان آویگا -

مادہ (۷۹۴) جب مالک اپنے ودیعت مانگے اوسی وقت واپس دینا لازم ہے
اور جو کچھ اس مین خرچ لگیگا اور محنت پڑے گے مالک کے ذمہ ہے اور باوجود
طلب مالک مستودع نے اگر نہ دے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا مگر نہ دینا مستودع کا
کسی عذر سے ہو مثلاً ودیعت اوس وقت کسی اور جگہہ پر رکھی ہوئی ہے تو ضمان نہ دیگا -

مادہ (۹۵) مستودع ودیعت بذات خود یا اپنے امین کے ہاتھ پونچا دے جب مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتھ بہیجدے اور مالک کے پاس پونچنے نہ پاے کہ راستہ مین بے قصور اور بے تعدے امین کے ہلاک ہوگئے تو ضمان نہین ہے۔

مادہ (۹۶) جب دو شریکون نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت رکہا پہر اسمین سے ایک آیا اور اپنے حصہ کے ودیعت طلب کے اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع اوسکا حصہ دیسکتا ہے اور اگر ودیعت قیمتی ہے تو نہین دے سکتا ہے۔

مادہ (۹۷) جس جگہہ ودیعت رکہی گئی تہے وہان ہے ودیعت کا پونہچا دینا معتبر ہے مثلاً استنبول مین ودیعت رکہے گئے تہے وہین پونہچا دینا لازم ہے نہ اور نہ مین۔

مادہ (۹۸) ودیعت کے منافع اوسکے مالک کی ہین مثلاً ودیعت کے جانور نے جو بچہ دیا وہ اور اوسکا دودہ مالک ہی کا ہے اور اوسکے اون کا بہی وہی مالک ہے۔

مادہ (۹۹) مالک اگر غایب ہے اور اوسپر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے تو حاکم اوسکے زر ودیعت مین سے اوسکا نفقہ جاری کریگا اور اب مستودع پر ضمان لازم نہین آیگا اوبی حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۰۰) اگر مستودع مجنون ہوگیا کہ اوسکے افاقہ اور ہوشمند ہونے کی امید نہین ہے اور کسیکا مال اپنے جنون سے پہلے ودیعت لیا تہا اور وہ مال بعینہ اوسکے یہان نہین ملتا ہے مودع کو جایز ہے کہ ایک تونگر کو دینا کفیل کہڑا کرکے دیوانہ کے مال مین سے ودیعت کر قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہہ دعوے کیا کہ ودیعت مین پونہچا چکا ہون یا بے تعدی کے ودیعت ہلاک ہوگئے تہے تو قسم کی ساتہہ اسکا قول معتبر ہوگا اور جو اوسکے مال مین سے لیا گیا ہے واپس ولائینگے۔

مادہ (۱۰۱) مستودع اگر مرگیا اور ودیعت بعینہ اوسکے ترکہ مین ہے تو اوسکے وارث امانت دار ہونگے کہ اوسکے مالک کو پونہچا دیوین اور اگر بعینہ موجود نہین ہے اور وارث نے کہا کہ مستودع نے اپنے زندگی مین یہہ کہا تہا کہ مین مال ودیعت پونہچا چکا ہون یا یہہ کہا تہا کہ بے میری تعدی کے مال تلف ہوگیا ہے تو ضمان لازم نہ آیگا اور ایسا ہے وارث نے یہہ کہا کہ مین ودیعت کو پہچانتا ہون اور صورت وغیرہ اوسکے سب بیان کی اور کہا کہ مستودع کے مرنیکے بعد ودیعت بی تعدی تلف ہوگئی تو قسم کے ساتہہ اوسکے تصدیق

کر لینگے اور دوسپر ضمان نہ آیگا اور اگر مستودع بی بیان حال ودیعت مرگیا اور ودیعت
مجہول رہے تو مثل اور قرض خواہون کے اوسکے مال سے مودع بہی اپنا حق ودیعت لیگا ۔
اور اگر وارث نے کہا کہ ہم ودیعت کو پہچانتے ہین مگر کچہہ وصف اور حال نہ بیان کیا تو
اوسکا یہہ قول کہ ودیعت ضایع ہو گئی مقبول نہوگا اور جب ضایع ہونا ثابت نہوا
تو ترکہ مین سے اوسکے ضمان لازم آئیگا ۔

مادہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اوسکے وارث کو ودیعت دی جائے مگر جب
سب ترکہ اوسکا دین مین گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نالش ہوگے اگر مستودع نے بے
حکم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہوگئے مستودع ضمان دیگا ۔

مادہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اوسکا مثل ضمان دیا
جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دینگے جسدن ضمان لازم آتا ہے ۔

باب سوم عاریت کا بیان اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وہ ہے کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطونکے ساتہہ متعلق ہین

مادہ (۸۰۴) عاریت ایجاب وقبول اور تعاطی سے منعقد ہوتی ہے مثلاً ایک
شخص نے کہا کہ مین نے عاریت دی یا عاریت عطا کی اور دوسرے نے کہا کہ مین نے
قبول کیا یا کچہہ نکہا اور قبضہ کر لیا یا اوسنے کہا کہ یہہ مال مجہکو عاریت دے
اوسنے دیدیا عقد عاریت منعقد ہو گئی ۔

مادہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہوجانا قبول نہین ہے ایک شخص نے کسی سے کچہہ مانگا
اور وہ چپ ہورہا اور اس نے لے لیا تو غاصب ہوگا ۔

مادہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لیلیوے ۔

مادہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہو جاتی ہے ۔

مادہ (۸۰۸) شرط یہہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فایدہ حاصل ہوسکے
اسی لئے جو جانور کہ بہاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہو سکتا ہے اور نہ عاریت لینا

مادہ (۸۰۹) معیر و مستعیر دونو عاقل ہون بالغ ہونا شرط نہین ہے اسیلئے
مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جایز نہین ہے جس لڑکے کو معاملہ
کے اجازت ہے عاریت دی بہی سکتا ہے اور لے بہی سکتا ہے ۔

مادہ (۸۱۰) عاریت کیلئے قبضہ شرط ہے بے قبضہ کی عاریت صحیح نہین ہوسکتی ہے

مادہ (۸۱۱) شئے مستعار متعین ہونا شرط ہے اپنی دو گھوڑون مین سے ایک گھوڑا لیجا بے تعین دیا صحیح ہنوگا بلکہ مالک کولازم ہے کہ گھوڑا متعین کری اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جونسا گھوڑا چاہے لیلے تو صحیح ہے

فصل دوم عاریت اور اوسکی ضمانکا بیان

مادہ (۸۱۲) مستعیر مستعار سے فایدہ بلا عوض لے سکیگا اسلئے معیر مستعیر سے کرایہ نہ مانگ سکیگا۔

مادہ (۸۱۳) عاریت مستعیر کے پاس امانت ہے اوسکے بے تعدی اگر ہلاک ہوگئے تو ضمان ندیگا مثلاً آئینہ مستعیر کے ہاتہہ سے بے ارادہ گرگیا یا اوسکا پانون پہسل گیا کہ اوسکے ہاتہہ سے گرگیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان ندیگا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے اور اوس سے بہرگیا اور قیمت ناقص ہوگئے تو بے ضمان نہین ہے۔

مادہ (۸۱۴) مستعیر کے جانب سے تعدی اور قصور واقع ہوا اور عاریت ہلاک ہوجائی یا قیمت کم ہوجاوی تو یہہ ضمان دیگا گو ہلاک اور نقصان قیمت کسی وجہ سے ہو مثلاً دو دنکا سفر ایک دن مین طے کیا گہوڑا مرگیا یا دبلا ہوکر قیمت گہٹ گئے ضمان دیگا یا عاریت لیا کہ فلان جاگی تک جانا ہے اور اوس سے پرے چلا گیا اور جانور اپنی موت مرگیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکر بچہ کو پہنایا اور بچہ کو بے حفاظت چہوڑدیا اور چوری گیا ضمان دیگا اور اگر بچہ ایسا ہے کہ خود اپنے حفاظت کرسکتا ہے ضمان لازم نہین ہوگا اور اگر حفاظت نہین کرسکتا ہے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۱۵) مستعار کی خوراک مستعیر پر ہے اگر جانور کو خوراک ندیگا اور مرگیا تو ضمان دیگا

مادہ (۸۱۶) اگر عقد عاریت مطلق ہے اور کچہہ ذکر نہین آیا کہ کب تک عاریت رہیگی اور کس جگہہ رہیگی اور کیا کیا کام لیگا تو مستعیر حسب عادت اور عرف کے جب تک چاہے رکہے اور جہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے لیوے پر جس جگہہ دوکنہہ مین جانا ہے وہان ایک کنہہ مین نہ جاسکیگا اور ایک حجرہ اگر ایک حویلے مین سے لیا تو خود رہے یا اپنا اسباب رکہے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکرسکیگا

مادہ (۸۱۷) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جاسے سوار ہوکر جائیگا

اوس سے زیادہ نکر سکیگا مثلاً تین گھنٹہ کیلئے یا ایک مقام تک جانیکے لئے گھوڑا لیا تو
چار گھنٹے سوار نہو سکے گا اور اوس مقام سے پرے نہ جا سکیگا ۔

مادہ (۸۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اوس کام کے برابر
یا اوس سے ہلکا کریگا مثلاً ایک جانور لیا کہ گیہون لادکر لیجائیگا تو یہہ نہین ہو سکتا ہے
کہ لوہا یا پتھر لادے پر گیہون کے برابر یا اوس سے ہلکے باربرداری کر سکیگا اور سواری
کے لئے اگر لیا تو کچہہ لاد نسکیگا اور اگر لادنے کیلئے لیا تو سوار ہو سکیگا (مثلاً بعضے
چیز ایسے ہے کہ اوسکا بوجہہ اور رگڑا سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر گیہون کے عوض
دس سیر لوہا نہ لادیگا بلکہ دس سیر روئے یا جوار لاد سکیگا کیونکہ لوہے کا رگڑا سخت ہے
بہ نسبت گیہون وغیرہ کی ۔)

مادہ (۸۱۹) اگر معیر نے مطلق عاریت دی اور کسی بات کے قید نہ لگائے تو مستعیر جسطرح
چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال مین لادے یا دوسرے کے استعمال
مین دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے متغیر ہو سکے یا نہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق
عاریت دیا تو چاہے خود رہے یا کسے اور کو رکہے کہ حجرہ ایسا نہین ہے کہ استعمال سے
متغیر ہوتا ہے اور یا گھوڑا مطلق عاریت دیا تو گو یہہ ایسے چیز ہے کہ استعمال سے متغیر
ہوتا ہے پہر اوسکو جایز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے ۔

مادہ (۸۲۰) جو چیز ہین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہین اون مین یہہ قید لگانا کہ کون فائدہ
لے سکے اور کون نلے سکے جایز ہے اور جو چیز متغیر نہین ہو سکتے ہے اوس مین یہہ قید لگانا
معتبر نہین ہے مگر معیر اگر منع کر دے کہ دوسرے کو ندے تو ندے سکیگا مثلاً کہا کہ آپ
گھوڑے پر تو بیٹھے سوار ہوتا تو اوسکو جایز نہین ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور
حجرہ کہا کہ اپنی گہر مین تو رہنا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو رکہے اور اگر منع
کر دیا تو دوسرے کو نرکہہ سکیگا ۔

مادہ (۸۲۱) گھوڑا عاریت لیا کہ فلان جائے جاتا ہے اور اوسکے کئے راستہ ہین کہ لوگونکی
آمد و رفت سب مین برابر ہے تو جس راستہ سے چاہی جاوے اور اگر ایسا راستہ گیا کہ
عادت نہین تہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور اگر معیر نے راستہ متعین کیا اور یہہ اوس
راستہ سے نگیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگون کی عادت اودہر جانے کے نہتے یا دورا

بہت دراز ہے یا امین نہین ہے اور ہلاک ہوگیا ضمان دیگا ۔

مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سے ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے ملک ہے اور حسب عادت گھر مین عورت کی قبضہ مین ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدے اور ہلاک ہوگئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پر اور اگر یہہ چیز ایسے نہین ہے کہ عورت کے قبضہ مین رہے مثلاً گھوڑا تو مرد چاہے عورت سے ضمان لے یا مستعیر سے ۔

مادہ (۸۲۳) مستعیر کو جایز نہین ہے کہ بی اجازت عاریت کرایہ دیکے یا رہن کرسکے اور اگر یہہ کہکر عاریت لے کہ اس شہر مین جو مجہپر قرض ہے اوسکے لئی گرو کرونگا اب اس نے دوسرے شہر مین گرو کے اور ہلاک ہوگئے تو ضمان دیگا ۔

مادہ (۸۲۴) مستعیر عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دیسکتا ہے مثلاً گھوڑا کہین جانی کیلئے عاریت لیا وہان پہونچ کر گھوڑا تہک گیا کہ چلنی سے رہ گیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مرگیا ضمان نہوگا ۔

مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کری فوراً دیدی اگر بے عذر روک رکہا اور ہلاک ہوی یا قیمت گہٹ گئے ضمان دیگا ۔

مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت مین صراحتاً یا دلالتاً کچہ مدت مقرر تہے وقت انقضا مدت فوراً پہونچانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادۃ ضرور ہے معاف ہے مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لئی زیور لیا پس اوس دن کے عصر کے وقت پہونچانا لازم ہوگا ۔ یا ایک عورت نے کسے کے شادی مین پہننے کیلئے زیور لیا تو بعد ختم شادی زیور پہونچانا لازم ہوگا ۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک لیجانے کیلئے زیادہ ہوگا وہ معاف ہے ۔

مادہ (۸۲۷) اگر ایک شخص نے اسپ مستعار لی کہ فلان کام مین برتے جاویگے اور وہ کام ہوچکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جا دے عاریت مثل ودیعت امانت رہیگے اور اب نہ استعمال کرسکتا ہے اور نہ عادت سے زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا یا روک لیگا اور ہلاک ہوجاینگی تو ضمان دیگا ۔

مادہ (۸۲۸) مستعیر خود پہونچا دے یا اپنے امین کی ہاتھ پہونچا دے اور اگر کسے

اوسکا ہاتھہ بیچدے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۹) عاریت نفیس و قیمتی مثل جواہر خود مالک کی ہاتھہ مین پونہچانا چاہئے اور اسکے سوا اور سب چیزونکا پونہچادینا اوس جاے کہ عادت کے موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہچا دینا ہے مثلاً گہوڑا اصطبل مین پونہچا دیا یا سائیس کو سونپدیا۔

مادہ (۸۳۰) عاریت پونہچانی مین جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے۔

مادہ (۸۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانے کے لئے زمین عاریت لی سکتی ہے اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت اوکہاڑیگا یا مکان توڑیگا اور وہ عاریت کرلئے اگر مدت مقرر ہوئی تہی اور مالک نے مدت سے پہلے تقاضا کیا اور مستعیر کو لاچار درخت اوکہاڑنا اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اسطرح ضمان دلائینگے کہ آج اس بناء اور درخت کی کیا قیمت ہے اور مدت پر اگر اوکہاڑا جاتا تو کیا قیمت ہوتی تو ان مین جو فرق ہوگا تو وہ دلائینگے مثلاً آج اوکہڑا ہوا درخت بارہ روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی بیس روپیہ کا ہوتا تو اٹہہ روپیہ زمین والا مستعیر کو دیگا۔

مادہ (۸۳۲) اگر کہیتی کیواسطے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا نہو جب تک کہ کہیتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین نلے سکیگا۔

کتاب ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایکمقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین

مادہ (۸۳۳) کسیکو بے عوض مال دیڈالنا اور اوسکا مالک کردینا ہبہ ہے ہبہ کرنے والیکو واہب کہتے ہین اور جسکو دیا ہے موہوب لہ ہے اور جو مال دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرتا ہے۔

مادہ (۸۳۴) کسیکو اکراماً یعنی بلحاظ اوسکے بزرگی کے دینا ہبہ ہے۔

مادہ (۸۳۵) ثواب کے لئے دینا صدقہ ہے۔

مادہ (۸۳۶) کسے چیز کا اجازت دیدینا اباحت ہے مثلاً یہہ کہدینا کہ یہہ کہانا کہا ڈالئے لو تو یہہ مباح کردینا ہے۔

باب اول عقد ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین ۔

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھہ پورا ہوتا ہے ۔

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنے عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور لے لے یا پہن لے ۔

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے ۔

مادہ (۸۴۰) بہیجدینا اور قبضہ کر لینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب وقبول ہے ۔

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہبہ مین قبضہ ہے مثلاً مجلس ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب پر قبضہ کر لیا ہبہ صحیح ہوا گو یہہ نکہا کہ مین نے قبول کیا ۔

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے ۔

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالتہً قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن صراحتہً یہہ ہے کہ واہب کہے کہ یہہ مال لے لے کہ یہہ مال تجکو مین ہبہ کر چکا ہون جب کہ مجلس ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہہ کہدینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے لے حکم صریح ہے (یہہ امر صحیح نہین ہے یعنی مال مجلس ہبہ مین موجود نہو اور جہان ہو وہان جاکر قبضہ کرلے تو یہہ صحیح نہوگا ۔

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہوے تو مجلس مین اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے صرف مجلس ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالتہً قبضہ کے لئے مجلس ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے ۔ اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جای موجود ہے تجکو ہبہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ وہان جاکر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہوگا ۔

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے مبیع ہبہ کر سکتا ہے ۔

مادہ (۸۴۶) مالک مال اوس شخص کو مال ہبہ کری کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہوجاتا ہے کچہ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے -

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کردینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجائیگا یہہ ابرا ہے -

مادہ (۸۴۸) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے وہ گیا اور لے لیا ہبہ صحیح اور پورا ہوگیا -

مادہ (۸۴۹) قبضہ سے پہلے واہب یا موہوب لہ مرگیا تو ہبہ باطل ہے

مادہ (۸۵۰) اپنی بڑے بیٹے کو جو عاقل اور بالغ ہے ہبہ کردیا تو قبضہ دینا ضرور ہے -

مادہ (۸۵۱) جس شخص کے پاس چہوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا وصی یا مربی ہے کہ اوسکو اپنے گود مین لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس بچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمی بچہ کیلیے ہبہ کرے تو صرف ایجاب سے ہبہ ہوجائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہین ہے اس فقرہ کے اداالذی کان ودیعۃ عندغیرہ معنی درست نہین ہوسکتے ہین اور ترجمہ جو مین نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہین ہوسکتا ہے گو درست معلوم نہین ہوتا ہے -

مادہ (۸۵۲) اگر کوئی اور شخص بچہ کیلئے ہبہ کرے تو ولی وصی یا مربی کا قبول وقبضہ ضرور ہے -

مادہ (۸۵۳) اگر وہ بچہ صاحب تمیز ہے تو اوسیکا قبضہ کافی ہے گو اوسکا کوئی ولی بہی موجود ہو -

مادہ (۸۵۴) ہبہ مضافہ یعنے یہہ کہنا کہ ماہ آیندہ کے شروع پر مین نے ہبہ کیا صحیح نہین ہے -

مادہ (۸۵۵) ہبہ بشرط عوض یعنے یہہ کہنا کہ مین نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ فلان مال بعوض مجکو دینا یا دین جو مجپر آتا ہے ادا کرادینا اگر موہوب لہ یہہ شرط ادا کرے تو ہبہ صحیح ہے ورنہ ہبہ سے واہب رجوع کریگا یا اس شرط پر زمین ہبہ کے کہ میرے موت تک میرے پرورشس کرتا رہے تو

جب تک کہ موہوب لہ ہبہ شرط بجا لاتا ہے ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہین ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے ندامت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچہ فایدہ نہوگا۔

فصل ثانے ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسیلئے وہ پہل جو اب لگیگا یا وہ بچہ کہ اب پیدا ہوگا ہبہ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۵۷) اپنا مال ہبہ کرسکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہین ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہین۔

مادہ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہ کہا کہ اپنے مال مین سے کچہ ہبہ کیا یا ان دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا ہبہ کیا صحیح ہوگا اور اگر یہ کہا کہ ان دو گہوڑون مین سے جو تو چاہے لے اوسنی مجلس ہبہ مین ایک کو پسند کرکے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا۔

مادہ (۸۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب العقل کا ہبہ صحیح نہین ہے پر ان کے لئے کوئی ہبہ کرے تو صحیح ہے۔

مادہ (۸۶۰) ہبہ مین واہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً یا اکراہا ہبہ کیا تو صحیح نہوگا۔

باب دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندی موہوب لہ کے ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب کو قبضہ سے اگر منع کرے تو ہبہ رجوع ہے۔

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہووے تو حاکم کے یہان نالش کرے

جب تک کہ موہوب لہ یہ شرط بجا لاتا ہے تب تک ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہین ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے ندامت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچھ فایدہ نہوگا۔

فصل ثانی ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسیلئے وہ پہل جو اب لگیگا یا وہ بچہ کہ اب پیدا ہوگا ہبہ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۵۷) اپنا مال ہبہ کرسکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہین ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہین۔

مادہ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہہ کہا کہ اپنے مال مین سے کچہ ہبہ کیا یا ان دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا ہبہ کیا صحیح ہوگا اور اگر یہہ کہا کہ ان دو گہوڑون مین سے جو تو چاہے سے لے اوسنی مجلس ہبہ مین ایک کو پسند کر کے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا۔

مادہ (۸۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب العواس کا ہبہ صحیح نہین ہے پر ان کے لئے کوئی ہبہ کرے تو صحیح ہے۔

مادہ (۸۶۰) ہبہ مین واہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً یا اکراہاً ہبہ کیا تو صحیح نہوگا۔

باب دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندے موہوب لہکے ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب کو قبضہ سے اگر منع کرے تو یہہ رجوع ہے۔

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہووے تو حاکم کے یہان نالش کرے

مادہ (۸۷۵) اگر کہانے کے چیزین مباح کردین تو فقط کہانا جایز ہے نہ تصرف مالکانہ کہ کسے اور کو ہبہ کرے یا بیچ ڈالے اور مالک اوسکی قیمت نہین لے سکتا ہے خلاف باغ مین سے کہ انگور مباح کردے اور کہا لے گئے تو مالک قیمت نلیگا۔

مادہ (۸۷۶) ختنہ کے یا نکاح کے تقریب سے جو ہدیہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسکا ہے جسکی نام پر بہیجا گیا ہے مثلاً ختنہ والے کے نام پر جو بہیجا گیا ہے وہ اوسکا ہے اور دولہا اور دلہن کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اور ماباپ کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اگر کسے کا نام معلوم نہووے اور دریافت بہے نہین کر سکتی ہین تو اوس مین عرف اور رواج بلدہ کا معتبر ہے۔

فصل دوم مریض کی ہبہ کا بیان

مادہ (۸۷۷) اگر کسے کا کوئی وارث نہو اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کردے تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اوسپر تعرض اور مداخلت نہین ہے۔

مادہ (۸۷۸) زوجہ نے زوج کو یا زوج نے زوجہ کو اپنا سب مال ہبہ کردیا اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچہہ حق مداخلت نہین ہے۔

مادہ (۸۷۹) اگر اپنے مرض موت مین ایک وارث کو ہبہ کیا اور اوسکے موت کے بعد اور وارثون نے جایز نرکہا تو صحیح نہوگا اور اگر اجنبے کو ہبہ کردیا اور قبضہ بہے دیدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زاید ہے تو مقدار زاید وارث واپس لےگا۔

مادہ (۸۸۰) جس شخص کا ترکہ دین مین گہرا ہوا ہے اوس نے اپنے وارث کو یا غیر کو ہبہ کیا اور قبضہ کردیا اور مر گیا قرضخواہ کو اختیار ہے کہ اوسکا سب مال اپنے قرض مین تقسیم کرلین۔

کتاب ہشتم غصب اور تلف کرنے کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور اتلاف سے متعلق ہین

مادہ (۸۸۱) کسی کا مال بے اجازت لینا غصب ہے لینے والا غاصب ہے اور مال

مغصوب ہے اور مالک مغصوب منہ ہے۔

مادہ (۸۸۲) ایکبار مع بناء اور درختون کے زمین کی قیمت کیجاوی اور ایک بار فقط زمین کی قیمت کیجاوے تو جو آسمین فرق ہے وہ قیمت درختون کی اور بناء کی حالت قیام مین تصور ہوکے۔

مادہ (۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہے جو قیمت اوسکی حالت قیام مین ہے۔

مادہ (۸۸۴) اور جب اوسکو اوکہاڑلین تو جو قیمت کہ اب ہوگی وہ قیمت اوسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء ہو۔

مادہ (۸۸۵) ایک چیز کی قیمت اگر اوس وقت آنکین کہ وہ قابل اوکہاڑنے کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکھین کہ اگر اوکہڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی اور پہر اوسمین سے اجرت اوسکے اوکہاڑنے کی مجرا دیکر جو باقی رہے وہ قیمت متصور ہوگی۔

مادہ (۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکہی جاوے اور بعد زراعت بہی آنکی جاوے جو اون مین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے۔

مادہ (۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہے کہ کسی چیز کو خود تلف کردی اور کرنے والا فاعل مباشر ہے دمتلف ہے۔

مادہ (۸۸۸) اتلاف تسبب وہ ہے کہ تلف کا سبب ہو یعنے ایک ایسا کام کیا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا متصور ہے تو وہ شخص متسبب ہوگا مثلاً قندیل کی رسی کاٹ دی وہ گرگئی اور توٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر ہے اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب ہے اور ایسے ہی اگر گہی کا برتن پہوڑ دیا اور گہی تلف ہوا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہے اور گہی کا متلف فاعل متسبب ہے۔

مادہ (۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین پیش قدمی کرنا آگاہ دلی ہے

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

مادہ (۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تہا بعینہ وہین واپس پہونچا دینا لازم ہے اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور شے مغصوب پاس ہے اوسکو پاس سے چاہے اوسی جگہہ نے لیوی یا چاہے یہہ کہے کہ جہان غصب ہوا تہا وہان

پوہنچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے ۔

مادہ (۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہے مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی سے یا بے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکھین گے کہ جبدن غصب کیا اور جہان غصب کیا اوسکے کیا قیمت تہی وہ دلا دین گے اگر مثلی ہے تو مثل دلا دین گے ۔

مادہ (۸۹۲) غاصب نے شی مغصوب وہین پوہنچا دی کہ جہان لی تہی تو بری ہو گیا ۔

مادہ (۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکہدے کہ وہ اوسکے قبضہ کرنے پر قادر ہے تو گویا مغصوب پوہنچا چکا گو قبضہ حقیقت مین نہو اور اگر شے مغصوب تلف ہوی اور اوسنے ایسے طرح قیمت مالک کے سامنے رکہدی تا تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری نہو گا ۔

مادہ (۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہہ پوہنچا دیا کہ وہان خوف تلف ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ قبول نکرے اور غاصب اس صورت مین ضمان سے بری نہو گا ۔

مادہ (۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوا دیگا ۔

مادہ (۸۹۶) اگر مالک لڑکا با تمیز ہے کہ حفاظت کرسکتا ہے غاصب نے اوسکا مال حاضر کر دیا تو صحیح ہے اور جو بے تمیز ہے کہ حفاظت نہین کرسکتا ہے تو اداء غصب صحیح نہو گا ۔

مادہ (۸۹۷) اگر پہل غصب کیا کہ وہ متغیر ہو گیا مثلاً خشک ہو گیا تو مالک چاہے وہ یہی لیوے چاہے ضمان لیوے ۔

مادہ (۸۹۸) اگر غاصب نے شے مغصوب مین کچہہ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو اختیار ہے کہ قیمت زیادتی کی دیکیا اپنا مال لیوے یا اچہا مال کا ضمان لیوے مثلاً غاصب نے کپڑا رنگوایا تو مالک چاہے قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا کپڑا رنگا ہوا لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے ۔

مادہ (۸۹۹) اگر مغصوب کو ایسا متغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا پسوا لیا تو فقط گیہون لیگا اور آٹا غاصب کا ہے ایسے ہی کسی کے گیہون بوے تو گیہون کا ضمان مالک لیگا اور کہیتی غاصب کی ہے ۔

مادہ (۹۰۰) اگر بوقت غصب مین شی مغصوب کے نرخ اور قیمت مین فرق تہا تو مالک کو یہہ اختیار نہین ہے کہ نرخ قبول نکرے اور خواہ مخواہ وہی قیمت لیوے جو یوم غصب تہی مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے وہ بے شک لیوے گا۔ مثلاً گھوڑا اوسکی سواری ہونے سے ضعیف اور دُبلا ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو اوسکی قیمت مین جو غصب کے وقت تہی نقصان آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہے اگر کپڑا پہٹ گیا اور ربع سے کم قیمت اسمین کم ہو گی تو کپڑا دیگا اور یہہ نقصان بہی دیگا اور اگر ربع یا ربع سے زیادہ ہے مالک چاہے تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوی یا مال غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلوے۔

مادہ (۹۰۱) جو کام ایسا ہے کہ مثل غصب مالک کے تصرف کو زایل کرتا ہے۔ تو وہ بہی غصب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگے اور مستودع نے ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہوگا اگر بعد انکار بے تعدے ودیعت تلف ہوگی ضمان دیگا۔

مادہ (۹۰۲) ایک شخص کی زمین ہے اور اوسپر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور اوسکی قیمت ایکہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہے اوسکی قیمت پانچ سو درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے بہتر ہے چمن کے ٹوٹ کر نیچے کے چمن پر گرنے اور نیچے کا چمن اوسمین دب گیا اور مالک کا اوسپر سے بے قصد قبضہ جاتا رہا سو بڑی قیمت والا یعنے نیچے چمن کا مالک چہوٹی قیمت والے کو یعنے اونچے چمن والیکو قیمت دیکر آپ اوسکا بہی مالک ہو جائیگا اسیطرح پچاس روپیہ کا قیمتی موتی پانچ آنہ والی مرغی نگل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی لے لیگا۔ دیکہو مادہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ -

مادہ (۹۰۳) مال مغصوب مین سے جو چیزین حالت غصب مین پیدا اور زیادہ ہوتے رہین وہ مالک کے ہین اگر غاصب نے خرچ لیا تو ضمان دیگا مثلاً جانور نے غاصب کے پاس بچہ دیا تو بچہ اور اوسکا دودہ مالک کا ہے یا باغ کے پہل غاصب کے قبضہ مین لگے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا اور ایسے ہی شہد کا مال جو کسی نے مکہی سے غصب کر لیا تو مالک مال مع شہد کے جو اوسکے پاس پیدا ہوا تھا واپس لے گا۔

مادہ (۹۰۴) کسی کے باغ میں جو شہد کی مکھی نے محال باندھا تو شہد باغ والے ہی کا ہے اگر کوئی مکھی پکڑ لے اور محال توڑ ڈالے ضمان دیگا۔

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

مادہ (۹۰۵) اگر حویلی غصب کی ہے تو لازم ہے کہ بجنسہ واپس کر دی اور اسمین کچھ نقصان اور تغیر نکرے اور اوسکی استعمال سے اگر اسمین کچھ نقصان آگیا ہے تو نقصان بھی دیگا مثلاً اس نے حویلی مین سے ایک کوٹھری ڈہا دی یا اسکے رہنے سے گر گئی تو جو نقصان قیمت مین حویلی کے آیا وہ دیگا ایسی ہی اپنے آگ جلائے کہ گھر جلگیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو ثابت حویلی کی قیمت آنکی جاویگی۔

مادہ (۹۰۶) زمین غصب کر کے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو حکم ہوگا کہ اپنا مکان یا اپنے درخت اوکھاڑ لے اور زمین دیدے اور اگر درخت یا مکان کے اوکھاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر ہوتا ہے تو مالک اوکھڑے ہوئے درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنے زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہے اور درخت اور مکان کی قیمت زیادہ ہے اور بخیال کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگائے یا مکان بنایا تو اوسکو اختیار ہے کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہوجاوے مثلاً اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ مین تہا بخیال وراثت درخت لگائی اور پہر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین لے سکتا ہے۔

مادہ (۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین مین اگر زراعت کی تو زراعت سے جو نقصان قیمت ہوا وہ بھی دیگا اور زمین بھی دیگا اگر زمین مشترک مین زراعت کی تو جسقدر کہ شریک کا حصہ ہے اوسقدر کا نقصان قیمت دیگا جو زراعت سے نقصان ہوا ہے۔

مادہ (۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائے تو زمین کے سوا بعوض کار طبابت اوسکے کچھ نہین دلائینگے یہہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہے کیونکہ اوسمین نطس کا لفظ ہے اور نطس عالم اور طبیب کو کہتے ہین — مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہہ ہے کہ زمین غصب مین ہل چلایا کہ در زمین مالک نے لیلے تو غاصب ہل چلانے کے اجرت مالک سے نہ لے سکیگا۔

مادہ (٩٠٩) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھدیا تو اپنا اسباب اوٹھا لے اور زمین خالی مالک کو دیدے۔

فصل سوم غاصب سے جو کوئی غصب کر لے اوسکا حکم

مادہ (٩١٠) جب غاصب سے کسی نے مال مغصوب غصب کر لیا تو وہ بھی غاصب ہے اسی لئے جب مال مغصوب تلف ہو گیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے غاصب اول سے ضمان لیلیوے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے لیوے اور کچھ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا گیا تو وہ ثانی سے لے سکیگا اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اول سے نہ لے سکے گا۔

مادہ (٩١١) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف وہی بری ہوا اور اگر اصل مالک کو دیا تو دونو بری ہوگئے اول بھی اور ثانی بھی۔

باب دوم اتلاف کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول مباشرۃً اتلاف کا بیان

مادہ (٩١٢) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے امین کے ہاتھہ مین قصداً یلا قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتھہ مین تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہے چاہے غاصب سے ضمان لیوے یا متلف سے مگر غاصب متلف سے زر ضمان واپس لے گا نہ متلف غاصب سے۔

مادہ (٩١٣) ایک شخص پھیل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف کر دی ضمان دیگا۔

مادہ (٩١٤) اگر اپنا مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا۔

مادہ (٩١٥) اگر کسی کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اور پھاڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا پکڑا اور مالک نے کھینچا اور پھٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے دامن پر بیٹھہ گیا اور وہ بے خبر کھڑا ہوا کہ کپڑا پھٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا۔

مادہ (٩١٦) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اوسکی مال مین سے ضمان دلائینگے اگر اوسکے پاس کچھہ مال نہین ہے تو اوسکا ولی ضمان نہ دیگا اور جب وہ لڑکا تونگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا۔

مادہ (٩١٧) اگر کسی کے مال مین ایسا کام کیا کہ اوسکی قیمت ۱/۴ کی تو نقصان قیمت دیگا ۔

مادہ (٩١٨) ایک شخص نے کسی کا مکان ڈہا دیا یا کسی کے دوکان گرا دے تو وسکو اختیار ہے کہ عملہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدی اور بنے ہوی مکان کی قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھین کہ اوسکی قیمت قیام کی حالت مین کیا تہی اور اب ٹوٹنے مین کیا ہے سو جو فرق ان دونو مین ہے وہ بہی لیگا اور اگر غاصب نے ولیسا مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تہا تو بری ہو گیا ۔

مادہ (٩١٩) محلہ مین جو آگ لگی اسلیئے اسی نے کسی کا گہر بے اوسکی اجازت کے گرا دیا کہ جل نہ جاوے اور آگ وہین بجہ گئی اگر حکومت والون کی حکم سے ڈہایا تہا تو ضمان نہ دیگا ورنہ ضمان دیگا ۔

مادہ (٩٢٠) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہے تو درخت اوسکو دیکر اوس سے قیمت سر سبز درخت کی لیلیے یا درخت بہی لے اور دیکہے کہ سر سبز درخت کی قیمت کیا تہی اور اب کیا قیمت ہے جو فرق ان دونو مین ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختون کے دس ہزار روپیہ تہی اور بے درختون کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تہی اور کٹے ہوے درختونکی دو ہزار روپیہ قیمت تہی مالک چاہے تو درخت چہوڑ دے اور پانچ ہزار روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے ۔

مادہ (٩٢١) مظلوم کو یہ حق نہین ہے کہ ظالم پر اپنا بے ظلم کرے مثلاً زید نے عمر کے برتن اسلیئے توڑ دی کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تہے تو دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلیئے توڑ دی کہ وہ بہی ٹلے مین سے ہی اور بنی سطے مین سے کیر نے اسکے برتن توڑے ہتے تو دونو ضمان دین گے اور ایسے ہے اگر ایک شخص نے دہوکہ مین آکر کہوٹے درہم لئے تو جایز نہین ہے کہ دوسریکو بہے وہ بہی دیدے ۔

فصل ثانی اتلاف کی تسبب کے بیان مین

مادہ (٩٢٢) اگر کسی نے کسی کا مال تسبباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کر دے یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا مثلاً

... پکڑا ایکر کر کنیی اس کنا کشی مین اوسپر جو چیز بہے کر کے اور تلف ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو پکڑا ایکر نیوالا ضمان دیگا یا پانی روک دیا تو کہیت یا باغچہ سوکہ گیا یا کم قیمت ہو گیا یا اتنا پانی چہوڑا کہ کہیت یا باغچہ ڈوب گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا یا اصطبل کا دروازہ کہولدیا گہوڑے بہاگ گئے اور ضائع ہو گئے یا پنجرہ کی کہڑکی کہولدی اور جانور اوڑ گیا ضمان دیگا۔

مادہ (۹۲۳) اگر کسی کا گہوڑا کسی سے ڈر کے بہاگ گیا اور ضایع ہو گیا ضمان نہ دیگا پر جب اپنے خود اوسے کوڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی بندوق کی آواز سے گہوڑا ڈرا اور کہل گیا اور بہاگا اور اس بہاگنے سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہو گیا ضمان نہین آتا ہے اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چہوڑے تو ضمان دیگا دیکہو۔

مادہ (۹۲۴) فعل تسبب مین تعدی شرط ہے جو ابہی ذکر ہوا یعنے تسبب ضرر مین جب ضمان آتا ہے کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے تسبب ہو مثلاً راہ عام مین بے حکم حاکم کنوا کہودا اور اوسمین کسی کا گہوڑا گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک مین کنوا کہودا اور اوسمین گہوڑا گرا اور مرا تو ضمان نہین آئیگا۔

مادہ (۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو تسبب تلف ہو سکتا ہے پر اتنی مین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آئیگا دیکہو۔ (۹۰۵)

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہو وین

مادہ (۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہی مگر اس شرط پر کہ کسیکو اوس سے ضرر نہ پونہچے اور سب محفوظ اور سلامت رہین اسی لئے اگر ہمال ... پر سے کچہہ چیز گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو حمال ضمان دیگا اور ایسی ہی لوہار کی دوکان مین سے لوہا کوٹتے ہوے چنگاری کسی راہ رو پر جا پڑے اور اوسکے کپڑے جل گئے تو لوہار کپڑون کا ضمان دیگا۔

مادہ (۹۲۷) راہ عام مین کسی کو بیٹہنے کا یا کچہہ رکہنے کا یا کوئی چیز بنانیکا بے حکم حاکم حق نہین ہے اور بے حکم جو یہہ کام کریگا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہوگا اوسکا ضمان دیگا ایسے ہی اگر راہ عام مین کسی نے پتہر ڈالے اور یا اسباب عمارت لاکر ڈالا اور

کسی کا گھوڑا اوس سے ٹھوکر کہا کر گرا اور مرا ضمان دیگا یا راہ عام مین مثلاً تیل ڈالدیا
کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پہسل کر گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا ۔
مادہ (۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پونہچا ضمان ہنوگا پر
جب دیوار گرنے کے لئے جہک گئی تہی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا کہ
اونکو تقدم کا حق حاصل ہے کہ اپنی دیوار اوتارے کیونکہ وہ کرنے کو ہے اور اوس پر
اتنا وقت گزر گیا کہ اس مین اگر وہ اوتارنا تو اوتار سکتا تہا اس صورت مین ضمان
دیگا اور تقدیم اور تنبیہ کا حق اسیکو ہے کہ جسکے گہر پر دیوار جہوکے ہوی ہے نہ کسی
اور کو اور راہ خاص مین حق تقدیم اور تنبیہ اوسکو ہے کہ جو اس راہ مین گزرتے
ہین (اطلاع کے لئے پیش قدمی کرنا مقدم ہے) اور راہ عام مین ہر شخص کو
حق تنبیہ حاصل ہے ۔

فصل چہارم حیوان کے جنایت یعنے ضرر پونہچانیکے بیان مین

مادہ (۹۲۹) کسی کے گہوڑے سے جو کسی کو ضرر پونہچا تو گہوڑے والا ضمان
ندیگا دیکہو مادہ ۹۴ پر جب کہ گہوڑے والا دیکہہ رہا ہے کہ گہوڑا کسی کا ضرر کر رہا ہے
اور اوسکو نہین روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل والے اور کتے والے کو اہل تقدم
یعنے محلہ اور کانون والون نے کہا کہ اپنے بیل اور کتے کی حفاظت کر اوسنے نکی اور
کسے کو بیل نے سینگ مارا یا کتے نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا ۔
مادہ (۹۳۰) گہوڑے والے کی ملک مین گہوڑا اپنے اگلے پاتون سے یا دم سے
یا لات سے کسیکا ضرر کرے تو ضمان نہوگا وہ اوسپر سوار ہو یا ہو ۔
مادہ (۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اوسکے ملک مین گہوڑا چہوڑ دیا تو ۔
جو کچہہ ضرر کہ گہوڑے نے کیا اوسکا ضمان نہوگا کہ گو یا یہہ اوسے کی گہوڑی سے
اوسیکے ملک مین ہوا ہے اور اگر بے اجازت چہوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا ضمان
دیگا خواہ اوسپر سوار ہو یا پیچہے سے ہانکتا ہو یا آگے سے کہنچتا ہو یا اسوقت موجود
ہو یا نہو اور جو گہوڑا خود ہی چہوٹ گیا اور کسے کی ملک مین گہس گیا اور ضرر پونہچایا
تو کسے پر ضمان نہین ہے ۔
مادہ (۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گہوڑے پر سوار ہوکے راہ عام مین جانیکا

حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گھوڑے سے کسی کو پونہچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہتہا ضمان نہین ہے مثلاً گہوڑے کے چلنے سے غبار اوٹہا یا مٹی اوڑی کہ کسی کے کپڑون پر پڑی یا لات کسی کو مارے یا اگلا پا نو مارا اور ضرر پونہچا ضمان نہوگا مگر جب سوار ہو تو ان سب باتون سے سوار پر ضمان ہوگا۔

مادہ (۹۳۳) کہینچنے والا اور ہانکنے والا سوار کا حکم رکہتا ہے جس سے سوار پر ضمان ہوگا اوس سے ان پر بہی ہوگا۔

مادہ (۹۳۴) کسی کو حق نہین ہے کہ راہ عام مین اپنا گہوڑا کہڑا کرے یا باندہ دے اسلیئے اگر راہ عام مین باندہا یا کہڑا کیا اور کسی کو اوسکی لات سے یا اور طرح پر ضرر پونہچا تو گہوڑے والا ضمان دیگا اور جو جگہہ گہوڑے کے باندہنے یا کہڑا رکہنے کی مقرر ہے اوس مین یہہ حکم نہین ہے۔

مادہ (۹۳۵) جس نے اپنا گہوڑا باگ ڈور کہول کر راہ عام مین چہوڑ دیا تو وہ اوسکے ضرر کا ہر طرح ضمان دیگا۔

مادہ (۹۳۶) ایک شخص گہوڑی پر سوار تہا گہوڑے نے اپنی لات سے یا اگلے پانون سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو مباشر کہین گے بہر حال ضمان دیگا خواہ وہ گہوڑے کا مالک ہو یا نہو۔

مادہ (۹۳۷) اگر گہوڑا ایسا سرکش ہے کہ سوار اوسکو روک نہین سکتا ہے تو اوسکے ضرر سے کچہہ ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ مین اپنا گہوڑا باندہا اور وہین دوسرے نے بہی بے اجازت مالک کے اپنا گہوڑا باندہ دیا اب اس طویلہ والے گہوڑے نے اوس گہوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے اور اگر اوس گہوڑی نے اس طویلہ والے گہوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا۔

مادہ (۹۳۹) ایسے جائے مین اپنے اپنے گہوڑے باندہے کہ انکو اوس جگہ مین باندہنے کا حق ہے پہر وہ چہوٹ گئے اور ایکنے ایک کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے مثلاً ایک گہر مین دو شریک مین اونہون نے اپنے اپنے گہوڑے باندہ دیئے۔

مادہ (۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گہوڑا ایسی جگہہ باندہا کہ اوسکو وہان حق نہ تہا اور پہر کسی اور نے بہی اوسکی جگہہ باندہا اور اوسکو بہی حق باندہنے کا نہتہا اور اب پہلے گہوڑے نے دوسرے کو ہلاک کردیا تو کچہہ ضمان نہین ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کردیا تو ضمان آویگا ۔

کتاب نہم حجر اور اکراہ اور شفعہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات فقہہ ہین کہ حجر اور اکراہ اور شفعہ سے متعلق ہین ٭

مادہ (۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف قولی سے روکنا حجر ہے اور جسکو روکا گیا ہے محجور کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۲) اور جب حجر اوٹہا لیا گیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی گئی اوسکو ماذون کہتے ہین اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۳) جو لڑکا ایسا ممیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنے یہہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنے خریدنے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش مین مثلا بجاے دنل روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہوکا کہاے اور غبن یسیر مین تمیز نہو اوسکو غیر ممیز کہتے ہین اور جو یہہ جانتا ہو اوسکو صبی ممیز کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۴) مجنون دو قسم ہے ایک مطبق کہ اوسکو ہر وقت جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ ہے کہ کبہی مجنون ہو اور کبہی افاقہ ہو ۔

مادہ (۹۴۵) معتوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور مین خلل ہو کہ سمجہہ کم ہو اور کلام اوسکا الجہا ہو اور تدبیر اوسکے فاسد ہو ۔

مادہ (۹۴۶) سفیہہ وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کرے اور اپنے مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین اپنے بے وقوفی سے غافل ہین اونکو بہی سفیہہ کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو اور

تبذیر سے محفوظ رہے ۔

مادہ (۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ولیا کام بے رضامندی کے ڈرانے سے کرسے جو حق اور قابل کرنیکے ہوا اکراہ کہتے ہیں جس پر جبر ہوا ہے اوسکو مکرہ کہتے ہین بالفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھ ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی ہے کہ اوسمین ضرب اور قید سے صرف دکھ اور رنج پیدا ہوتا ہے ۔

مادہ (۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خرید اہے اوسکو اوسی قیمت پر لینا شفعہ ہے

مادہ (۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے ۔

مادہ (۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھ حق شفعہ متعلق ہو اوسکو مشفوع کہتے ہین ۔

مادہ (۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہے کہ اوسکے مالک ہونے کے سبب سے مشفوع پر شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہے ۔

مادہ (۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گھر مین پانی آتا ہے دوسرا بھی اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمدورفت ہے اوسی راہ سے دوسری کی بھی آمدورفت ہے

مادہ (۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے ۔

مادہ (۹۵۶) طریق خاص وہ ہے کہ ایک کوچہ سربستہ کے لئے ہو ۔

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل ہین فصل اول محجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ (۹۵۷) اصل یہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ محجور ہین ۔

مادہ (۹۵۸) حاکم کو اختیار ہے کہ سفیہہ کو بھی حجر کرسے ۔

مادہ (۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست سے قرضدار کو بھی حجر کرسے ۔

مادہ ۹۶۰ - مجبور وہ ہے لوگ ہین کہ ان مواد سابقہ مین ذکر ہوا کہ اونکا تصرف قولی جاری ہوگا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے کہ کسی کا لڑکا بے تمیز نے جو کسی کا نقصان کردیا ضمان دیگا

مادہ ۹۶۱ - سفیہہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اوسکا سبب بیان ہونا چاہیے اور اونکا اعلان ہونا چاہیئے۔

مادہ ۹۶۲ - حاکم جب حجر کرنا چاہے تو ضرور نہین ہے کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اوسکی غیبت مین بھی حجر ہوسکتا ہے پر اوسکو خبر ہونا ضرور ہے جبتک کہ اوسکو خبر نہو حجر ہونا صحیح نہیں ہے اور اوسکے سب معاملہ اور اقرارات خبر ہونے تلک مقبول ہونگے۔

مادہ ۹۶۳ - فاسق پر بسبب فسق کے حجر نہیں ہوسکتا ہے جبتک اوسکا اسراف مال ثابت ہوئے

مادہ ۹۶۴ - بعضے آدمیون پر بسبب اوسکے عام ضرر رسانی کے حجر ہوسکتا ہے مثلاً طبیب جاہل کو اوسکے کام سے روکا جاتا ہے اور حجر تصرفات قولی سے روکنے کو کہتے ہیں۔

مادہ ۹۶۵ - سوداگرون اور حرفہ والون کو یہ اختیار نہین کہ کسی یہ کہین کہ اسکے سبب سے ہماری تجارت اور حرفہ مین خلل اور نقصان آتا ہے سوداگری اور حرفہ سے منع کروا دین۔

فصل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

مادہ ۹۶۶ - اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دیدے تو بھی تصرفات قولی جائز نہین ہین۔

مادہ ۹۶۷ - جسمین صغیر ممیز کا نفع ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جائز ہے اگرچہ ولی نے اذن نہ دیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کرلینا اور جسمین اوسکا ضرر ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جائز نہین ہے اگرچہ ولی اجازت بھی دے اور اذن بھی دے مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف مین کہ نفع بھی ہے اور ضرر بھی ہے وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے یعنے ولی کو اختیار ہے کہ اوسمین فائدہ دیکھے تو جائز کرے ورنہ نہین مثلاً ایک لڑکی ممیز نے کچھہ مال بیچا تو یہہ بیع عقود مترددہ مین ہے اور ولی کی اجازت پہ موقوف رہے گی اگرچہ ثمن سے زیادہ پر بیچا ہو (عقد متردد وہ جسمین نفع اور نقصان دونون متصور ہون)

مادہ ۹۶۸ - ولی کو یہہ مناسب ہے کہ صبی مال مین سے تھوڑا اوسکو تجارت

کے لئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا ہے جب اوسکا رشد متحقق ہووے تو باقی مال اوسکو حوالہ کردے۔

مادہ ۹۶۹۔ اگر ولی اپنے قول مین اسطرح تکرار کرے کہ بیچو اور خرید و اور عقود مکررہ کہتے ہین یا کہا کہ فلان مال بیچو اور فلان مال خرید و تو یہہ خرید و فروخت کی اجازت ہے کیونکہ اس سے مقصود فائدہ لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک کام کے لئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار مین جاکر فلان چیز خرید لاو فلان چیز بیچ لاؤ یا فلان چیز بیچ آؤ تو یہہ اجازت نہین ہے بلکہ اوسکو وکیل کرکے اپنے کام کے بھیجا ہے کہ یہہ عادت جاری ہے۔

مادہ ۹۷۰۔ اذن کسی زمانہ اور کسی مکان اور خاص بیع و شراء کے ساتھ مقیدا ور مخصوص نہین ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا کہ ایک دن یا ایک مہینا تجارت کرو تو یہہ حکم علی الاطلاق اور بالاستمرار ہوگا جب تک کہ ولی اوسکو مجور نکرے اور ایسے ہی اگر کہا کہ فلان بازار مین یا فلان اسباب کی تجارت کرتے رہو تو بھی عام اجازت ہے۔

مادہ ۹۷۱۔ جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر ممیز کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور چپ ہوگیا اور منع نکیا اذن دلالت ہے۔

مادہ ۹۷۲۔ جب ولی کیطرف سے صغیر کو اجازت ہوگئی تو مثل بالغ کے سب خصوصیات اذن مین داخل ہونگے اور اوسکے سب عقود بیع و شراء معتبر ہونگے۔

مادہ ۹۷۳۔ ولی صغیر کو اذن دیکر پھر مجور کرسکتا ہے اور اذن باطل ہو جاویگا اور شرط یہہ ہے کہ اذن جیسا عام ہوا تہا کہ بازار والون نے جان لیا تہا ویسا ہی حجر بھی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان جائین یہہ کہ اپنے گھر مین دو تین آدمیون کے روبرو حجر کرلین۔

مادہ ۹۷۴۔ لڑکی کا ولی اول باپ ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ اس کے باپ نے اپنی زندگی مین وصی مقرر کیا تہا سوم وہ شخص کہ اسکو اس

وصی سنے وصی مقرر کیا ہو پانچواں دادا پانچواں وہ شخص کہ اسکو دادا نے وصی مقرر کیا ہو۔ چھٹے وہ شخص کہ اوسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا ہو۔ ساتوان قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا مگر بھائی اور چچا اور قرابت والی نہین ہین مگر وصی ہوسکتے ہین۔

مادہ ۹۷۵ - اگر ولی صغیر ممیز کو اذن نہ دیوے تو حاکم دے سکتا ہے بشرطیکہ صغیر کے حق مین مفید ہو اور پھر اوس ولی اوسکو حجر نہین کرسکتا ہے۔

مادہ ۹۷۶ - ولی جب مرگیا تو اوس نے جو اذن دیا وہ بھی باطل ہوگیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تھا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے سے اذن باطل ہوگا۔

مادہ ۹۷۷ - جس حاکم نے اذن دیا تھا وہی حجر بھی کرسکتا ہے مگر اوسکے باپ یا باپ کے سوا اور ولی کو یہہ جائز نہین ہے کہ حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کرسکین۔

مادہ ۹۷۸ - معتوہ صغیر ممیز کے حکم مین ہے۔

مادہ ۹۷۹ - مجنون مطبق صغیر غیر ممیز کے حکم مین ہے۔

مادہ ۹۸۰ - مجنون غیر مطبق جو حالت افاقہ مین تصرف کرے وہ بمنزلہ عاقل کے ہے

مادہ ۹۸۱ - صغیر کے بالغ ہوتے پر فوراً اوسکا مال نہ دیا جاوے بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہو لیوے تب دیوین۔

مادہ ۹۸۲ - اگر صبی بالغ ہوا پر رشید نہین ہے تو اوسکا مال نہ دیا جاوے اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جب تک کہ رشد ثابت ہووے۔

مادہ ۹۸۳ - وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال سپرد کردیا اور مال اوسکے تلف ہوگیا یا اوس نے خود تلف کیا تو وصی ضمان دے گا۔

مادہ ۹۸۴ - صغیر کے بالغ ہونے پر اوسکا مال اوسکو دیا ہو اور اوسکے سفاہت ظاہر ہو تو حاکم اوسکو حجر کرسکتا ہے

مادہ ۹۸۵ - جب لڑکے کو احتلام ہو یا اوسکی بیوی کو حمل رہے بالغ ہوجاتا ہے یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے۔

مادہ ۹۸۶ - لڑکا بارہ برس کے عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور لڑکی نو برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے۔ اور دونو پندرہ برس کی تمامی پر

بالغ ہو چکتے ہین اگر لڑکا بارہ برس کا ہوگیا اور بالغ نہوا تو مراہق ہے جبتک کہ بالغ ہوین اور لڑکی نو برس کی ہوگئی اور بالغ نہوی تو مراہقہ ہے جبتک کہ بالغہ ہووے۔

مادہ ۹۸۷۔ جو سال بلوغ کو پونہچا اور بلوغ کی کوی علامت ظاہر نہین ہوی تو وہ حکمی بالغ شمار ہوگا۔

مادہ ۹۸۸۔ جو لڑکا کہ شروع سن بلوغ کو نہین پونہچا اور بالغ ہونے کا دعوے کیا تو اوسکا دعوے قبول نہوگا۔

مادہ ۹۸۹۔ اگر مراہق اور مراہقہ حاکم کے روبرو بالغ ہونے کا اقرار کرین اور اونکا ظاہر حال اور جثہ ایسا نہین ہے کہ بلوغ پر دلالت کرے تو نابالغ تصور ہونیکی اونکا اقرار معتبر نہوگا۔ اور اگر اونکا جثہ اور ظاہر حال اونکے بالغ ہونے پر دلالت کرے اونکا اقرار مقبول ور اونکے تصرفات معتبر ہونیکی اور اوسکے بعد اگر یہہ لہے کہ مین بالغ نہین تہا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرار کئے ہیں وہ سب فسخ ہوجائین تو یہہ دعوے اوسکا قابل التفات نہوگا۔

فصل سویم سفیہہ محجور کے بیان مین۔

مادہ ۹۹۰۔ سفیہہ محجور مثل صغیر ممیز کے ہے اوسکا ولی فقط حاکم ہے اور باپ یا دادا اونکے وصی اوسکے ولی نہیں ہین۔

مادہ ۹۹۱۔ حجر سے پہلے سفیہہ کے معاملات قولی ایسی ہی ہیں جیسے سب لوگون کے اور بعد حجر کے اوسکے سب تصرفات صحیح نہین

مادہ ۹۹۲۔ سفیہہ کا اور ان لوگون کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہے سفیہہ کے مال مین سے دیا جاوے گا۔

مادہ ۹۹۳۔ سفیہہ کے بیع نافذ نہین ہے اگر حاکم اوس مین منفعت دیکھے تو جاری کرسکتا ہے ورنہ نہین۔

مادہ ۹۹۴۔ سفیہہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کرے صحیح نہین ہے یعنے حجر کے وقت جو مال موجود ہے یا اوسکے بعد جو زائد ہووے اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہین ہے۔

مادہ ۹۹۵۔ لوگون کے حقوق محجور کے مال مین سے ادا ہوتے رہینگے۔

مادہ ۹۹۶ سفیہ نے کسی سے کچھہ قرض لیکر اپنے نفقہ مین خرچ کیا حاکم بحسب حاجت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھے گا اور زیادہ باطل کرے گا۔

مادہ ۹۹۷ سفیہ جب صلاحیت پیدا کرلے تو حاکم اوسکا حجر اوٹہا دیگا۔

فصل چہارم مدیون مجبور کا بیان

مادہ ۹۹۸ اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت ادا دین مین دیر لگاتا ہے اور قرضخواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم اوسکا مال روک سکتا ہی اگر اپنا مال بیچکر ادا نکرے تو حاکم بیچکر ادا کر سکتا ہی پہلے وہ مال نکالے کہ اوسکے ادا دین آسان ہو مثلاً پہلے نقد دیکر پہر اسباب بیع کرکے دیوے اور پہر مکان اور زمین بیع کرکے دیوے۔

مادہ ۹۹۹ مدیون مفلس وہ شخص ہے کہ اوسکا قرض اوسکے مال سے بڑہا ہو یا زیادہ اوسکے قرضخواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارۃ مین برباد کر دیگا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کرسکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کیلئے اقرار کرنے سے منع کردی اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا پر بقدر ضرورت اوسکے لئے کپڑے چہوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بہاری قیمتی ہے اور ہلکی قیمت کا کپڑا وہ پہن سکتا ہی تو وہ لباس قیمتی بیچکر قرض مین دیگا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑے بنا دیگا اور ایسا ہے اگر اوسکے بڑی حویلی ہے اور چہوٹے گہر مین سے رہ سکتا ہی اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گہر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا۔

مادہ ۱۰۰۰ مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاویگا جب تک کہ اوسپر حجر ہی۔

مادہ ۱۰۰۱ مدیون کا وہی مال فروخت ہو سکتا ہی جو حجر کے وقت اوسکے پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ فروخت نہوگا۔

مادہ ۱۰۰۲ جتنے باتون سے قرضخواہون کا حق زایل ہوتا ہے مثلاً اقرار یا بیع بقیمت کمتر یا ہبہ یا صدقہ ان سب مین حجر جاری ہوگا اسی لئے اوسکے سب تصرفات اوس مال مین جو حجر کے وقت موجود ہے اور اوسسے قرضخواہون کا حق زایل ہوتا ہی معتبر نہین ہی اور جو مال کہ اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہے اوس مین اسکے تصرفات معتبر ہین مثلاً اسنے کچھہ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہی اوسمین جاری نہوگا پر اوسکا مطالبہ اوسپر رہیگا

جب مجبر اوٹھہ جاسے گا تو ادا کرنا لازم ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر بہی مقبول ہوگا کہ بعد جبر کے جو کمائی گا اوسمین سے ادا کرے گا -

باب سوم اکراہ کا بیان

مادہ ۱۰۰۳ اکراہ اوس شخص کا معتبر ہے جو تہدید کے جاری کرنے پر قدرت رکہتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجرا کی نہو اوسکا اکراہ معتبر نہین ہے تہدید خوف دلانے کو کہتے ہین -

مادہ ۱۰۰۴ اور یہہ شرط ہے کہ مکرہ کو گمان غالب پیدا ہووی کہ اگر مین یہہ کام نکرونگا تو مکرہ مجہہ پر وہ ضرر پونہچا دیگا کہ کہتا ہے -

مادہ ۱۰۰۵ مجبر جس کام کے کرنیکو کہتا ہے ضرور ہے کہ مجبر یا مجبر کے علاقہ والون کے سامنے مکرہ ادا کرے ورنہ اوسکی اور اوسکے علاقہ والے کے غیبت مین معتبر نہوگا کیونکہ مجبر یا اوسکا علاقہ دار اگر غائب ہوگیا تو گویا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا یعنے مجبر نے یہہ کہا کہ یہہ مال اپنا بیچ ڈال اور چلا گیا اور یہہ اوسنے بیچ ڈالا تو یہہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہوگا -

مادہ ۱۰۰۶ بسبب اکراہ کے ملجی ہو یا غیر ملجی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ اور صلح اور اقرار اور ابرا اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہہ سب معتبر نہین ہین مگر مکرہ نے اکراہ کے بعد یہہ سب جایز کر دے تو جایز ہو جائینگے -

مادہ ۱۰۰۷ اکراہ ملجی جیسا تصرف قولی مین معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی مین معتبر ہے اور اکراہ غیر ملجی صرف تصرف قولی مین معتبر ہے نہ فعلی مین مثلاً ایک نے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کر دے ورنہ تجکو مار ڈالونگا یا تیرا کوئی عضو تلف کر دونگا تو یہہ اکراہ معتبر ہے اور مجبر پر ضمان آویگا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کر دی ورنہ تجکو مارونگا یا قید کرونگا اوسنے ویسا ہی کر دیا تو معتبر نہوگا اور یہہ متلف ضمان دیگا -

باب سوم شفعہ کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول شفعہ کی مراتب کی بیان مین

مادہ ۱۰۰۸ شفعہ کے اسباب تین ہین اول نفس مبیع مین شریک ہونا مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہو دین دوم حق مبیع مین خلیط ہونا مثلاً حق مرور خاص اور حق شرب خاص مثلاً ایسا باغچہ بیچا گیا کہ اسمین اور اور باغچون مین ایک ہی نل سے پانی دیا جاتا ہے اور وہ کی

ہمسایکی اسمین متصل ہو یا نہو اور اگر یہہ سب باغچہ نہر سے پانی لیتے ہین کہ اوسمین علی العموم پانی
لیا جاتا ہی تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہی مثلاً بہت گھر ایسے ہین کہ ان سبکے دروازہ راہ عام
پر ہین تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہے سوئم یہہ کہ ہمسایہ متصل ہو۔

مادہ ۱۰۰۹ اب سبسے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس المبیع ہی دوم خلیط فی حق المبیع ہی سوم ہمسایہ
ملاصق یعنے اگر اول شفعہ کا طالب ہی تو اور ونکو حق شفعہ نہین ہی اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو
حق شفعہ نہین ہے۔

مادہ ۱۰۱۰ اگر شریک فی النفس المبیع نہین ہی یا ہی پر شفعہ ترک کر دیا ہی تو دوم یعنے خلیط فی حق المبیع کو
حق ہی اور اگر خلیط فی حق المبیع نہو یا دعوے ترک کری تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہی مثلاً ایک نے
حویلی سے اپنا حصہ شایع و مشترک بیچا تو دوسرا حصہ والا شفعۃً یہہ حصہ خرید یگا اور اگر یہہ نہو یا اوسنے
دعوے ترک کیا تو خلیط فی حق المبیع طریق خاص یا شرب خاص شفعہ لیگا یا یہہ بھی نہو یا دعوی شفعہ
دست بردار ہو تو ہمسایہ ملاصق اور متصل کا حق ہے۔

مادہ ۱۰۱۱ اگر بالا خانہ ایک شخص کا ہی اور نیچے کا مکان ایک شخص کا ہی تو دونو آپسمین ہمسایہ ملاصق ہین۔

مادہ ۱۰۱۲ حویلی کی دیوارین جو شریک ہین وہ گویا حویلی مین شریک ہین اور اگر دیوارین تو
شریک نہین ہین مگر ایک گھر کے بالے دوسرے گھر کی دیوار تک پہلے ہوئے ہین تو یہہ دونو ہمسایہ ملاصق
ہین نہ شریک اور نہ خلیط کیونکہ صرف بالے کے سرے دوسرے کی دیوار پر پہونچنے سے شریک اور خلیط نہین ہوتا ہے

مادہ ۱۰۱۳ اگر ایک حویلی مین کئے شریک ہین ایک کا حصہ نصف اور دوسرے کا حصہ چھٹا ہی اور ایک کا ثلث ہے
اب نصف حصہ والے نے اپنا حصہ بیچا تو یہہ دونو سدس اور ثلث والے برابر نصفاً نصفاً اوسکو لینگے
نہ یہہ کہ ثلث والا لیگا اور سدس والا سدس لیگا۔

مادہ ۱۰۱۴ اگر دو قسم کے خلیط موجود ہون ایک وہ کہ اس باغچہ مین جو چھوٹے نہر سے نل نکالکر
پانی لیتا ہے اور ایک وہ کہ اس چھوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو جو نل والے ہین اونکو استحقاق
شفعہ حاصل ہی بہ نسبت اون لوگون کے کہ اس چھوٹے نہر مین سے پانی لیتے ہین اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ بیچا
گیا کہ چھوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی لینے والے اور نل سے پانی لینے والے سب مستحق شفعہ
ہونگے مثلاً ایک ایسا گھر بکا کہ اوسکا دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ مین ہی اور یہہ کوچہ دوسرے
کوچہ غیر نافذہ مین سے نکلا ہے تو اس کوچہ والے کہ جسمین اوسکا دروازہ ہی شفیع ہونگے نہ
اوپر کے کوچہ والے کہ جسمین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ مین کہ جسمین سے یہہ کوچہ

محلہ ہے کوئی گہر بکا تو یہہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ ہین۔۔

مادہ ۱۰۱۵ ایک شخص نے اپنا باغچہ بیچا اور حق شرب نہین بیچا تو خلیط نے حق الشرب کو حق شفعہ نہین ہے اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے۔

مادہ ۱۰۱۶ حق الشرب حق طریق پر مقدم ہے اگر ایک باغچہ ہے کہ اوسکا ایک شخص حق شرب مین خلیط ہی اور دوسرا حق الطریق مین خلیط ہے تو حق الشرب والا مستحق شفعہ ہی

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطون کا بیان

مادہ ۱۰۱۷ شفعہ کے شرط یہہ ہے کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو۔ یعنی زمین اسی واسطے کشتی ہیں اور منقولات مین اور زمین وقفی اور نزولی مین شفعہ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ ۱۰۱۸ شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ بہی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین وقف شفیع نہوگا

مادہ ۱۰۱۹ زمین وقف اور زمین نزولی مین جو درخت لگائے گئے ہین اور مکانات جو بنائے گئے ہین وہ سب بمنزلہ منقولات کے ہین اسمین شفعہ جاری نہین ہے۔

مادہ ۱۰۲۰ جب زمین مملوکہ مع اپنے درختون کے اور مکانات کے بیچے جائے تو درخت اور مکانات بہی شفعہ مین شامل ہونگے اور فقط عملہ اور درخت بیچے جائین تو شفعہ نہوگا

مادہ ۱۰۲۱ بدون عقد بیع کے شفعہ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ ۱۰۲۲ ہبہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرط کے ساتہہ اپنا گہر ہبہ کیا کہ اسکے عوض مین کچہہ دیگا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسپر دعوی شفعہ قایم ہوگا کیونکہ یہہ ہبہ ابتداء ہبہ ہے اور انتہاء بیع ہے۔

مادہ ۱۰۲۳ جو زمین بلا عوض کسی کو دے گئے اوس مین شفعہ نہین ہے مثلاً ہبہ بے عوض کی گئی یا وصیتاً یا وراثتاً دی گئی۔

مادہ (۱۰۲۴) شرط یہہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر
سنکر بولا کہ مناسب ہے تو اوسکا حق شفعہ ساقط ہوگیا اوسکو دعوے شفعہ نہین ہے اور
ایسہ ہی یہہ سنکر کہ زمین بکتی ہی مشتری کا سے خریدنے لگا یا کرایہ لینے لگا حق شفعہ ساقط
ہوگیا اور ایسہ ہی جب بایع کے طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوا دی تو اب اوسکو
حق شفعہ نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰ —

مادہ (۱۰۲۵) شرط یہہ ہے کہ زربدل مال معلوم المقدار ہو اسلئے جو زمین اسطرح
دی گئی کہ اسکا بدل مال نہین ہے اوسپر شفعہ نہین ہے مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے
کے عوض مین دی گئی تو محنت حمامی کے مال نہین ہے بلکہ یہہ قبیل منفعت و خدمت کی ہی
جسکی عوض گھر دیا گیا ہے اسی لئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کرکے گئی شفعہ نہین ہے۔

مادہ (۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہے کہ بایع کے ملک بیع سے زایل ہو جاوے اسلئے
بیع فاسد مین جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط نہوے حق شفعہ نہین ہے اور بیع
بشرط خیار مین اگر مشتری کو خیار ہے تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بایع کو اختیار ہے جبتک
کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار عیب اور خیار رویت شفعہ
کا مانع نہین ہے۔

مادہ (۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا آپسمین تقسیم کرین تو حق شفعہ جاری نہین
ہوسکتا ہے یعنے ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے۔

فصل ثالث طلب کا بیان

مادہ (۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرحکا مطالبہ ضرور ہے ایک طلب مواثبت دوسرا
طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک۔

مادہ (۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جاے بیع کے خبر سنی فوراً ایسا کلام کرے کہ طلب
شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون
اسکو طلب مواثبت کہتے ہین ۔

مادہ (۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہے کہ گواہ کرلیوے اور
طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ بیع کے پاس جاکر دو گواہون کو یہہ کہے کہ فلان شخص نے
یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر کہے کہ تونے یہہ زمین خریدی ہے یا بایع سے

مادہ (۱۰۲۴) شرط یہہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر
سنکر بولا کہ مناسب ہے تو اوسکا حق شفعہ ساقط ہوگیا اوسکو دعوے شفعہ نہین ہے اور
ایسہ ہی جب سنکر کہ زمین بکتی ہی مشتری کا سے خریدنے لگا یا کرایہ لینے لگا حق شفعہ ساقط
ہوگیا اور ایسہ ہی جب بایع کے طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوا دی تو اب اوسکو
حق شفعہ نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰۵ —

مادہ (۱۰۲۵) شرط یہہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسلئے جو زمین اسطرح
دی گئی کہ اسکا بدل مال نہین ہے اسپر شفعہ نہین ہے مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے
کے عوض مین دی گئی تو محنت حمامی کے مال نہین ہے بلکہ یہہ قبیل منفعت و خدمت کی ہی
جسکی عوض گھر دیا گیا ہے اسی لئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کرگئے شفعہ نہین ہے —

مادہ (۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہے کہ بایع کے ملک بیع سے زایل ہو جاوے اسلئے
بیع فاسد مین جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط ہولے حق شفعہ نہین ہے اور بیع
بشرط خیار مین اگر مشتری کو خیار ہے تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بایع کو اختیار ہے جبتک
کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار عیب اور خیار رویت شفعہ
کا مانع نہین ہے —

مادہ (۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا اپسمین تقسیم کرین تو حق شفعہ جاری نہین
ہوسکتا ہے یعنے ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے —

فصل ثالث طلب کا بیان

مادہ (۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرحکا مطالبہ ضرور ہے ایک طلب مواثبت دوسرا
طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک —

مادہ (۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جا بیع کے خبر سنی فوراً ایسا کلام کرے کہ طلب
شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون
اسکو طلب مواثبت کہتے ہین =

مادہ (۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہے کہ گواہ کر لیوے اور
طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ بیع کے پاس جاکر دوگواہون کو یہہ کہے کہ فلان شخص نے
یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر کہے کہ تونے یہہ زمین خریدی ہے یا بایع سے

پھر بیچڈالا کہ جس کے سبب سے اس گھر پر جو بکا ہے شفیع ہوا تہا تو حق شفعہ باطل ہوگیا ۔

مادہ (۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفعہ ایک گھر کا مالک ہو وے اوسکے متصل دوسرا گھر بک گیا تو اوسپر اوسکا حق شفعہ نہ ہوگا ۔

مادہ (۱۰۴۱) شفعہ تجزی کے قابل نہین ہے اسیلئے شفیع کو یہہ حق نہین ہے کہ مبیع مین سے کچہہ لیوے اور کچہہ چہوڑ دیوے ۔

مادہ (۱۰۴۲) کے شفیع اگر ہون تو کسیکو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنا شفعہ دوسرے کو ہبہ کر دے اگر کریگا تو حق شفعہ ساقط ہوگا ۔

مادہ (۱۰۴۳) اگر کئی شخص شفیع ہون اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم اپنا شفعہ چہوڑ دیا تو شفیع ثانی سب مبیع بحق شفعہ لیگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد ترک کیا تو شفیع ثانی اوسکا حق نہین لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۰۴۴) اگر مشتری کا نے مشفوع بصرف زر ذاتی کچہہ چیز زیادہ کے تو شفیع کو اختیار ہے چاہے چہوڑ دے چاہے قیمت اصل بناکے اور قیمت زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری نے کچہہ بناکیا یا درخت لگاوے تو شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت بیع کے مع قیمت بنا اور درختون کے دیکر لیوے اور یہہ اختیار نہین ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بنا اوکہاڑ لو ۔

کتاب دہم

شرکتون کا بیان اور اوسمین یکمقدمہ اور اٹھہ باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہہ کے بیان مین

مادہ (۱۰۴۵) باعتبار لغت کے کئی آدمیون کو یک چیز مین خصوصیت ہو جاوے تو یہہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح مین اوس عقد اور معاملہ کو کہتے ہیں جو اس اختصاص کا سبب ہوا اسیلئے شرکت دو قسم ہے ۔

قسم اول شرکت ملک اور یہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا ۔

دوم شرکت عقد اور یہہ شریکون کے درمیان مین ایجاب و قبول ہوکر حاصل ہوتی ہے اور دونون قسمونکے تفصیل اونکے بابمین آویگی اور ان دو قسمون کے

سوا ایک شرکت اباحت ہے کہ وہ یہہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اس بات کی حاصل ہے کہ شئے مباح پر ایا قبضہ کر کے مالک ہو جاوے مثلاً گہوی کا پانی۔

مادہ (۱۰۴۶) قسمت تقسیم کرنیکو کہتے ہین اور اسکے بابین اوسکا ذکر آئے گا۔

مادہ (۱۰۴۷) حایط دیوار کو کہتے ہیں اور وہ لکڑیاں سے بنائی جاتی ہے اسکے جمع حیطان ہے دیہہ مخصوص اوس ملک مین ہوگا ورنہ دیوار مٹی اور اینٹ اور پتھر کی ہے بنتی ہے۔

مادہ (۱۰۴۸) جو لوگ راہ عام میں گزرتے ہیں اونکو مارّہ کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۴۹) قنات بفتح قاف اوس نہر کو کہتے ہین جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے بنائی جاتی ہے سکی جمع قنوات ہے۔

مادہ (۱۰۵۰) مسنات میم مضموم اور سین مفتوح اور نون مشدد وہ حد اور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کنارون پر قایم کی جاوے اوسکی جمع مسنیات ہے۔

مادہ (۱۰۵۱) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کرنا ہے۔

مادہ (۱۰۵۲) پتھر وغیرہ کا زمین پر حدبندی کے واسطے رکھنا کہ اور اسپر قبضہ نہ کر سکے۔

مادہ (۱۰۵۳) انفاق مال خرچ کرنیکو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۴) نفقہ وہ دراہم اور سامان وغیرہ ہے کہ اپنے حوایج اور زندگے مین خرچ ہوتا ہے۔

مادہ (۱۰۵۵) تقبل کسے کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لیناہے۔

مادہ (۱۰۵۶) متفاوضان عقد مفاوضہ کے شریکوں کو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۷) راس المال سرمایہ ہے۔

مادہ (۱۰۵۸) جو چیز کہ اپنے محنت سے حاصل کرین وہ ربح ہے۔

مادہ (۱۰۵۹) ابضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ فایدہ سب صاحب مال کا حق ہے راس المال بضاعت ہے اور دینے والے کو مبضع ہے اور لینے والا مستبضع ہے۔

باب اوّل شرکت ملک کا بیان اس مین تین فصل ہین۔

فصل اول شرکت ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان -

مادہ (۱۰۶۰) ایک چیز مین دو شخص یا زیادہ شریک ہون یعنے ایک چیز کئی آدمیو نکے ایسے سبب سے ہووے جو ملک کا سبب ہے مثلاً کئی آدمیوں نے ایک چیز کو ملکر خریدا یا ہبہ قبول کیا یا بوصیت لیا یا وارث ہوے یا اونھوں نے اپنا مال ملا دیا یا اونکی مال اسطرح مل گئے کہ اوسمین تمیز نہین ہوسکتی ہے تو یہہ سب اوس مال مین حصہ دار شریک ہونگے - ایسے ہی اگر دو آدمیون نے اپنا ذخیرہ ملا لیا یا اونکے گٹھریان پھٹ کر اونکا سب مال ملگیا تو یہہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا اون کا مال مشترک ہوگیا ۔

مادہ (۱۰۶۱) ایک آدمے کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپسمین مل گئے کہ تمیز نہین ہوسکتے ہین اور اتفاقاً اوسمین سے دو کہوگئے تو ایک دینار ان دو کا مشترک ہوگا کہ دو دینار والا دو ثلث اور ایک دینار والا ایک ثلث کا اسمین مستحق ہے -

مادہ (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیاری دوسرا جبری ۔

مادہ (۱۰۶۳) شرکت اختیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہووے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جو جدا جدا تھے ملا لینا ۔

مادہ (۱۰۶۴) شرکت جبریہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئی آدمی ایک مال کے وارث ہوے یا کئی آدمیون کا مال بے ارادہ آپسمین مل گیا -

مادہ (۱۰۶۵) کئی آدمیون کا ودیعت کو شریک ہوکر لینا شرکت اختیاری ہے اور آندہی سے کسے کا جبہ اوڑکر ایک گہر مین جا پڑا کہ جسمین کئی آدمی شریک ہین شرکت جبریہ ہے اور وہ سب مشترک اوسکی حفاظت کرینگے -

مادہ (۱۰۶۶) پہر شرکت دو قسم ہے ایک شرکت عین دوسرا شرکت دین -

مادہ (۱۰۶۷) شرکت عین ایک مال موجود معین مین جو کئی مشترک ہون مثلاً ایک بکری مین کئی حصہ دار ہین یا ایک زیور مین -

مادہ (۱۰۶۸) شرکت دین - ایک کے ذمہ جو قرض ہے اوسمین کئی آدمے اپنے حصہ کے موافق شریک ہوکر قرضدار ہوجائین -

فصل دویم اعیان مشترکہ مین تصرف کیونکر ہوسکتا ہے -

مادہ (۱۰۶۹) جب اپنے ملک مین مالک با استقلال تصرف کرسکتا ہے سب

شرکا مال مشترک مین ایسے ہے باتفاق تصرف کرسکتے ہین ۔

مادہ (۱۰۷۰) شرکا حویلی مشترک مین ملکر رہ سکتے ہین اگر ایک شریک کسی اجنبی کو اوسمین لاوے تو اور شرکا منع کرسکتے ہیں ۔

مادہ (۱۰۷۱) ملک مشترک مین یک حصہ دار باجازت اور حصہ دارون کے بالاستقلال تصرف کرسکتا ہے بشرطیکہ اورون کے حصہ مین نقصان اور ضرر نہ والے

مادہ (۱۰۷۲) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہین کرسکتا ہے کہ اپنا حصہ میرے ہاتہہ بیچدے یا میرا حصہ خرید لے مگر شئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہوسکتی ہے اور حصہ دار غائب ہے ہنوز تو تقسیم کرسکتے ہین اور اگر تقسیم کے قابل نہین ہے تو ہنا پو استعمال ہوگا کہ باب ثانی مین اسکا ذکر ہوگا ۔

مادہ (۱۰۷۳) اموال مشترکہ کے منافع حصہ دارونمین بقدر انکے حصونکے تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہ کہے کہ اس جانور مشترک کا دودہ اپنے حصہ سے زیادہ لونگا یا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہین ہے ۔

مادہ (۱۰۷۴) بچہ ماکے تابع ہے مثلاً کسیکا سانڈ گہوڑا کسیکے گہوڑی پر پڑگیا اور بچہ پیدا ہوا تو گہوڑی والیکا ہے اور کسیکا کبوتر کسیکے کبوتری سے جفتی کہایا تو انڈے اور بچہ کبوتری والے کے ہین ۔

مادہ (۱۰۷۵) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر یک دوسرے کا وکیل نہین ہے تو ایک کو دوسرے کے حصہ مین بے اجازت تصرف جائز نہین ہے مگر حویلی مشترک مین ہر شخص حصہ دار کو اپنے حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد و رفت کے راہ پر ہے اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتہہ متعلق ہے ۔ مثلاً شرکت گہوڑا ایک شریک نے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور وہ کرایہ دار یا عاریت لینے والے کے پاس جاکر مرگیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا ۔ یا مدت تک اپنی حاجت استعمال مین جو لایا تو دبلا ہوکر قیمت گہٹ گئے تو دوسرے کے لئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار حویلی مشترک مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گہر مین رہا اور حصہ دار کرایہ اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا ۔ اور اوسکے بے قدرے اگر گہر جل جائیگا

تو ضمان نہ دیگا ۔

مادہ (۱۰۷۶) اراضی مشترک میں ایک شریک نے زراعت کیا تو دوسرا حصہ دار محاصل مین سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا بلدہ میں رواج ہے کہ کاشتکار مالک زمین کو محاصل مین سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہے مگر زراعت سے زمین کی قیمت گہٹ گئے تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لیگا ۔

مادہ (۱۰۷۷) یک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو بہی کرایہ مین حصہ دیگا ۔

مادہ (۱۰۷۸) یک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین اوسکے حصہ سے بہی نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکے رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے ۔

مادہ (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریک غائب سے اسطرح نفع لے سکتا ہے کہ اوسکو ضرر نہووے تو یہہ رضامندے پر دلالت کرتا ہے ۔

مادہ (۱۰۸۰) اگر حصہ شریک غایب ایسا ہے کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف اور متغیر ہوتا ہے تو غائب کے رضامندی نہوگی ۔ اسی لئے مشترک لباس کا پہنا اور مشترک گہوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت مین جایز نہین ہے اور اون چیزونمین کہ استعمال سے تغیر نہین ہوتا ہے اوسکے حصہ کا بہی استعمال جایز ہے ۔

مادہ (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفا نصف مشترک ہے اور استعمال سکونت سے متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک کے غیبت مین دوسرا چہہ مہنے رہے اور چہہ مہنے چہوڑ دے یا باقی چہہ مہنے بہی رہے مگر جب کہ اوسکو عیال بہت ہو تو اوسمین خوف تغیر ہے رضامندی دلالتہ نہوگی تو رہنا جایز نہوگا ۔

مادہ (۱۰۸۲) اگر حویلے مشترک تقسیم ہوکر حصہ الگ الگ ہوگئے تو ایک حصہ دار دوسرے کے حصہ مین بے اجازت اوسکے غیبت مین نہین رہ سکتا ہے پر حاکم غائب کے حصہ کو کرایہ دیکر زر کرایہ حفاظت رکہے گا ۔

مادہ (۱۰۸۳) مہایاۃ بے نالش و بے حکم حاکم نہین ہوسکتی ہے اگر ایک حصہ دار حویلی مین بے اجازت مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ مین مدت تک رہا ویسا ہی مین تیرے

حصہ مین رہونگا مگر چاہین تو تقسیم کرسکتے ہیں اگر تقسیم ہوسکنے قابل ہہت اور نہ تقسیم کے مہایاۃ ہوتی ہے مگر غیبت مین شریک کے جسقدر ایک شریک تمام حویلی مین رہا اوتنی ہی مدت تک وہ شریک اکر رہ سکتاہے ۔

مادہ (۱۰۸۴) ایک شریکنے جو حاضر ہے حویلی مشترک کرایہ دی اور زرکرایہ مین سے اپنا حصہ لیا اور اوسکا حصہ محفوظ رکہا جایز ہے جب وہ حاضر ہوگا اپنا حصہ لیگا ۔

مادہ (۱۰۸۵) اراضی مشترکہ مین ایک شریک دوسری شریک کے غیبت مین جب یہہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سودمند ہے اور کچہ ضرر نہوگا زراعت کرسکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ بہی اتنی ہی مدت زراعت کریگا اور یہہ جانے کہ ترک زراعت سودمند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے نقصان ہوتاہے تو اذن دلالتاً نہین ہے مگر شریک کل زمین مین زراعت نکریگا اور اپنے حصہ مین کرسکتاہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تہا تو نصف حصہ زراعت کرسکتا ہے اور سال آیندہ مین بہی اسی نصف کو زراعت کریگا نہ یہہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت کیا تو دوسرے سال اوس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اسپر بہی اگر کل زمین زراعت کے تو جتنا ضرر اوس سے زمین کو پونچا ہے وہ ضمان دیگا یہہ سب امور جب ہین کہ شریک حاضر نے بلا اطلاع حاکم زراعت کے ہوتا عشر اور خراج ضایع نہووے اور اوس وقت شریک دویم دعوی نقصان نکرسکیگا ۔

مادہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غائب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور حصہ شریک غائب بیچکر محفوظ رکہہ سکتاہے اپنا حصہ پہل کا لیگا اب اوس شریک کو اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن لے لے یا بیع جایز نکرے اور اوس سے اپنا ضمان حصہ لیوے ۔

مادہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرے کے پاس ودیعت ہے اسلیئے اگر شریک نے اپنا سب مال مشترک کیسیکے پاس بے اجازت ودیعت رکہا اور تلف ہوگیا تو دوسرے کے حصہ کا ضمان دیگا دیکہو مادہ (۷۹۰)

مادہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریک ثانی کے ہاتہہ یا کسی اجنبی کے

با تبیلے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے دیکھو مادہ (۱۰۸۵) مگر اموال مختلط مین حصہ مختلط اور مخلوط کو بلے اجازت نہین بیچ سکتا ہے - اور بیان خلط و اختلاط حصہ اول مین گزرا -

مادہ (۱۰۸۹) ایک وارث نے زمین موروثے مین باجازت شرکا یا بیمین اور وصی نابالغ کے تخم مشترک بویا تو محاصل سب مشترک ہوگا اور اگر اپنا بیج اسلیے خود بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وارثونکی زمین کا ضرر ہوا ہے اوسکا ضمان دیگا دیکھو مادہ (۹۰۷)

مادہ (۱۰۹۰) بلے اجازت اور وارثون کے ایک وارث نے ترکہ مین سے کچھہ روپیہ لیا اور تجارت کے اوسمین نقصان آیا تو یہہ نقصان اوسکے ذات پر ہوگا کہ جیسا نفع کا ہے وہی مستحق ہوگا اور وارثون کو اوسمین حق نہوگا -

فصل ثالث دیونِ مشترکہ کا بیان -

مادہ (۱۰۹۱) دو آدمیون کا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک ہے سبب سے ہے تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگے اور اگر سبب ایک نہین ہے تو دین مشترک نہین ہے جیسا آگے بیان آتا ہے -

مادہ (۱۰۹۲) جیسا اشیاء مشترکہ مین سب وارث موافق حصونکے مشترک ہوتے ہین ویسا ہے دین ہے اونکے حصونکے موافق مشترک ہوگا جو کسیکے ذمہ ہے -

مادہ (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیونکا مال تلف کیا اور اوسپر ضمان لازم آیا تو اس ضمان مین سب شریک ہوگئے -

مادہ (۱۰۹۴) دو آدمیون نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہہ قرض دونون کا مشترک ہوگا جب ہر ایک نے جدا جدا قرض دیا تو یہہ قرض مشترک نہوگا بلکہ ہر شخص جدا جدا قرض خواہ رہیگا -

مادہ (۱۰۹۵) اگر ایک ہے صفقہ مین ایک مال مشترکہ بیچا گیا اور تفصیل حصے مذکور نہوئی تو زرثمن سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہر یک حصہ الگ الگ بیان ہوا کہ اوسکا یہہ حصہ ہے اور دوسرے کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی شئے روپیہ سکہ خالص اور چوتھی کا حصہ اتنے روپیہ سکہ غیر خالص تو زرثمن مین

سب حصہ دار ہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرضخواہ رہین گے ۔

مادہ (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہی صفقہ مین ایک ہی قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونون کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے اپنے قیمت جدا جدا بیان کر دے تو مشترک نہ ہو نگی بلکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا ۔

مادہ (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسی کے دین کے کفیل تہے اپنے مال مشترک مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے ۔

مادہ (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصون کو کہا کہ میرا دین ادا کرو اوہنون نے اپنے مال مشترک مین سے دیدیا تو دونو اس شخص پر مشترک طالب رہینگے ۔ اور اگر ایک ایک نے اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہو نگی ۔

مادہ (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کرسکتا ہے اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کرکے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۱۰۱) دین مشترک مین سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس مین اورون کو بہی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ ہی لیلیوے ۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرضخواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصون کا دین مشترک نصفا نصف ہے ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کرلئی اور اوسکے پاس تلف ہوگئے تو دوسرا حصہ دار اپنے حصہ کے اڑہائی سو قرش لے لیگا اور پانچسو باقی قرضدار پر مشترک قرض رہینگے ۔

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اپنے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک ہوگا مگر دوسرا

سب حصہ دار ہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہین گے ۔

مادہ (۱۰۹۶) ایکنے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہے صفقہ مین ایک حصے قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونون کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے اپنے قیمت جدا جدا بیان کر دے تو مشترک نہونگی بلکہ ہر یک شخص اپنے اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا ۔

مادہ (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسے دین کے کفیل تہی اپنے مال مشترک مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے ۔

مادہ (۱۰۹۸) ایک آدمے نے دو شخصون کو کہا کہ میرا دین ادا کردو اونہون نے اپنے مال مشترک مین سے دیدیا تو دونو اس شخص پر مشترک طالب رہینگے ۔ اور اگر ایک ایکنے اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہونگی ۔

مادہ (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کر سکتاہے اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کرکے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۱۰۱) دین مشترک مین سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس مین اورون کو بہی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے ۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقے حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصون کا دین مشترک نصفا نصف ہے ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کرلئی اور اوسکے پاس تلف ہوگئے تو دوسرا حصہ دار اپنے حصہ کے اڑہائی سو قرش لے لیگا اور پانچسو باقے قرضدار پر مشترک قرض رہینگے ۔

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اپنے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک نہوگا مگر دوسرا

حصہ دار بمقدار اپنے حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لیگا اور اگر دونون متفق ہوگئے کہ یہہ مال دونون مین مشترک رہے تو ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۴) دین مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کپڑا لیکر صلح کرلے تو اب اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑون مین سے حصہ دیوے یا جو مدیون پر حق باقی ہے اوس مین سے اوسکو حصہ دلوا دیوے۔

مادہ (۱۱۰۵) دین مشترک مین سے یک حصہ دار نے کل دین یا جزو دین وصول کرلیا یا اپنے حصہ مین کچھ مال خرید لیا یا مدیون نے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے صلح کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جائز رکھے اور اپنا حصہ لیلیوے جیسا ابہی بیان ہوا اور چاہی یہہ معاملہ جاری نہ رکھے اور اپنا حصہ لیلیوے اور اگر مدیون کے پاس دین دینی کو نہ رہا تو یہہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لیوے گا اور دوسرے حصہ دار نے اگر اوسکے معاملہ کو پہلے جائز نہ رکہا تہا تو اب اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع ہوگا۔

مادہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا اور بے تعدی اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان نہ دیگا کیونکہ فقط اپنا حصہ لیا تہا اور باقی قرض شریک کا ہے۔

مادہ (۱۱۰۷) یک حصہ دار نے قرضدار کو اپنی یہان کسی کام کے لئے بمقدار اپنی حصہ کے مزدوری پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار اسکی اجرت مین سے ضمان لے گا۔

مادہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیون سے کچہہ رہن لے لیا اور رہن اوسکے پاس تلف ہوگیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصفا نصف دونوکے مشترک تہے ایک شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہوگیا تو اسکا نصف دین ساقط ہوگیا دوسرا حصہ دار اپنے حصہ کے اڑہائی سو درہم اس حصہ دار سے لیلیگا۔

مادہ (۱۱۰۹) یک قرض خواہ نے اپنی حصہ پر کسیکو مدیون سے کفیل لیا یا اپنے حصہ کا کسی پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کفیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا آئیندہ

دوسرےکو دوسرا حصہ دینا گویا یہہ حصہ جدا کر کے اسکے حصہ کے بدلے اسکو دیا اور دوسرا حصہ جدا کر کے اوسکے حصہ بدلے اوسکو دیا - ایسے ہی یکقطعہ زمین جو نصفا نصف مشترک ہے اور رہا ہر جز مین نصف نصف حق سے یہ قسمۂ تفریق دو حصہ برابر کرنا اور اسکو یک حصہ اوسکے حصہ کے بدلے دینا اور اوسکو ایک حصہ اسکے حصہ کے بدلے دینا ہے =

مادہ (۱۱۱۷) مثلیات مین غالباً قسمت افراز ہوتی ہے اسیلئے اگر یک حصہ دار کی غیبت مین اپنا اپنا حصہ بے اجازت لےلے تو جایز ہے مگر جب تک کہ حصہ دار غایب اگر اپنا حصہ نہ لیلیوے یہہ تقسیم کامل نہو گی اسیلئے اگر غایب کا حصہ تلف ہوگیا تو یہہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونون مین مشترک ہوگا -

مادہ (۱۱۱۸) قیمتی چیزونمین غالباً قسمت مبادلہ ہوتی ہے اور رہبا دلہ یا تراضی یا بحکم قاضی - تو بدون اجازت شریک غائب کے قیمیات مین تقسیم کرکے اپنا حصہ لینا جایز نہین ہے -

مادہ (۱۱۱۹) مکیلات اور موزونات اور عدویات متقاربہ مثلاً اخروٹ اور انڈے مثلیات مین اور ظروف باعتبار و اختلاف صنعت کے اور موزونات متقاربہ سب قیمتی ہین اور گیہون جبکہ جو ملے ہوی ہین قیمتی ہین یعنے ہر مثلے جو خلاف جنس سے اسطرح خلط ہو جاوے کہ تمیز نہو سکے تو قیمتی ہو جاینگے اور گز سے ناپنے کی چیزین ہے قیمتی ہین اور جاجم اور شطرنجے جو گزاون کے حساب سے بکتی ہے اور اون مین تفاوت بہت نہین ہے وہ سب مثلی ہین اور حیوانات اور عدویات متفاوتہ جنکی قیمت مین تفاوت بہت ہے تربوز وغیرہ سب قیمتی ہین اور قلمی کتابین قیمتی ہین اور چھاپہ کے کتابین مثلی ہین =

مادہ (۱۱۲۰) قسمت الجمع اور قسمۃ التفریق دو نو دو دو قسم مین قسمت الرضا اور قسمت القضا -

مادہ (۱۱۲۱) دو نو حصہ دار آپسمین یا قاضی کے پاس راضی ہو کر تقسیم کرلین وہ قسمت الرضا ہے =

مادہ (۱۱۲۲) قاضی بروقت طلب حصہ دارون کے بحکومت تقسیم

کر دے اوسکو تقسیم قضا کہتے ہین ۔

فصل ثالث تقسیم کے شرطون کا بیان ۔

مادہ (۱۱۲۳) شرط یہہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلئے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چھوڑکر مرگیا تو آپسمین وارثون نے اسطرح تقسیم کر لیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوی اور فلان کے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح ہوگا اور اسیطرح ہرایک وارث جو وصول کریگا اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکھو فصل ثالث ۔

باب اوّل ۔

مادہ (۱۱۲۴) بدون افرازحصونکی تقسیم صحیح نہین ہوسکتی ہے مثلاً ایک حصہ والے نے کہا کہ گیہون کے اس ڈہیر مین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگے ۔

مادہ (۱۱۲۵) شرط یہہ ہے کہ مقسوم سب شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسلئے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوگے اور ایسی ہے اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ مین کسی مقدار کا یا کسی جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہی کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے مثلاً قطعہ زمین ۱۰۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا اب ایک شخص آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا جسکی حصہ مین اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۲۵ گز زمین لیوے اور اگر دونوحصونمین سے کسی مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم ہوگے اور اگر اس کا حصہ دوسرے کے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار ہوگا گویا اس ایک حصہ مین ایک مقدار معین کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے ۔

کردے اوسکو تقسیم قضا کہتے ہین ۔

فصل ثالث تقسیم کے شرطون کا بیان ۔

مادہ (۱۱۲۳) شرط یہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلیئے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چھوڑ کر مرگیا تو آپسمین وارثون نے اسطرح تقسیم کر لیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوی اور فلان کے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح نہوگا اور اسیطرح ہر ایک وارث جو وصول کریگا اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکھو فصل ثالث ۔

باب اول ۔

مادہ (۱۱۲۴) بدون افراز حصونکی تقسیم صحیح نہین ہو سکتی ہے مثلاً ایک حصہ والے نے کہا کہ گیہون کے اس ڈھیر مین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگے ۔

مادہ (۱۱۲۵) شرط یہ ہے کہ مقسوم سب شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسلیئے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوگے اور ایسی ہے اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ مین کسی مقدار کا یا کسے جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہے کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے مثلاً قطعہ زمین ۱۰۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا اب ایک شخص آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا جسکی حصہ مین اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۲۵ گز زمین لیوسے اور اگر دونو حصونمین سے کسے مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم نہوگے اور اگر اس کا حصہ دوسریکے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار ہوگا گویا اس ایک حصہ مین ایک مقدار معین کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرسے ۔

اور اتنی درہم سونا گلایا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندے گلائی ہوئی اور اتنی وزن تانبا اور لوہا یا اتنا کپڑا اون کا یا اتنا کپڑا ابزاز ہ کا یا اتنی انڈی سب قسم مثلیات مین

مادہ (۱۱۳۴) قیمتے جنس والے چیزین اگرچہ اونکے افراد مین تفاوت ہو گویا با متشابہ اونکے جز جز ہو سکے قابل تقسیم نہین ہین مثلاً پانچسو کریان دو آدمیون مین مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین لے لیا اور اسی طرح سو اونٹ اور سو گاے ۔

مادہ (۱۱۳۵) قسمت القضا اجناس مختلفہ مین جاری نہوگے یعنے جتنی چیزین مختلف الجنس مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتے یعنے حاکم کو یہہ جایز نہین کہ یک شریک سکے نالش پر قسمت جمع جبرا تقسیم کر دی مثلاً ایک شریک کو کسقدر گیہون دی دیوی اور دوسریکو اوسکی مقابلہ مین کیقدر جو دی دے اور تیسریکو اوسکے مقابلہ مین بکریان دی دیوے اور چوتھی کو اسکے مقابلہ مین اونٹ یا گای دی دیوے اور پانچوین کو تلوار دی دے اور کسیکو حویلی دیوے اور کسیکو دوکان یا اسباب دی دے تو جایز نہین ہے لیکن اگر شرکا آپسمین ملکر تقسیم اسطرح کر لین تو جایز ہے ۔

مادہ (۱۱۳۶) برتن اگرچہ ایک ہی شئے معدنی کے بنی ہوئی ہون گر باعتبار ساخت اور گہڑت کے علیحدہ علیحدہ ہین تو وہ مختلف الجنس متصور ہوتے ہین ۔

مادہ (۱۱۳۷) زیور اور بڑے موتی اور جواہر سب مختلف الجنس ہین مگر چھوٹا جواہر اور چھوٹے موتے جنکے قیمت مین کچھ تفاوت نہین ہے اوسکا ماس متحد الجنس مین ۔

مادہ (۱۱۳۸) حویلیان اور دوکانین اور اسباب سب مختلف الجنس ہین بقسمت جمع تقسیم نہین ہوسکتی ہین مثلاً ایک شریک کو یک حویلی اور دوسری کو یک حویلی قسمت قضا دیوین جایز نہین بلکہ بوجہ قسمت تفریق دے سکتے ہین ۔

فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۳۹) جس شئے مشترک کے حصہ کرنین کسے شریک کا ضرر نہو تو وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعہ زمین کے کئے ایسے حصہ کئے جاوین کہ ہر حصہ مین

مکان ہے بن سکتا ہے یا درخت. لگائی جاسکتے ہین یا کنوا کہود اجاسکتا ہے
یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہوسکتی ہے - یا ایسی دو منزلہ حویلی ہے کہ یک منزل
مردانہ اور دوسرے زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ مین قایم اور ہر
حصہ کو یک یک گہر پورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ
حویلی مین قسمتِ قضا جاری ہوسکتی ہے یعنے اگر یک شریک تقسیم کا مدعی ہو
اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرادیگا -

مادہ (۱۱۴۰) اگر تقسیم مین یک کا حصہ ایسا ہی کہ اس مین آسائش مقصود
قایم ہے اور دوسر کا حصہ ایسا ہے کہ اوسمین منفعت مقصود سکونت وغیرہ
حاصل نہین ہے اور اول مدعی تقسیم ہے حاکم تقسیم جبراً کرادیگا مثلاً ایک حویلی
مین یک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اوسکو ہر طرح کا آرام حاصل ہوسکتا ہے اور
دوسر کا حصہ ایسا چہوٹا ہے کہ اوسمین کچہہ آرام نہین ہوسکتا ہے -

مادہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے ضرر ہوتا ہے تو تقسیم نہوسکیگی
مثلاً چکی اگر تقسیم ہوئی تو کسی کام کے قابل نہین رہتی ہے اسلئی اگر یک حصہ دار
مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا اگر آپس مین راضی ہوکر تقسیم کرلین تو جایز ہے اور
ایسی ہی حمام اور کنوا اور پانی کے نالے اور چہوٹے کوٹہرے اور دیوار جو
دو گہر وغیرہ مین مشترک ہو تقسیم نہین ہوسکتی ہین اور ایسے ہی جو چیز بدون توڑنے
اور کاٹنے کے تقسیم نہوسکیگی اسکا بہی یہے حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زین اور گاڑی
اور جبہ اور مہر کا نگینہ ان سب مین تقسیم جبراً نہین ہوسکتی ہے

مادہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہوکر تقسیم نہین ہوسکتی ہے
ویسے ہی اوسکے جز جز اور جلد جلد ہوکر تقسیم نہین ہوسکتی ہے

مادہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ مین مشترک ہین اور اور
کسیکو اوسمین حق مرور نہین ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہین تو
اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قایم رہیگا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم
نہین ہوسکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئی اگر راستہ اور بہی ہے کہ وہ اسی
راستہ کا محتاج نہین ہین تو تقسیم کرسکتے ہین -

مادہ (۱۱۴۴) سیل کا بہی یہہ حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد ہر شخص کو نالے پانی کے جاری ہونیکے لئے جدا جدا مل سکتی ہے یا اُنکے لئے ہوئی اس نالیکے اور یہہ نالیان پانیکے ہین تو تقسیم ہوسکتی ہی ورنہ نہین ۔

مادہ (۱۱۴۵) جیسا یہہ جایز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بیچکر اسمین حق مرور قایم رکہہ سکتا ہے ایسے ہی یہہ جایز ہے کہ دو شریک زمین مشترک تقسیم کرلین اور رقبہ زمین ایک کی ملک ہوجاوی اور دوسریکو فقط حق مرور اوس مین ہے ۔

مادہ (۱۱۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم مین دو شریکو نمین مشترک ہوسکتی ہے ویسی ہی یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک خاص ہووے ۔

فصل پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان ۔

مادہ (۱۱۴۷) مال مشترک مکیلات کیل سے اور موزونات وزن سے اور عددیات شمار سے اور گزسے ناپنی کے چیزین کرسے تقسیم کرنا چاہین ۔

مادہ (۱۱۴۸) زمین تو گز سے ناپی جاتی ہے مگر درخت اور بنا قیمتاً تقسیم ہوتے ہین ۔

مادہ (۱۱۴۹) ایک حصہ مین عملہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ مین عملہ کم قیمت کا ہے تو اس حصہ مین اگر زمین زیادہ کرکے قیمت پوری کی جاوی تو بہتر ورنہ قیمت مقرر ہوکر جسقدر رکم ہے اوسقدر نقد دیا جاوے ۔

مادہ (۱۱۵۰) دو منزلہ حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت آنکی جائیگی اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہوتا ہی ۔

مادہ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والونکو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اوتار لین اور سب زمین پیمایش کرلین اور عملہ کی قیمت الگ لین اور حصہ الگ الگ اور برابر اسطرح کرلین کہ ایک کو دوسریسے علاقہ نرہے اور حق الشرب اور حق سیل اور حق طریق ہر ایک کا قایم کرلین اور حصہ اول دوم وسوم مقرر کرلین پہر قرعہ اسطرح ڈالین کہ جسکا نام پہلے نکلے وہ حصہ اول اور جسکا نام اوسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اسکے بعد ہو وہ حصہ سوم پاوے اور علیٰ ہذا القیاس ۔

مادہ (۱۱۵۲) وظایف سلطانی اگر لوگونکی زندگی کی حفاظت کیلئے ہے تو اونمین برابر تقسیم ہونگے مرد عورتون اور بچونکا نام دفتر مین درج نہین ہوتا ہے اور اگر عمارات

اور مکانات کی حفاظت کیلئے ہین توجسقدر کہ عمارت اور املاک اوسکے حفاظت مین ہے اوسیقدر وظیفہ ہے ہوگا دیکھو مادہ ۸۷ الغرم بالغنم ۔

فصل ششم خیارات کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۵۳) جیسا بیع مین خیار شرط اور رویت خیار عیب جاری ہوتا ہے ویسا ہی تقسیم مین بہی ہوتا ہے مثلاً آپسمین راضی ہوکر اسطرح تقسیم کیا کہ ایک حصہ مین اتنی گیہون اور دوسرے کے حصہ مین اسقدر جو اور تیسرے کے اتنی بکریان اور چوتھے کے اتنی گائی اور وقت تقسیم کے یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا ہمکو اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین تقسیم رکہین چاہین فسخ کرین اور ایسے ہی اگر بے دیکھی تقسیم کیا اور پہر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم قبول کرے چاہے تقسیم رد کرے ۔

مادہ (۱۱۵۴) قیمیات متحدۃ الجنس کی تقسیم مین خیار شرط اور خیار رویت اور خیار عیب جاری ہوتے ہین مثلاً سو بکریان آپسمین تقسیم کرین اور اگر یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین قبول کرین چاہین رد کرین اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی بکریان نہ دیکہی تہین تو دیکہنی پر اختیار ہے اور ایسے ہے اگر عیب قدیم اونمین نکلا تو بہی اختیار ہے

مادہ (۱۱۵۵) مثلیات متحدۃ الجنس مین خیار شرط اور خیار رویت نہین ہوتا ہے مثلاً گیہون بخیار شرط یا بخیار رویت آپسمین تقسیم کے تو وہ خیار معتبر نہوگا مگر بخیار عیب معتبر ہوگا کہ گیہو مین عیب نکلا تو تقسیم رد ہو سکیگی ۔

فصل ہفتم تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان ۔

مادہ (۱۱۵۶) اپنی اپنی حصہ کے پورا لے لینے سے تقسیم تمام ہو جاتی ہے ۔

مادہ (۱۱۵۷) جب تقسیم تمام ہوچکی پہر اوس سے رجوع کرنا جایز نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اگر کئی حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رضا ہے تو تقسیم کرنی سے رجوع کر سکتی ہین اور اگر قسمت قضا ہے تو رجوع نہین ہوسکتی ہے ۔

مادہ (۱۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپسمین راضی ہوکر چاہین کہ اقالہ کر لین تو جایز ہے مال جیسا پہلے تھا ویسا ہی مشترک کر دین ۔

مادہ (۱۱۶۰) اگر تقسیم مین غبن فاحش واقع ہوا تو فسخ ہوکر دوبارہ تقسیم برابر ہوسکتی ہے ۔

مادہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہہ ظاہر ہوا کہ مورث قرضدار مر گیا ہی تو تقسیم فسخ ہوجائیگی ۔ وارثون نے قرض ادا کردیا یا قرض خواہون نے معاف اور ابراء کردیا یا مورث نے اور مال ایسا چھوڑا کہ دین اوس سے ادا ہوسکتا ہی تو تقسیم فسخ نہوگی ۔

فصل ہشتم تقسیم کے احکام ۔

مادہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہوجاتا ہے کہ کسیکو اوسمین کچھہ علاقہ نہین رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ مین جسطرح چاہی تصرف کرسکتا ہے جیسا باب ثالث مین بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصون مین تقسیم ہو وے ایک کے حصہ مین عملہ آیا اور ایک کے حصہ مین زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگا دی چاہے کنوا کہود دے چاہے نہر جاری کرے یا جتنا چاہے بلند مکان بنادی عملہ والیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اسکو منع کرسکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دہوپ رک جاوے ۔

مادہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم مین بے ذکر درخت بہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عملہ تقسیم ہے تو اوسمین درخت بہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ مین درخت اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچہہ حاجت ذکر عام کی نہین ہے کہ یہہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتہہ تقسیم ہوئی ۔

مادہ (۱۱۶۴) زمین اور سامانکی تقسیم مین بے ذکر صریح زراعت اور میوجات داخل نہین ہونگے اگر اونکا ذکر نہین آیا تو بدستور مشترک رہین گے خواہ تقسیم کے وقت الفاظ عام مثل جمیع حقوقہا مذکور ہون یا نہون ۔

مادہ (۱۱۶۵) حق الطریق اور حق المسیل بہرحال تقسیم مین داخل ہین یعنے جسکے حصہ مین واقع ہونگے اوسی کا حق ہونگے ذکر ہو یا نہو ۔

مادہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت یہہ شرط کی گئی کہ طریق اور مسیل دوسریکے حصہ مین سے ہے تو شرط معتبر ہے ۔

مادہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ مین آگیا مگر یہہ شرط نہین ہے کہ اوسیکے ساتہہ باقی رہے گا اگر دوسرے طرف پہیرا جاسکتا ہے ۔ تو پہیرا جائیگا وقت تقسیم کے لفظ عام جمیع حقوقہا کہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پہیرنیکے قابل نہین ہے اور وقت تقسیم کے لفظ جمیع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا

باقی رہیگا اور اگر وہ لفظِ عام مذکور نہین ہوا تو تقسیم فسخ ہو جائیگی اور
مسیل کا حکم ہے یہہ طے ۔

مادہ (۱۱۶۸) دو شخصونکی ایک حویلی مشترک ہے اور اوسمین دوسرے
گہر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہین تو راستہ والا منع نہین کر سکتا ہے
مگر یہہ دونون اوسکا راستہ ویسا ہی رہنے دین گے جیسا تہا اور بیع اس
حویلی کے مع اس راستہ کے باتفاق ان تینون کے ہو سکیگی اگر یہہ طریق
تینونمین مشترک ہے تو اوسکی قیمت بہی تہائی تہائی تقسیم ہوگی اور اگر رقبہ
طریق کا اون حویلی والونکا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو ہر شخص
اپنا اپنا حق دیگا اور زمین معہ حق مرور کے اور بے حق مرور کے قیمت کی جائی
فاضل تو حق مرور والے کا ہے اور باقی حویلی والونکا حق ہے اور مسیل مانند
طریق کے ہے یعنے جب حق مسیل حویلی مشترکہ مین ہے تو وقت تقسیم کے جیسا جو
ویسا ہے چہوڑا جائیگا ۔

مادہ (۱۱۶۹) یک حویلی کے میدان مین کسی کا گہر کہ یہہ گہر والے اوسمین سے
راستہ چلتی ہین حویلی والے چاہتی ہین کہ حویلی آپسمین تقسیم کرلین تو گہر والا
اونکو منع نہین کر سکتا ہے مگر ضرور ہی کہ اس گہر والے راستہ رکہین گے ۔

مادہ (۱۱۷۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوئی اور دونو حصونمین
ایک دیوار مشترک ہے کہ یک حصہ کی کڑیون کے سرے اس دیوار پر ہین
اور دوسرے سرے اور دیوار پر ہین اگر وقتِ تقسیم کے یہہ قرار پایا
تہا کہ یہہ کڑیان اوٹہائین گے تو اوٹہائی جاوین ورنہ نہین اور ایسی ہی دو
حصہ والونکے درمیان یک دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیان اوسپر رکہی
ہوئی ہین اونکا ہی یہہ حکم ہے ۔

مادہ (۱۱۷۱) یک حصہ کے درختونکی ڈالیان دوسرے حصہ پر جہکے ہوئے ہین
اگر وقت تقسیم یہہ ٹہرا تہا کہ کاٹ ڈالین گے تو کاٹ ڈالین ورنہ نہین ۔

مادہ (۱۱۷۲) یک حویلی مشترک کا طریق خاص مین حق مرور ہے اور
حویلی جو تقسیم کی گئی تو سب حصہ والے اوس طریق خاص مین کہڑکی (تہی)

اور دروازہ نیا نکال سکتی ہین اور کوچہ والے اوسکو منع نہین کر سکتی ہین ۔

مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچھ مکان بنایا اب تقسیم کے وقت اگر بنائی والے کے حصہ مین وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ جبراً توڑ دادینگے ۔

فصل ہشتم مہایاۃ کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین ۔

مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاۃ نہین ہو سکتا ہے بلکہ قیمتی چیز ومین ہو سکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی رہین انتفاع ممکن ہوگا ۔

مادہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال ۔ دوئم مہایاۃ مکانی ہے کہ دونو آپسمین ٹہرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک جانب ایک رہے اور دوسرے جانب دوسرا یا گھر ونمین سے ایک گھر مین ایک رہے اور دوسرا دوسرے گھر مین ۔

مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور مین مہایاۃ ہو سکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانونمین بہی ہو سکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال مین لاوی ۔

مادہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ قرار یکسال اس حویلے مین معوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلی مین رہیگا اسلیئے ذکر مدت ضرور ہے ۔

مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اس مہایاۃ سے پہلے ہر حصہ والے کو ہر ہر جزو مین حق منفعت ہے پس اسنے ایک جانب اپنا حق منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حق منفعت جمع کر لیا اسلیئے اسمین ذکر و تعیین مدت لازم نہین ہے ۔

اور دروازہ نیا نکال سکتی ہین اور کوچہ والے اوسکو منع نہین کر سکتی ہین ۔
مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچہہ مکان بنایا اب تقسیم کے وقت اگر بنائی والے کے حصہ مین وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ جبراً توڑ دا دینگے ۔

فصل ہشتم مہایاۃ کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین ۔
مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے بلکہ قیمتی چیز ونمین ہوسکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی نہین اشفاع ممکن ہوگا ۔
مادہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال ۔ دویم مہایاۃ مکانی ۔ کہ دونو آپسمین ٹہرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک جانب ایک رہے اور دوسرے جانب دوسرا یا گہر دونمین سے ایک گہر مین ایک رہے اور دوسرا دوسرے گہر مین ۔
مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور مین مہایاۃ ہوسکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانونمین بہی ہوسکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال مین لاوی ۔
مادہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ ٹہرا یکسال اس حویلے مین معوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلی مین رہیگا اسلیئے ذکر مدت ضرور ہے ۔
مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اس مہایاۃ سے پہلے ہر حصہ والے کو ہر ہر جز و مین حق منفعت ہے پس اسنے ایک جانب اپنا حق منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حق منفعت جمع کر لیا اسلیئے اسمین ذکر و تعین مدت لازم نہین ہے ۔

باری مین کرایہ زیادہ آیا تو اورون کو اوس زیادہ مین کچہ حق نہین ہے (دیکھو مادہ ۱۱۸۴) اور مثلاً ایک نے ایک گہر کچہ کرایہ پر دیا اور دوسرے نے زیادہ کرایہ تو اس زیادے لینے مین دوسرے کو حق نہوگا۔

مادہ (۱۱۸۷) اعیان مشترکہ مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک درخت کا پہل لیوی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریونکی ایک ریوڑ کا (منڈا) دودہ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک شخص ایک ریوڑکے اون لیا کری اور دوسرا دوسرے کی۔

مادہ (۱۱۸۸) اگرچہ مہایاۃ بالتراضی فسخ ہوسکتا ہے مگر جب تک کہ ایک شخص نے اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہوئی انقضاء مدت کرایہ فسخ نہین ہوسکتا ہے

مادہ (۱۱۸۹) مہایاۃ جو بحکم حاکم ہوا وسکو سب راضی ہوکر فسخ کرسکتے ہین نہ ایک شخص

مادہ (۱۱۹۰) ایک حصہ دار بیع یا لتقسیم کی لئی مہایاۃ فسخ کرسکتا ہے اور بی سبب اگر فسخ کرنا چاہئی تو حاکم اوسکے مدد نہ کریگا۔

مادہ (۱۱۹۱) ایک یا سب حصہ وارونکے مرنے سے مہایاۃ زایل نہین ہوسکتا ہے۔

باب سویم جو مسایل کہ دیوارون اور ہمسایون سے متعلق ہین اوسمین چار فصلین ہین

فصل اول املاک کے احکام کے قواعد۔

مادہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک مین جیسا چاہے تصرف کرسکتا ہے مگر جب اوسکے ساتہ کسی اور کا حق متعلق ہو تو یہ شخص مالک کو اوسمین تصرف کرنے سے منع کرسکتا ہے مثلاً بالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گہر ایک کا ہے بالاخانہ والیکو یہہ حق ہے کہ منزل زیرین برقرار اور قیام رہے ورنہ بے اجازت بالاخانہ والیکے اپنا مکان زیرین نہین توڑ سکتا ہے کیونکہ یہہ توڑ دیگا تو اوسکا بالاخانہ کیونکر قرار پذیر ہوگا اور مکان زیرین والے کو اوسپر یہہ حق ہے کہ چہت قایم رکہے تا بارش اور دہوپ سے محفوظ رہے۔

مادہ (۱۱۹۳) اگر دونوکا دروازہ ایک ہی ہے تو دونو بالاشتراک آمد و رفت کرسکینگے ایک دوسرے کو منع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہہ کا مالک ہوا تو اوپر اور نیچے سبکا مالک ہے

نیچے کنواں وغیرہ بنا لے یا اوپر مکان بنائے۔

مادہ (۱۱۹۵) اپنی حویلی میں ایک شخص نے کوٹھا بنائی تو اوسپر ہمسایہ ایسا کہڑا کرے کہ ہمسایہ کی ہوا رکے اگر کہڑا کریگا تو جسقدر ہمسایہ کے ہوا روکے اوسقدر کاٹ دیا جاوے۔

مادہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغ کے درختوں کی ڈالیاں دوسرے کے باغ یا گہر ہمسایہ کے اندر زمین کو ادبا سوار کرتی ہے تو اوسکو ہوا کی کہو لینے کے لئے ڈالیونکے کاٹنے یا اونچا اونکا حکم کرینگے۔ اور اگر ہمسایہ دعوی کرے کہ میرے درختوں کے سایہ میں میری باغ کے درخت اور زراعت کو ضرر ہے تو درخت نہین کاٹے جاوینگے۔

مادہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہ ہوئے مالک کو اوسکے ملک مین تصرف سے منع نہیں کر سکتے۔

فصل ثانی ہمسایہ کے معاملات کا بیان

مادہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر چہجہ رکہنا یا بنانا جائز ہے جب تک ہمسایہ کو ضرر فاحش نہوئے

مادہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش جو حوائج اور منافع اصلیہ مثل سکونت وغیرہ کو مانع ہو وے یا اسکے گہر کی بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہوئے۔

مادہ (۱۲۰۰) جس طرح ہو سکے ضرر فاحش رفع کیا جاوے مثلاً ایک گہر کے پاس لوہار یا بندوک لگائے یا خراس یعنے چکی لگائی تو لوہا کوٹنے سے اور چکی چلنے سے بنیاد سست ہوتی ہے یا تیلی کو لیکر گہر اکیا ہے تیل کی بدبو سے یا دہوین سے رہنا مشکل ہے جسطرح ہو سکے دفع کیا جاوے یا اپنی زمین مین چکی کے لئے نہر لایا کہ ہمسایہ کے دیوار کو ضرر ہو یا ہمسایہ کی دیوار کے نیچے پاخانہ وغیرہ بنایا کہ اوس سے دیوار سست ہوتی ہے یا ہمسایہ کے گہر کے پاس خرمن در بنایا کہ اوس سے غبار ایسا اوڑتا ہے کہ رہنا مشکل ہے یا تنور کے پاس مکان بلند بنایا کہ تنور کی ہوا بند ہو گئی تو یہہ ضرر فاحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کے بازار مین باورچی نے دوکان لگائی کہ اوسکے دہوین سے کپڑہ خراب ہوتے ہین۔ یا اوسکے گہر سے نہر ٹوٹ گئی اور گہر مین پانی پہیل گیا اوس سے ضرر فاحش ہوا اگر ہمسایہ دعوی کرے تو اوسکی تعمیر واجب ہوگی

مادہ (۱۲۰۱) اگر اون چیزون کو منع کیا کہ جو اشیاء اصلی نہیں مثلاً ہوا یا نظر گاہ یا دہوپ روک گئی تو یہہ ضرر فاحش نہین ہے اور اگر ایسے بنا قایم کرے کہ ہمسایہ کے روشندان بند ہو گئے اور ایسا اندہیرا ہو گیا کہ پڑہنا نہین ہو سکتا ہے تو اوسکی بنا توڑ ڈالی جاوے گی یہہ نہین کہہ سکتے ہین کہ دروازہ کی روشنی کوٹہری کیلئے کافی ہے کیونکہ کبہی سردی وغیرہ کیلئے دروازہ کوٹہری کا بند کیا جاتا ہے اگر اس کوٹہری کے دو روشندان ہین اور ایک روشندان

اس بناء سے بند ہوگیا تو ضرر فاحش ہوگا۔

مادہ (۱۲۰۲) اپنے گھر میں ایسے روشندان بنائے یا ایک بنا بلند بنائی اور اوس میں روشندان کے کے اوس سے ہمسایہ کا زنانہ یا زنانہ کے رہنے کی جگہہ مثلاً صحن یا باورچیخانہ یا کنوان دکھلائی دیتا ہے تو اوس میں کچھہ فاصلہ بھی ہو توبھی یہ ضرر فاحش ہے دفع کیا جائیگا کہ اوسپر روشندان کے بند کرنے کیلئے جبر کرین سکے تا زنانہ نہ دکھلائی دے۔ مگر روشندان بالکل بند ہونگے مگر نئے جو بنائی گئی اور سکے چھید وغیرہ سے اگر زنانہ دکھلائی دیتا ہے تو چھید انکو بند کر دینگے۔ نہ یہ کہ تمی توڑ واکر دیوار بنوائی جاوے گے دیکھو مادہ (۲۲)۔

مادہ (۱۲۰۳) اگر روشندان قدادم سے اونچے ہیں اونکا اس خیال سے بند کرنا کہ زینہ لگاکر زنانہ دیکھیگا نہیں ہو سکتا ہے دیکھو مادہ (۷۴)۔

مادہ (۱۲۰۴) چمن زنانہ کے رہنیکی جائے نہیں ہے۔ اگر باغیچہ دکھائی دیتا ہے تو اس خیال سے کہ کبھی کبھی مستورات اودہر آتے ہیں تو اوسکا نظرگاہ بند کیا جانا صحیح نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنے میوہ کے درخت پر چڑہتا ہے اور اوس سے ہمسایہ کا زنانہ دکھائی دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوشہ ہوجاؤ۔ ورنہ بلا آواز دئے اگر چڑہیگا تو حاکم اوسکو منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم میں ایک حصہ کا زنانہ دکھائی دیتا ہے تو دونو حصہ داروں پر حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کی بنائیں۔

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گھر بنایا کہ حویلی قدیم سے انکو ضرر ہوتا ہے اوسپر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بندوبست کرے نہ یہہ کہ حویلی قدیم والے پر یہہ دعویٰ کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان میں اوغیرہ سے انکا زنانہ دکھلائی دینے لگا تو اوسکے قدیم روشندان نہ بند ہونگے اسی کو اپنا بندوبست کرنا ضرور ہے یا لوہار کی دوکان قدیم کے پاس کسی نے گھر بنایا تو اونکا یہ دعوے کہ لوہار کے لوہا کوٹنے سے ہمکو تکلیف ہے مسموع نہوگا یا بھٹی قدیم کے پاس جو کسی نے گھر بنایا تو یہہ قول انکا کہ میرے گھر میں دہوان اور غبار آتا ہے اوسکی بھی توقف نہوگی وہ اپنا گھر خود لوہا لیوئے۔

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کیطرف کہلے ہوئے ہیں اتفاقاً یہ حویلی گرگئی۔ اب میدان والے نے میدان میں گھر بنایا اور اوسکے بعد حویلی اوسکے

تیار ہوئی جیسے پہلے تھی اب اگر حویلی کے روشندانون سے اوس گھر کا زنانہ دکھلائی دیتا ہے تو بند نکئے جاینگے بلکہ وہ اپنے گھر کا بندوبست کرلین کہ زنانہ نہ دکھائی دیوے۔

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی مین روشندان ہین کہ اونسے ہمسایہ کا زنانہ دکھائی نہین دیتا ہے ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرادی کہ اب وہ روشندانون مین سے اسکا زنانہ دکھائی دینے لگا۔ تو یہ دعوی اسکا کہ روشندان بند کرے مسموع ہوگا بلکہ بنا بندوبست خود ہی کرے

مادہ (۱۲۱۰) دیوار مشترک کو یک حصہ دار بلند نکر سکیگا۔ اور نہ یہ کہ اوسپر حجرہ بنا کر اپنے بالاخانہ مین جا یا کرے اور نہ اوسکو کسیطرح تغیر دے سکیگا۔ خواہ ہمسایہ کو ضرر ہو یا نہو مگر شریک کو یہ جائز ہے اگر مکان بنا دے تو اس دیوار پر کڑیان رکھہ سکتا ہے اور جتنے کڑیان یہ حصہ دار رکھیگا اوتنے ہی دوسرا حصہ دار بھی رکھہ سکتا ہے یعنے جسقدر طاقت ہے اوسکا نصف ہر حصہ دار بوجہہ رکھہ سکتا ہے اور اوس سے زیادہ رکھیگا تو دوسرا منع کر سکتا ہے

مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہین ہے کہ اپنے کڑیون کی جگہہ بدل دی یعنے شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکھدے یا نیچے سے اوپر رکھدے مگر اوپر سے نیچے رکھہ سکتا ہے

مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا میٹھا کنوان ہے دوسرے نے چاہا کہ اوسکے پاس پیخانہ بنا دے یا کہارے پانی کی نالی لادے اوس سے خوف ہے کہ اوسکے کنوے کا پانی خراب ہوجاوےگا تو ضرر اوسکا ضرور دفع کیا جاوے۔ یا پیخانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسے ہی اگر میٹھے پانی کی نالی کے پاس کہاری یا پیخانہ کی نالی لا یا یا پیخانہ بنایا تو یہ ضرر دفع ہوگا اگر بے توڑے دفع نہوسکے تو توڑ دیا جاوے۔

فصل سوم راستہ کا بیان

مادہ (۱۲۱۳) راہ عام کے دونو طرف ایک شخص کے مکان ہے اب یہہ شخص چاہتا ہے کہ دونو مکانون مین چھتہ بنالے کہ اوسپر اوسکو راہ اندر رفت ہوجاوے حاکم منع کریگا۔ اگر بنا چکا اور راہ چلنے والونکو بھی ضرر نہو تو توڑا نہ جائیگا۔ مگر یہہ کسیکو حق نہین ہے کہ اپنے گھر سے نکلکر اوس چھتہ مین اگر بیٹھا کرین یا پیخانہ پھرین اور اگر یہہ چھتہ گرگئے تو پھر بناوے گا

مادہ (۱۲۱۴) راہ عام مین سے جو چیزین مضر عام ہین گو قدیم ہون اوٹھا دیے جائینگی مثلاً گھر کے پانی کا پانی کہ ہر وقت جاری ہو۔

مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے محلہ اگر اپنے گھر کے بنانے کیلئے رکھین ڈالا تو حکم ہوگا کہ ایک طرف ڈالو۔ اور جلد کام مین لاؤ۔

مادہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہووے تو حاکم جسکے ملک بیاہے بقیمت لیکر راہ عام مین لگا دیوے اور بلا قیمت نہین لے سکتا ہے دیکھو مادہ (۱۲۱۵ و ۱۲۶۳) ۔

مادہ (۱۲۱۷) راہ عام کے علاقہ کی زمین بقیمت مثل خرید کر اپنی حویلی مین شریک کر سکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنے مین عام ضرر اور حرج نہووے ۔

مادہ (۱۲۱۸) راہ عام مین ہر شخص اپنا دروازہ نیا لگا سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۱۹) طریق خاص مین جسکو حق مرور نہو وہ نیا دروازہ نہین نکال سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۰) طریق خاص سب جنکے والونکا مشترک ہے بے اجازت اہل محلہ کے کوئی شخص نئی چیز نہین بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہو ۔

مادہ (۱۲۲۱) جیسے کوچہ خاص مین گہر بنایا وہ رستہ مین پرنالہ بے اجازت اوردن کے نہین نکالے گا ۔

مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہ خاص مین اپنا دروازہ قدیم بند کر دیا ہو وہ یا اوسکا مشتری پہر جاری کر سکتا ہے تو اوسکا حق ساقط نہین ہو سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۳) اگر راہ عام پر از دحام ہو تو راہ خاص مین سے گذر سکتے ہین اور راہ خاص والے اوسکو متفق ہوکر نہ بیچ سکتے ہین اور نہ تقسیم کر سکتے ہین ۔ اور نہ اوسکو شروع سے بند کر سکتے ہین ۔

فصل چہارم حق مرور و حق مسیل کا بیان

مادہ (۱۲۲۴) حق مرور اور مسیل اور مجری جیسے قدیم سے ہین ویسے ہی رہینگے ۔ دیکھو مادہ (۶) اور جبتک کہ قدامت کے خلاف (یعنے نو حادث ہونے) پر دلیل نہووے متغیر نہین ہو سکتے ہین ۔ اور جو قدیم خلاف شرع ہو اوسکا کچھ اعتبار نہین ہے یعنے جو چیز کہ شریعت کے خلاف بنی ہوتی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بنا ہے فوراً زایل کی جاویگی ۔ دیکھو مادہ (۲۷) مثلاً ایک حویلی کا پانی خانہ راہ عام پر قدیم سے بہتا ہے ۔ کہ لوگون کو اوس سے تکلیف ہے بند کر دیا جائیگا ۔

مادہ (۱۲۲۵) کسیکے زمین مین جو کسیکو حق مرور ہے مالک اوسکو منع نہین کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۶) جسنے کوئی چیز ایک بار مباح کر دے تو اوسکو منع بہی کر سکتا ہے تکلیف اور ضرر کی اگر اجازت بہی ہوگی ہو تو لازم نہین ہے مثلاً ایک کی زمین مین ایک شخص کو حق مرور نہین ہے مگر اوسکی اجازت سے آمد و رفت کرتا ہے تو مالک اوسکو منع کر دے گا ۔

مادہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین مین ایک کو حق مرور حاصل ہے زمین والے خاص حق والے کی

اجازت لیکر گھر بنایا اور راہ بند ہوگئی تو اوسکا حق مرور ساقط ہوگیا۔ اسکے حق کا دعوی
سماعت نہوگا۔ دیکھو مادہ (۱۵)۔

مادہ (۱۲۲۸) کسی کی زمین میں کسی کا پانی چھوٹی یا بڑی نالی میں قدیم سے جاری ہوتا ہے تو
زمین والے کو یہ حق نہیں ہے کہ یہ کہے میں اب پانی اپنی زمین میں نہیں آنے دونگا۔ اور
جب اوسکی تعمیر اور صفائی کی ضرورت ہووے تو پانی والا اگر ممکن ہے اوسکی تعمیر کریگا۔
ورنہ یعنے یہ اوسکے کہ زمین میں نالی داخل کی جائے درست نہیں ہوسکتی تو زمین والے کو
لازم ہے کہ اپنی زمین میں نالی درست کرکے پانی لانیکی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت
نہ دیگا تو حاکم جبراً اجازت دلوائیگا یا خود نالی درست کردے اور یا اپنی زمین میں پانی آنے دے

مادہ (۱۲۲۹) ایک شخص کا پانی برسات کا ہمسایہ کے گھر پر قدیم سے بہتا ہے تو گھر والا اب
اوسکو منع نہیں کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۰) طریق عام کے گھروں کے پرنالونکا پانی سڑک پر بہکر ایک شخص کی زمین میں قدیم
سے بہتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہیں کرسکتا ہے اگر بند کریگا
تو حاکم بند توڑ دے گا۔ اور بدستور قدیم رہیگا۔

مادہ (۱۲۳۱) کسیکو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے گھر کا پانی کسیکے گھر پر بہا دے۔

مادہ (۱۲۳۲) کھارے پانی کی نالی جو کسی کے گھر میں سے قدیم سے بہتی ہے گھر والا بند
نہیں کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ گھر بک جائے تو مشتری ابھی بند نہیں کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۳) نالی خوب بھر گئی یا ٹوٹ گئی کہ گھر والے کو اوس سے ضرر فاحش ہے تو نالی
والے پر حکم ہوگا کہ یہ تکلیف اور ضرر فاحش دور کرے۔

باب چہارم شرکت اباحت کے بیان میں اوسمیں سات فصلیں ہیں۔

فصل اول کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہیں ہے

مادہ (۱۲۳۴) پانی اور گھاس اور آگ سب لوگوں میں مشترک ہے۔

مادہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین پر جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہیں ہے۔

مادہ (۱۲۳۶) جو کنویں کہ کسی شخص کے کھودی ہوئی نہیں ہیں بلکہ قدیم سے ہر مرد
اور ہر جانور کے آرام کیلئے بنائی گئی ہیں سب میں مشترک ہیں۔

مادہ (۱۲۳۷) دریا اور بڑے بڑے تالاب مباح مشترک ہیں۔

مادہ (۱۲۳۸) جو نہریں کہ کسی کی ملک نہیں ہیں یعنے کسی کی زمین میں نہیں ہیں وہ مباح عام ہیں مثلاً دریائے نیل اور فرات اور طونہ اور طونجہ۔

مادہ (۱۲۳۹) اور وہ نہریں کہ کسی کے ملک میں ہیں دو قسم ہیں ایک وہ کہ سب کیلئے مشترک ہیں یعنے یہ نہیں ہے کہ سب شرکا اسکی زمین میں پانی جمع ہوتا ہے۔ بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے تو یہ نہریں عام ہیں اسے کہ جو کوئی اپنا حق بیچے گا اوسمیں شفعہ نہیں ہوگا۔ اور دوم نہر خاص کہ جیسا مختص ہے سکی زمین میں پانی جمع ہوتا ہے اور کہیں اوسکا منفذ نہیں ہے۔ اگر اسمیں کوئی اپنا حق بیچے گا تو اوسمیں شفعہ جاری ہوگا۔

مادہ (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھ کچھ مٹی بہکر کسی کی زمین میں آگئی تو زمین والے کی ہی ہو کسیکا حق نہیں ہے

مادہ (۱۲۴۱) اگر گھاس ایسی زمین میں ہے کہ کسی کی ملک نہیں ہے تو مباح عام اور مشترک ہے اور ایسی ہی اگر کسی کی زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہوئے تو مشترک مباح ہے۔ اور اگر زمین والے نے گھاس اوگنے کے لئے پانی دیا یا اوسکے لئے احاطہ کیا (منڈیا بنایا) تو یہ گھاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اوسکو لے نہیں سکتا ہے اگر لیکر خرچ کریگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۲۴۲) جو چیز خود رو یعنے بے پانی دے اوگتی ہے وہ سب گھاس ہے نہ درخت کر وگائے جاتے ہیں۔ اور نظر ہی گھاس ہے (نظر بنون و ظا ر ھملتا اوسمیں نہیں ہے شاید غلطی کاتب ہوگی نضر بضاد معجمہ صحیح اوسکو گز کہتے ہیں۔

مادہ (۱۲۴۳) جو درخت کہ خود رو ہیں یعنے بے اوگائے او بے لگائے پہاڑوں اور جنگلوں میں ہوتے ہیں وہ سب مباح ہیں۔

مادہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کی زمین میں درخت اوگیں تو وہ زمین والیکے ہیں اوسمیں سے اور کوئی لکڑی نہیں لے سکتا ہے اگر لے لیگا تو قیمت دیگا۔

مادہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنے درخت کو پیوند لگایا اور اوس سے جو میوہ ہوا وہ درخت والے کا ہے ایسے پیوند لگانے سے جو پھل پیوندی ہوگا۔ وہ بھی درخت والے کا ہے

مادہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہی تخم حاصل کا مستحق ہے کوئی اور متعرض نہیں ہو سکتا ہے

مادہ (۱۲۴۷) شکار مباح ہے۔

فصل ثانی ان اشیاء مباح کی کیونکر مالک ہو سکتے ہیں

مادہ (۱۲۴۸) ملک ہونیکے تین سبب ہیں۔ ایک یہ کہ ایک مالک کے ملک سے

دوسرے کے ملک میں منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے۔ دوم خلف یعنی قائم مقام ہونے سے مثلاً وراثت۔ سوم احراز یعنے شئ مباح کو کہ اوسکا کوئی مالک نہیں ہے اپنے قبضہ میں کر لینا اور یہ یا تو حقیقی ہے کہ حقیقت میں اپنا قبضہ کر لینا۔ یا حکمی ہے کہ سبب تملک قائم کیا جاتا ہے مثلاً اپنے برتن میں برسات کا پانی لیا گیا۔ یا جال بچھا کر شکار پکڑا گیا۔

مادہ (۱۲۴۹) جس نے کسی مباح پر اپنا قبضہ کر لیا۔ وہ اوسکا مالک ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے نہر سے پانی اپنے برتن میں بھر لیا اب اور کوئی یہ پانی نہیں لے سکتا ہے اگر بے اجازت چھین کر خرچ کریگا قیمت دیگا

مادہ (۱۲۵۰) احراز کیلئے قصد شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی لینے کے لئے برتن رکھا۔ حوض اور تالاب بارش سے بھرنے کیلئے بنائی کسی میں اوسمیں بارش کا پانی بھر گیا تو احراز ہوگا۔ ورنہ اگر خود بخود برتن بارش سے بھر گیا تو مالک نہوگا ہر شخص اسکو استعمال کر سکتا ہے دیکھو مادہ (۱۲۴

مادہ (۱۲۵۱) پانی کے احراز کیلئے یہ شرط ہے کہ جاری نہو اور جس کنوین کا پانی بہتا ہے وہ محرز نہیں ہے اگر ایسے کنوین میں سے کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا۔ اور خرچ کیا تو نقصان نہ دیگا۔ اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض میں ایک جانب سے نکلتا ہے اور دوسرے جانب سے آتا ہے محرز نہیں ہے۔

مادہ (۱۲۵۲) گھانس کاٹ کر جمع کر لینے اور گٹھہ باندھ لینے سے احراز ہوتا ہے

مادہ (۱۲۵۳) پہاڑوں میں سے لکڑیاں جسطرح ہو سکے لینا جائز ہے صرف جمع کر لینا احراز ہے گٹھہ باندھنا شرط نہیں ہے۔

فصل سوم عام مباح چیزونکے احکام

مادہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنے کام میں اسطرح لا سکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہو

مادہ (۱۲۵۵) شئے مباح کے لینے سے کوئی کسی کو منع نہیں کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۵۶) ایسی جگہ کے گھانس کو کہ اوسکا کوئی مالک نہیں ہے ہر شخص اپنے جانور کو چرا سکتا ہے اور جتنی چاہے کاٹ سکتا ہے

مادہ (۱۲۵۷) کسیکی ملک میں گھاس جو بے سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہ اختیار ہے کہ اپنی ملک میں کسی کو نہ آنے دے۔

مادہ (۱۲۵۸) پہاڑوں میں کسی نے لکڑی جمع کی اور وہیں چھوڑ آیا کوئی اور اگر لیگیا تو وہ شخص اس سے واپس لے سکیگا۔

مادہ (۱۲۵۹) پہاڑوں اور جنگلوں اور رستوں میں سے کہ اوسکا کوئی مالک نہیں ہے ہر شخص

میوہ توڑ سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسیکو اسلیئے مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیاں جمع کردے یا شکار پکڑے تو یہہ مزدور اپنی مزدوری کا مستحق ہوگا۔ اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے۔

مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک مین آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنے سے اور آگ سینکنے سے منع کرسکتا ہے۔ اگر جنگل مین آگ جلائی تو ہر شخص اوس سے فایدہ لیگا۔ اور اپنی کو سکیگا اور اوسکی روشنی مین سے سکیگا اور اس سے اپنی قندیل روشن کرسکیگا۔ اور کسیکو منع نکرسکیگا۔ مگر بے اجازت اوسکے اوسمین سے کوئی آگ نہ لے سکیگا۔

فصل چہارم حق الشرب اور نہر کے کنارہ کا حکم۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی باری پر پانی لینا یا اپنے جانور کو پلانا اور زراعت کو پانی دینا حق الشرب ہے۔

مادہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گھاٹ پر پانی لینا حق الشفہ ہے۔

مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور روشنی سے ہر شخص بہرہ مند ہوتا ہے ویسا ہی دریا اور تالابون سے بہی ہوسکتا ہی

مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نہر سے جو کسی کی ملک نہین ہے سیراب کرسکتا ہے۔ اور نہر عام مین سے اپنی زمین سیراب کرنیکے لئے یا چکی پھرانیکے لئے ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر جب پانی کم ہوجاوے کہ اور لوگونکے پانی لینے مین تاخیر ہونے لگی۔ اور دریا بالکل پانی سوکھہ جاوے اور کشتی نہ چل سکے تو یہہ ضرر عام ہے اوسکو منع کیا جائیگا۔

مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اوس پانی پر جو کسی کا ملک نہین ہے حق الشفہ حاصل ہے

مادہ (۱۲۶۷) جس کسی کی جاگیر مین نہر جاری ہے اوسکی ملک ہے یعنی اپنی اپنی جگہہ پر ہر شخص کو حق شرب حاصل ہے اور عام لوگونکے لئے اوس نہر پر حق الشفہ حاصل ہے اور کسیکو یہہ حق نہین ہے کہ اوس نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوئی سے جو خاص کسیکا ہے اپنی زمین سیراب کرسکے اور اپنی اپنی جانورون کو نالی کے کنارہ پر جہوٹا یا بڑا ہو پانی پلاسکتے ہین۔ اس شرط پر کہ گھاٹ اور نالیان ٹوٹنے نہ پاوین اور نہر والے کو اختیار ہے کہ اپنی باغیچہ مین یا گھر مین پانی سینچ کر لا سکے۔

مادہ (۱۲۶۸) پانی کو ایسا ہے کہ ہر شخص اوس پر وارد ہوسکتا ہے مگر جو کہ ایک شخص کی ملک ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنے سے منع کرسکتا ہے اگر اوسکے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہین ہے تو اوس مالک کو جبرا حکم کرینگے کہ پانی حسب طلب لینے دیوے اور ہر شخص

پانی کیلئے اندر جا سکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خراب ہونے نپائے اور کنارہ نہ ٹوٹے۔

مادہ (۱۲۶۹) کسی شریک کو نہر مشترک مین بلا اذن یہہ اختیار نہین ہے کہ چھوٹی نالی اپنے لیے نکال سکے یا اپنا حق الشرب پہلے گھاٹ بدل دے یا دوسری زمین مین کہ اوسکو اوس نہر سے حق الشرب نہین ہے پانی لیجاوے۔ اگر اور حصہ دارون نے اجازت دے دے تو پہر اونکو یا اونکے وارثون کو اختیار ہے کہ منع کردین۔

فصل پنجم احیاء موات کے بیان مین (یعنے زمین بنجر اور افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنا)

مادہ (۱۲۷۰) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قصبہ اور گانو کی چراگاہ ہے اور نہ لکڑسان ہے بلکہ آبادی سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قصبہ کے باہر کہڑا ہوکر پکارے تو وہان تک آواز نہ جا سکے۔

مادہ (۱۲۷۱) گانو اور قصبے کے پاس زمین چراگاہ اور کہلیان اور لکڑسان کے لیے چھوڑی جاتی ہین۔ اوسکو اراضی متروکہ کہتے ہین۔

مادہ (۱۲۷۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہوگیا یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کی اس شرط پر دے کہ مالک نہوگا اور صرف انتفاع کر سکیگا تو جیسی شرط ٹہری ہے ویسا ہی ہوگا یہ مالک زمین نہوگا۔

مادہ (۱۲۷۳) اگر کچہ قطعہ زمین آباد کیا اور کچہ ترک کر دیا تو جتنے زمین آباد کی ہے اوتنے ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کرکے اوسکے بیچ کا قطعہ ترک کیا تو بیچ کا قطعہ بہی اوسیکا ملک ہے۔

مادہ (۱۲۷۴) ایک شخص نے احیاء زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور دوسرے نے احیاء کیا تو اول کیلئے آمد و رفت کا رستہ اطراف کی زمین مین سے رہے گا۔

مادہ (۱۲۷۵) جیسا تخم ریزی اور سنگ بست احیاء زمین ہے ویسا ہی ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالی کہودنا احیاء ہے۔

مادہ (۱۲۷۶) زمین موات پر دیوار یا مٹی یا سیل سے حفاظت کیلئے کہڑا کرنا احیاء ہے

مادہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کانٹون اور خشک ڈالیون سے اوسکے گرد باڑ کہڑا کرنا یا ملاو کرنا یا کانٹون کا جلانا یا کنوان کہودنا احیا نہین ہے بلکہ یہ حد بندی اور سنگ بست ہے

مادہ (۱۲۷۸) ایسے ہی گہاس یا کانٹے کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور

پانی لیجائے اندر جاسکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خراب ہونے نپائی اور کنارہ نہ ٹوٹے۔

مادہ (۱۲۶۹) کسی شریک کو نہر مشترک مین بلا اذن یہ اختیار نہین ہے کہ چھوٹی نالی اپنے لیے نکال سکے یا اپنا حق الشرب بلحاظ گھاٹ بدل دے یا دوسری زمین مین کہ اوسکو اس نہر سے حق الشرب نہین ہے پانی لیجاوے۔ اگر اور حصہ دارون نے اجازت دے دے تو پہراونکو یا اونکے وارثون کو اختیار ہے کہ منع کردین۔

فصل پنجم احیا ء موات کے بیان مین (یعنے زمین بنجر او رافتادہ کو آباد او رقابل زراعت کرنا)

مادہ (۱۲۷۰) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قصبہ اور گانو کی چراگاہ ہے اور نہ لکڑسان ہے بلکہ آبادی سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قصبہ کے باہر کہڑا ہوکر پکارے تو وہان تک آواز نہ جاسکے۔

مادہ (۱۲۷۱) گانو او رقصبے کے پاس زمین چراگاہ اور کہلیان اور لکڑسان کے لیے چہوڑی جاتی ہین۔ اوسکو اراضی متروکہ کہتی ہین۔

مادہ (۱۲۷۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہوگیا یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کی اس شرط پر دے کہ مالک نہوگا اور صرف انتفاع کرسکیگا تو جیسی شرط ٹہری ہے ویسا ہی ہوگا یہ مالک زمین نہوگا

مادہ (۱۲۷۳) اگر کچھہ قطعہ زمین آباد کیا اور کچھہ ترک کردیا تو جتنے زمین آباد کیے ہے اتنے ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کرکے اوسکے بیچ کا قطعہ ترک کیا تو بیچ کا قطعہ بہی اوسیکا مالک ہے۔

مادہ (۱۲۷۴) ایک شخص نے احیاء زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور دوسرے نے احیاء کیا تو اول کیلئے اندورفت کا رستہ اطراف کی زمین مین سے رہے گا۔

مادہ (۱۲۷۵) جیسا تخم ریزی اور رستنگ بہت احیاء زمین ہے ویسا ہی ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالی کہودنا احیاء ہے۔

مادہ (۱۲۷۶) زمین موات پر دیوار یا مٹی یا سیل سے حفاظت کیلئے کہڑا کرنا احیاء ہے

مادہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کانٹون اور خشک ڈالیون سے اوسکے گرد باڑ کہڑا کرنا یا ملا کرنا یا کانٹون کا جلانا یا کنوان کہودنا احیا نہین ہی بلکہ یہ حد بندی اور سنگ بستہ سی

مادہ (۱۲۷۸) ایسے ہی گہاس یا کانٹی کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور اوسپر مٹی ڈالنا

پانچ گز ہے اتنی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہین لگا سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین مین کسی کے پانی کی نالی ہے تو دو طرف اسقدر حریم جائیگی کہ پانی کی طرف بہنے نپائے اور اگر دونو طرف بلند ہین تو وہ اوس نہر والے کے ہین ۔ اور اگر بلند نہین کسی کا قبضہ بھی پایا نہین جاتا ہے مگر کیونکہ دونو طرف درخت لگے رہتی ہین تو یہہ دونو زمین والے کے ہین پر نہر والا جب نہر کھودے گا تو اوسکی مٹی وغیرہ اوسکے دونو طرف ڈالیگا ۔

مادہ (۱۲۹۱) کسی شخص نے جو اپنی ملک مین کنوا کھودا اوسکی حریم نہین ہے اور اوسکا ہمسایہ بھی اپنی ملک مین کنوا کھود سکتا ہے اور اول ثانی کو منع نہین کر سکتا ہے کہ میری کنوئیکا پانی سوکھ جائیگا ۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جائز ہے خواہ آلہ جارح سے ہو مثل بندوق اور تیر یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا یا پرند جیسے چرخ وغیرہ ۔

مادہ (۱۲۹۳) جو جانور انسان سے وحشت کرتے بھاگتے شکار ہے ۔

مادہ (۱۲۹۴) جیسے اہلی جانور یعنے بستی مین رہنے والے شکار نہین ہوتے ہین ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیون سے مانوس ہوگئی ہین شکار نہین ہونگے ۔ مثلاً کبوتر پلی ہوئے اور چرخ کہ اوسکے بالونمین جہانجھن ہون یا ہرن کہ اوسکے گلے مین طوق ہو ۔ اونکا پکڑ لینا لقطہ ہے ۔ اسکا اعلان کرنا ضرور ہے کہ اوسکے مالک کو دیا جاوے ۔

مادہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہ ہے کہ جانور اپنے پاؤن سے بھاگ کر یا پرون سے اوڑکر انسان کی گرفت سے اپنی کو بچا سکے اگر کوئی جانور اپنی بچنے سے لاچار ہوگیا وہ شکار نہین ہوتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۶) جس نے شکار کو ایسا لاچار کر دیا کہ شکار بھاگنے سے جاتا رہا تو گویا وہ شکار ہوگیا ۔

مادہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اوسی کا ہے مثلاً ایک شخص نے ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہوکر بھاگا پر ایسا نہین ہے کہ اپنے کو بچا سکے تو وہی مالک اوسکا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنے کو بچا سکے تو وہ اوسکا مالک نہین ہے ۔ بلکہ کوئی اور اوسکو بندوق وغیرہ سے شکار کرکے مالک ہو سکتا ہے ۔ ایک شخص نے شکار کو تیر مارا کہ تیر کھا کر گر پڑا اور پھر اوٹھ کر بھاگ گیا تو دوسرا شخص اوسکو پکڑ کر مالک ہو سکتا ہے

مادہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیاں ماریں تو دونوں کا مشترک نصف نصف ہوگا

مادہ (۱۲۹۹) ایسے ہی دو شخص نے اپنے دو کتے برابر چھوڑے اور اونہوں نے برابر جا کر پکڑا دونوں میں شکار مشترک ہے۔ اور جو الگ الگ دونوں نے دو شکار پکڑے تو ہر شخص اپنے اپنے شکار کا مالک ہے۔ اگر دو شخص نے دو کتے چھوڑے ایک نے شکار کو پکڑا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا۔ اگر اول نے ایسا پکڑا تھا کہ اوسکی رہائی ممکن نہیں تو شکار شخص اول کا ہے۔

مادہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر میں مچھلیاں ہیں کہ بے شکار کے پکڑے نہیں جا سکتی ہیں تو جائز ہے کہ ہر کوئی اونکو شکار کر سکتا ہے

مادہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے پانی کے کنارے پر ایک ایسا مکان بنایا کہ اوسمیں مچھلیاں گھر کر شکار ہو سکتی ہیں۔ اسمیں اگر مچھلیاں آ جاتی ہیں اور پانی اتنا کم ہو گیا کہ بے شکار کے مچھلیاں پکڑ سکتا ہے تو وہ مچھلیاں اوسی شخص کی ہیں۔ دوسرا اونکو نہیں پکڑ سکتا ہے اور اگر پانی اتنا بہت ہے کہ بے شکار کے مچھلی نہیں پکڑے جا سکتی ہے تو یہ نہیں شخص اونکا مالک ہوگا۔ ہر کوئی شکار کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گھر میں شکار گھس آیا اوسنے دروازہ اسطرح بند کر لیا کہ وہ گھر گیا تو وہ اوسکا مالک ہے۔ اور اگر دروازہ بند کرنے پر بھی نکل سکتا ہو تو مالک نہوگا ہر شخص پکڑ سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۳) اگر ایک شخص نے [illegible] الا اور اسمیں شکار آگیا تو وہ مالک ہے اور اگر جال سوکھانیکے لیے پھیلایا اتفاقاً [illegible] شکار آگیا تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے جیسا کسی کے گھر میں کوئی جانور آگیا تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے ہر شخص اوسکو پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑھا شکار ہی کیلئے کھودا گیا ہے تو کھودنے والا مالک شکار کا ہے دیکھو مادہ (۱۲۵۰) ۔

مادہ (۱۳۰۴) ایک شخص کے باغ میں جانور نے انڈے یا بچے دئے تو باغ والا اونکا مالک نہیں ہے اگر کوئی اوٹھا لیگا تو باغ والا اوس سے چھین نہیں سکتا ہے اور اگر باغ اسی لئے بنایا ہے کہ جانور اوسمیں آکر انڈے بچے دیتے ہیں تو باغ والا ہی مالک ہوگا۔

مادہ (۱۳۰۵) ایک شخص نے اپنے باغ میں ایسی جگہہ بنا دے کہ شہد کی مکھی وہاں آکر چھتا لگا دے اور شہد ہو تو وہی اوسکا مالک ہے۔ اور کوئی اوٹھا نہیں لے سکتا ہے۔ مگر باغ والا شہد کا

عشر بیت المال سرکاری مین داخل کریگا کیونکہ شہد بھی باغ کی پیداور ہے۔
مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص کے روشندان مین مجال لگا وہ ہے اوسکے شہد کا مالک ہے۔
مادہ (۱۳۰۷) شہد کی مکھی اوسکے روشندان سے نکلکر کسی اور کے گھر مین چلے گئے گھر والے نے اوسکو پکڑ لیا تو روشندان والا اوسکو گھر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب پنجم

خرچ مشترک کا بیان اوس مین دو فصل ہین۔

فصل اول مشترک چیزون کی تعمیر اور اوسکے خرچ کا بیان۔

مادہ (۱۳۰۸) ملک مشترک کی بوقت ضرورت کے سب حصہ دار اپنے اپنے حصہ کے موافق خرچ کرکے تعمیر اور درست کرتے رہین۔
مادہ (۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت ملک مشترک کی تعمیر اپنے پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اوسکے حصہ کے خرچ لے سکیگا۔
مادہ (۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے تو تعمیر کرنیوالا حاکم سے اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکم حاکم بمنزلہ اجازت شریک کے ہے جب آویگا اوس سے خرچ موافق حصہ کے لے سکیگا۔
مادہ (۱۳۱۱) اور نہ اگر شریک سے اجازت لے اور نہ حاکم سے خود ہی تعمیر کی تو وہ متبرع ہے (یعنے احسان کرنے والا ہے) حصہ دار سے خرچ واپس نہین لے سکیگا خواہ وہ ملک قابل تقسیم ہو یا نہ ہو۔
مادہ (۱۳۱۲) ایک شخص نے ملک مشترک قابل تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تھا تو متبرع ہوگا۔ اور اوسکے منع کرنے پر حاکم کے یہان نالش اگر کریگا تو حاکم بھی تعمیر کا حکم نہ دیگا۔ بلکہ تقسیم کا حکم دے گا۔ اب خود تقسیم کے اپنے حصہ پر جو چاہے سو کرے دیکھو مادہ (۲۵)
مادہ (۱۳۱۳) جو ملک قابل تقسیم نہین ہے مثلاً خراس چکی اور حمام جب تعمیر کی ضرورت ہو اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو با اجازت حاکم تعمیر کر سکتا ہے اور اوسکے کرایہ مین سے اپنا بقدر تعمیر حصہ لے سکتا ہے۔ کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہین لے سکتا ہے بوقت تعمیر دیکھین گے کہ اوس بنا کی اس وقت کیا قیمت ہے اوسقدر قیمت کی بنا کے لے سکتا ہے۔
مادہ (۱۳۱۴) اگر خراس اور حمام گر کر میدان ہوگیا اور ایک حصہ دار بنانا چاہتا ہے

اور دوسرا نہین چاہتا ہے تو عمارت بنانا ضرور نہین ہے بلکہ میدان تقسیم کرلین گے۔

مادہ (۱۳۱۵) اگر دو منزلہ مکان گرگیا اور میدان ہو گیا جو شخص اپنی منزل بنانا چاہیے دوسرا اوسکو منع نکر سکیگا۔ اور نیچے کے منزل والے سے بالاخانہ والا تقاضا کریگا کہ اپنا مکان بنا دے تا اوسکو اوپر جانے کا راستہ ملے اگر بنایا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہہ بہی بنا دیگا اور جب تک کہ اوس کے زر تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوار مشترک جو گہر کے اوسپر دونو اپنی اپنی کڑیان وغیرہ رکہتے تہے دونو تعمیر کرین اگر ایک نکرے تو دوسرا کر سکتا ہے۔ اور جب تک اپنا زر تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نہ کرنے دیگا۔

مادہ (۱۳۱۷) دو حویلیون مین ایک دیوار مشترک تہی گر گیی اور ایک کا زنانہ دکہائی دینے لگا اب اس نے چاہا کہ دیوار مشترک بنا دین اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہین ہو سکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کریگا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پردہ بنوا دیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوار مشترک کی بنیاد سست ہوگیی اور خوف گرنے کا ہی تو بحکم حاکم بصرف زر مشترک دیوار گروا دیجائے۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیمون مین یا دو وقف مین مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ہے ایک وصی یا ایک متولی تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رہنے دینا موجب نقصان ہے تو بحکم حاکم بصرف مال یتیم اور مال وقف تعمیر کیا جاویگا۔

مادہ (۱۳۲۰) ایک کنوان مشترک ہے ایک چاہتا ہے کہ اوسکو تہ بائیت کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اوسکو حاکم حکم دیگا کہ یا تو اپنا حصہ بیچ ڈال یا تربیت مشترک کر۔

مادہ (۱۳۲۱) جو نہر کہ کسی کی ملک نہین ہے اوسکی تعمیر بیت المال سے اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال مین گنجائش نہو تو لوگون سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۲۲) جو لوگ نہر کے مالک ہین وہی اوسکی تعمیر کرینگے یعنے وہ لوگ کہ اوسمین حق الشرب رکہتے ہین نہ وہ کہ اوسمین حق الشفعہ رکہتے ہین۔

مادہ (۱۳۲۳) بعض حق الشرب والے نہر کو صاف کرنا چاہتے ہین اور بعض انکار کرتے ہین اگر نہر عام نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے پر موجب خبر کو اوسکے درست اور صاف کرنے کیلئے جبر کیا جاویگا دیکھو مادہ (۱۲۹۱) اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنیوالے بحکم درست کرین اور انکار کرنیوالا منع کہ اپنے حصہ کا خرچ

مادہ (۱۳۲۴) اگر سب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے انکار کرتے ہین اور نہر عام ملک نہین ہے تو ان سب کو
سب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنے نہر خاص ہے تو جبر نہوگا۔

مادہ (۱۳۲۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوا اوسکے اور رستہ نہین ہے تو زید والی
لوگونکو نہر پر آمدورفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نکر سکیگا اور اوسکی زمین پر سے عام آمد و رفت
رہیگی نہر عام ہو کہ کسی کی ملک ہو یا نہو۔

مادہ (۱۳۲۶) نہر کی درستی اوپر سے کیجاوے اور سب حق الشرب والے اوسمین شریک رہینگے اور
جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ آگے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا دیکھو مادہ (۸۷)
الغرم بالغنم مثلا ایک نہر مین دس آدمی شریک ہین شروع کے حصہ مین کے سب صفائی مین شریک رہینگے
اور وہ حصہ جب صاف ہو جائیگا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اوسکے بعد کی درستی مین نو آدمی شریک
رہینگے اسیطرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخری والا کریگا اسی لئے سب سے کم محنت و خرچ شروع
والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط اور یہہ حکم مادہ (۸۸) سے متعلق ہے
اور حاصل ان دونو مادون کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۱۳۲۷) نالی کہارے پانی کی آخر سے صاف کیجاوے اور جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائے
وہ اوپر کی محنت سے بری ہوتا جائیگا اسلئے آخر نہین سب حصہ دار شریک ہونگے
اور شروع کی درستی صاف وہی کریگا کہ جسکا وہ حصہ ہے۔

مادہ (۱۳۲۸) اسیطرح طریق خاص بھی درست کیا جاوے مدخل سے یعنے جہان تک راستہ
شروع ہوا ہے اور جہان تک تمام ہوگا اپنے اپنے گہر تک سب صاف کرینگے جو اپنے
گہر تک صاف کر چکے وہ آگے سے بری ہے۔ اسلئے شروع مین سب شریک ہونگے
اور آخر کی درستی وہی کریگا جسکا گہر وہان واقع ہے۔

باب ششم شرکت عقد کا بیان اوس مین چہہ فصل ہین۔

فصل اول شرکت عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۳۲۹) اسمین جب یہہ عقد ٹہہرے کہ راس المال اور اوسکا فائدہ مشترک رہے
اوسکو شرکت العقد کہتے ہین۔

مادہ (۱۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب و قبول ہے لفظاً ہو مثلا ایک شخص نے دوسرے سے کہا
کہ مین نے یہہ قرش دیکر تجکو شریک کیا تو اتنا رہو دینار رہو اوسنے جواب مین کہا کہ مین نے قبول کیا

یہ شرکت عقد بایجاب وقبول لفظاً منعقد ہوگئی یا معنًی ہو مثلاً ایک شخص نے ایکہزار قرش دیکر کہا کہ یہ ہے
اور خرید وفروخت کرو وہ ویسی ہی کرنے لگا تو یہ شرکت بقبول معنی منعقد ہوگئی ۔

مادہ (۱۳۳۱) شرکت العقد دو قسم ہے ایک یہ کہ دو شخص آپسمین شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزین
لاکر راس المال ہو سکتی ہین اور دو دو راس المال اور نفع مین برابر حصہ دار ہین اوسکو شرکت مفاوضہ
کہتے ہین مثلاً ایک شخص مرگیا اور اوسکی اولاد جو عمر کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملا کر راس المال
ٹھہرایا اور سب ملکر خرید وفروخت کرنے لگے اور ربح بھی برابر ٹھہرایا اوسکو مفاوضہ کہتے ہین مگر یہ شرکت مفاوضہ
بہت نادر واقع ہوتی ہے دویم یہ کہ شرکت مین برابری کی شرط نہ ٹھہرے اوسکو شرکت عنان کہتے ہین ۔

مادہ (۱۳۳۲) شرکت تین صورت سے خالی نہین ہے یا شرکت مال ہو یا شرکت عمل ہو یا شرکت وجوہ
و وجاہت ہو یعنی جب شرکت اسطرح ہو کہ شرکاء نے بعقد معین ومعلوم اپنا اپنا مال ملا کر باہم متفق
ہوکر یا الگ الگ کام کرین اور جو ربح ہو آپسمین مشترک رہین یہ شرکت اموال ہے اور جب شرکت
اسطرح ٹھہری ہے کہ ہر شخص کسی کسی کا کام یا ہاتھ لاوے اور جو اجرت کہ حاصل ہوئی وہ سب مین مشترک رہے
اوسکو شرکت اعمال اور شرکت ابدان اور شرکت صنایع اور شرکت تقبل کہتے ہین مثلاً دو درزی یا ایک
درزی اور ایک رنگریز آپسمین متفق ہوگئے اور یا اسطرح شرکت ٹھہرے کہ اونکا مال تو نہین ہے پر
اپنی اپنی وجہ وجاہت سے قرض پر بازار کا مال لاوین اور پہر اوسکو بیچتے رہین اور جو فایدہ ملے وہ
آپسمین مشترک ہو اوسکو شرکت وجوہ کہتے ہین ۔

فصل ثانی شرکت العقد کے عام شرایط کا بیان

مادہ (۱۳۳۳) ہر شرکت العقد مین ایک شریک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے یعنی ایک شریک جو کچھ
خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے شریک کا وکیل ہے پس جیسا یہ شرط ہے کہ وکیل
اور موکل عاقل ومیز ہووین ایسی شریک بھی عاقل ومیز ہو ۔

مادہ (۱۳۳۴) شرکت مفاوضہ مین ایک دوسرے کا کفیل بھی ہوتا ہے جو شرط کہ کفالت مین ضرور ہے
وہی اوس شرکت مین بھی ضرور ہے ۔

مادہ (۱۳۳۵) شرکت عنان مین ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے اور بے شرط اور بے ذکر کفیل نہین
ہوسکتا ہے اسلیئے جیسے ماذون بھی شرکت عنان کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۳۶) شرکت مین ربح کی تقسیم کا ذکر وقت عقد ضرور ہے اور اگر اوسمین حصہ ربح مبہم
اور مجہول ہے اور یہ معلوم نہو کہ اس شریک کا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہ

مادہ (۱۳۳۷) شرکت مین حصہ مشترک اور مشاع ہوتا ہے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسرے کا ثلث
اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہہ شرط کہے کہ ربح مین اتنی قرش فلان کے اور تتمہ قرش دوسرے کے تو یہہ
شرکت باطل ہے۔

فصل سوم شرکت اموال مین جو شرائط خاص ہین۔

مادہ (۱۳۳۸) راس المال کا نقد ہونا شرط ہے۔

مادہ (۱۳۳۹) جس سکہ مین تانبا ملا ہوا ہے اور وہ رایج بہی ہو تو عرفاً بمنزلہ نقود کے ہے۔

مادہ (۱۳۴۰) سونہ اور چاندی کے ٹکڑے جو سکہ نہون مگر اونکا رواج ہے تو وہ بہی بمنزلہ نقود کے ہین
اور اگر اونکا رواج نہین ہے تو بمنزلہ اسباب کے ہین۔

مادہ (۱۳۴۱) ضرور ہے کہ جو شی معین و موجود ہو وہ راس المال ہو نہ یہہ کہ جو لوگون پر قرض ہے
وہ راس المال کیا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہہ دونو اوسکو اپنا راس المال
کر کے کوئی شرکت عقد کرین یا ایک کا مال متعین و موجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی لوگ پر قرض ہے دونو
ملا کر راس المال ٹہرائین تو یہہ شرکت صحیح نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۲) نقود کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے راس المال نہین ہو سکتا ہے
مگر جب ایسے مال مین شرکت پیدا کرلین مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتہہ بیچ دے تو اب یہہ
دونو اوس ایک مال مین شریک ہو گئے یا مثلاً اپنی اپنی گیہون ملا لیوین اب یہ راس المال مشترک ہوگیا

مادہ (۱۳۴۳) مثلاً ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور دونو بشرکت
کرایہ دینے لگے تو یہہ شرکت فاسد ہے گہوڑا والا کرایہ لیگا اور گاڑی والا اجر مثل کا مستحق ہوگا

مادہ (۱۳۴۴) ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسرے کا اسباب اب یہہ شرکت ٹہری کہ یہہ
اسباب گہوڑے پر لاد کر بیچین اور ربح دونو کا رہے تو یہہ شرکت فاسد ہوگی اور ربح
اسباب والے کا ہے اور گہوڑے والا اجر مثل لیگا۔ اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کے
دوکان مین رکہے اور دونو ربح کے مشترک رہین تو ربح اسباب والے کا ہے اور دوکان والا اجر مثل لے گا۔

فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کلیہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۴۵) کبہی عمل اور کام کے قیمت مقرر کیجا سکتی ہے مثلاً شرکت عنان مین دونو کا مال
برابر ہوا اور دونو کام بہی کرتے ہین مگر چونکہ ایک شخص کام مین زیادہ ماہر ہے اور کام خوب کرتا ہے
اگر اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حق ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔

مادہ (۱۳۴۶) کام کا ضامن ہونا یعنے اپنی ذمہ داری سے کام کروا دینا بہی کام کرنا ہے اسلئے اصل کام کے اجرت میں ضامن بہی حقدار ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اوس سے کوئی واقف نہیں ہے۔ اسکے ایک واقف کار نے اپنی دوکان میں اوسکو بٹہلایا اور لوگون سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگی بسبب اپنی ذمہ داری کے اوسمین مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان بہی اوسمین شامل ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۷) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً مضاربہ مین رب المال اپنی مال کے سبب سے اور مضارب اپنی عمل کی سبب سے ربح کے مستحق ہین کبہی صرف ضمانت اور ذمہ داری سے بہی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک استاد نے کہ اوس سے سب لوگ واقف ہین ایک شاگرد تیار کیا لوگون کا کام جو استاد کے پاس آتا ہے شاگرد سے اپنی ذمہ داری سے کروا تا ہے۔ وہ استاد کی اجرت مین سے جو باہم حصہ مقرر ہوا وہ مستحق ہوگا۔ دیکہو مادہ (۱۰۵۸) مگر یہ مادہ (۸۵) اوس سے متعلق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۸) جب ان تین چیزونمین سے کوئی چیز نہو کچہہ استحقاق ربح کا نہوگا مثلاً نہ مال ہے نہ عمل اور نہ ضمان وذمہ داری ہے۔ مثلاً ایک شخص کو یہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہوگا وہ مشترک ہوگا تو اسصورت مین جو ربح ہوگا وہ صاحب مال کا ہے اس شخص کو اوسمین کچہہ حق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۹) استحقاق ربح صرف بلحاظ اوس شرط کے ہوتا ہے جو عقد شرکت مین مذکور ہوئی نہ بلحاظ اوس عمل کے کہ واقع ہوا ہو سو شریک کو عمل نکرے بعقد شرکت مین جو اوسکا عمل مشروط ہوا تہا گویا عامل قرار دیا جائیگا اور ربح کا مستحق ہوگا مثلاً شرکت صحیحہ مین یہ شرط ٹہری تہی کہ دونو کام کرتے رہینگے پر ایک تو عمل کرتا رہا اور دوسرے نے عذر سے یا بلا عذر کام نکیا تو بہی ربح اون دونو مین تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا وکیل ہے اور ربح کی شرکت اسی طرح ٹہر گئی ہے۔

مادہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسرے کا امانت دار ہے مال شرکت ہر شریک کے قبضہ مین ودیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے قصور مال تلف ہوگیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضامن [illegible]

مادہ (۱۳۵۱) راس المال شرکت اموال مین دونو شریک کا مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زائد جب ایک کا راس المال ہوا اور دوسرے کا صرف عمل ہے ٹہری اور یہہ بہی گفتگو ہوئی کہ ربح دونو کا مشترک ہے تو یہ عقد مضاربت ہوگی جیسا اوسکے باب مین خاص اوسکا ذکر ہوگا اور اگر یہہ ٹہرے کہ سارا ربح صرف عامل کا ہے تو اوسکو قرض کہتے ہین اور اگر ربح صرف

راس المال والے کا ٹھہرے تو راس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستبضع ہے۔ کہ وہ
وکیل متبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے۔
مادہ (۱۳۵۲) ایک شریک مر جائے یا مجنون مطبق ہو جاوے تو شرکت فسخ ہو جاویگی اور اگر
کئے ایک آدمی تین چار یا زیادہ شریک ہیں تو صرف متوفی اور مجنون کے حق میں شرکت فسخ ہوگی
اور اوروں کے حق میں قائم رہے گی۔
مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کرنے سے بھی شرکت فسخ ہو جاتی ہے۔ مگر شریک ثانی کو فسخ کا
علم ضرور ہے یعنے جب تک کہ اوسکو علم نہو فسخ نہوگی۔
مادہ (۱۳۵۴) جب دونو نے شرکت کو فسخ کر دیا اور بعد قصہ اونہا کہ جسقدر روپیہ موجود ہے وہ ایک کے
اور جتنا لوگوں پر قرض ہے وہ دوسرا لیوے تو یہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچھہ موجود ہے اور جو قرض ہے
وہ سب دونوں میں مشترک رہیگا دیکھو مادہ (۱۱۲۳)۔
مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت میں سے کچھہ لیا اور تجارت کرتے کرتے بے تفصیل
حساب مجہول چھوڑ کر مر گیا تو اوسکے ترکہ میں سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکھو مادہ (۸۰۱)

فصل پنجم شرکت مفاوضہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۵۶) دونو مفاوض ایک دوسرے کے کفیل ہوتے ہیں جیسا فصل ثانی میں مذکور ہوا تو جیسا
اقرار ایک کے حق میں جاری ہوگا ویسا ہی اوسکے شریک کے حق میں بھی جاری ہوگا۔ اسلئے قرض خواہ
جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع و شرا و اجارہ وغیرہ کہ ایک پر مرتب
ہوئی وہ دوسرے پر بھی مرتب ہوگا جو اس شرکت میں پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک
چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بھی عیب واپس ہو سکے گی اور جو ایک شریک نے خریدی تو دوسرا بھی عیب واپس کر
مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچھہ اپنے اور اپنے عیال کیلئے کھانے اور پینے اور سب حاجتوں کے
واسطے لیوے تو دوسرے کو اس میں کچھہ حق نہیں ہے مگر بائع ان اشیا کی قیمت دوسرے شریک سے
بسبب اوسکی کفالت کے لے سکتا ہے۔
مادہ (۱۳۵۸) دونو مفاوض کا جب راس المال اور ربح میں مساوی ہونا شرط ہے ایسا ہی یہ شرط ہے
کہ کسی کا مال زائد نہووے گو راس المال ہونیکے لائق ہو جیسے نقود یا وہ مال کہ نقود کے حکم میں ہے
مگر جب ایسا مال زیادہ ہے کہ راس المال ہونیکے لائق نہیں ہے جیسے اسباب اور مکان اور
قرض کہ کسی کے ذمہ پر ہو تو اس سے مفاوضہ میں کچھہ خلل نہیں ہوتا ہے۔

مادہ (١٣٥٩) شرکت اعمال کے دو نو شریک نے جب یہہ عقد کیا کہ دونون سے جو کوئی جو کام قبول کرے
تو وہ دونون پر برابر ہوگا یعنی ضمان عہدہ داری مین اور کام کرنے مین اور فائدہ اور ضرر مین دونو برابر ہونگے
اور جبکہ ایک پر کچھہ مال لازم ہووے اور دوسرا اوسکا کفیل ہووے تو یہہ عقد مفاوضہ ہو جائیگے
اور اوسصورت مین جو اجرت مزدوری کی یا کرایہ دکان کا لازم ہو جسے چاہی مطالبہ کیا جاوے
اور اگر کسی نے دعوی کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے

مادہ (١٣٦٠) اگر دو شخص شریک ہون کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین اور مال جو خریدا ہے اوسکی
قیمت اور اوسکا ربح سب مشترک نصف نصف ہوگا اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہینگے تو یہہ بھی
شرکت مفاوضہ شرکت وجوہ ہوگے۔

مادہ (١٣٦١) شرکت مفاوضہ مین لفظ مفاوضہ اور سب شرطون کا ذکر کرنا شرط ہے اور عقد
اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

مادہ (١٣٦٢) جب شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط مقرر نہو تو شرکت مفاوضہ شرکت عنان
ہوگی مثلاً ایک شریک کے پاس کچھہ مال وراثتاً یا ہبتہً پہونچا اگر شرکت کا راس المال ہوسکتا ہے
جیسے نقود تو عقد مفاوضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے
بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھہ خلل نہوگا۔

مادہ (١٣٦٣) جتنے شرطین عنان کے صحت کیلئے لازم ہین اتنی ہی شرکت مفاوضہ کیلئے بھی لازم ہین

مادہ (١٣٦٤) دونو شریکونکو جو جو تصرف شرکت عنان مین جائز ہے وہ سب مفاوضہ مین بھی جائز ہے۔

فصل ششم شرکت عنان کے حق کا بیان اسمین تین بحث ہین بحث اول سو جو امور کہ شرکت
اموال سے متعلق ہین۔

مادہ (١٣٦٥) شرکت عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زاید
اور دوسرے کا مال کم ہو سکیگا اور یہہ ضرور نہین ہے کہ شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل
کردے بلکہ جتنا چاہے کل یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگاوے سو ممکن ہے کہ ہر شخص کچھہ لینے
سوا اس راس المال کے اور بھی مال نقد وغیرہ کہ راس المال ہونیکے قابل ہووے ہو تو دے

مادہ (١٣٦٦) جیسا شرکت عنان مین یہہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کیجاوے یہہ بھی
جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے۔

مادہ (١٣٦٧) شرکت صحیحہ مین ربح کیلئے جو شرط ٹھہرجاوے وہ ہی واجب العمل ہوگی۔

مادہ (۱۳۵۹) شرکت اعمال کے دو نو شریک نے جب یہ عقد کیا کہ دونوں سے جو کوئی جو کام قبول کرے
تو وہ دونو برابر ہوگا یعنی ضمان عہدہ داری مین اور کام کرنے مین اور فائدہ اور ضرر مین دونو برابر ہونگے
اور جب ایک ہر کچھ کام لازم ہووے اور دوسرا اوسکا کفیل ہووے تو یہ عقد مفاوضہ ہو جائیگا
اور اس صورت مین جو اجرت مزدوری یا کرایہ دکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جاوے۔
اور اگر کسی نے دعوی کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے۔

مادہ (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہون کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین اور مال جو خریدا ہے اوسکی
قیمت اور اوسکا ربح سب مشترک نصف نصف ہوگا۔ اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہینگے تو یہ بھی
شرکت مفاوضہ شرکت وجوہ ہوگے۔

مادہ (۱۳۶۱) شرکت مفاوضہ مین لفظ مفاوضہ اور سب شرطون کا ذکر کرنا شرط ہے اور عقد
اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

مادہ (۱۳۶۲) جب شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط مقرر نہو تو شرکت مفاوضہ شرکت عنان
ہوگی مثلاً ایک شریک کے پاس کچھ مال وراثتاً یا ہبۃً پہونچا اگر شرکت کا راس المال ہو سکتا ہے۔
جیسے نقود تو عقد مفاوضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے
بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھ خلل نہوگا۔

مادہ (۱۳۶۳) جتنے شرطین عنان کے صحت کیلیے لازم ہین اتنی ہی شرکت مفاوضہ کیلیے بھی لازم ہین

مادہ (۱۳۶۴) دونو شریکوں کو جو تصرف شرکت عنان مین جائز ہے وہ سب مفاوضہ مین بھی جائز ہے۔

فصل ششم شرکت عنان کے حق کا بیان اسمین تین بحث ہین بحث اول جو امور کہ شرکت
اموال سے متعلق ہین۔

مادہ (۱۳۶۵) شرکت عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زاید
اور دوسرے کا مال کم ہوسکیگا اور یہ ضرور نہین ہے کہ شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل
کردے بلکہ جتنا چاہے کل یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگاوے تو ممکن ہے کہ ہر شخص کچھ لیکے
سوا اس راس المال کے اور بھی مال نقد وغیرہ کہ راس المال ہونیکے قابل ہووے موجود رکھے

مادہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان مین یہ جایز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کیجاوے یہ بھی
جایز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے۔

مادہ (۱۳۶۷) شرکت صحیحہ مین ربح کیلیے جو شرط ٹھہر جاوے وہی واجب العمل ہوگی۔

مادہ (۱۳۷۶) جس شریک نے اپنی ذاتی روپیہ سے ایسی چیز خریدے کہ تجارتی نہین ہے تو وہ اوسکی
ذاتی ہے شریک کو اسمین کچھ حصہ نہین - اور اگر اسکے قبضہ مین راس المال ہے اور اوسنی کوئی شئی تجارتی اپنی
ذاتی مال سے خریدی تو مال شرکت مین شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گھوڑے خریدے اور شرکت
بزازی کی سوداگری مین ٹھہری تھی تو یہ گھوڑے اوسکی ذاتی ہے اور اگر کپڑا خریدا تو شرکت مین داخل
ہوگا اگرچہ خریدنے کے وقت اسپر گواہ مقرر کرلے کہ مین اپنی ذات کیلئے خریدتا ہون شرکت کے لئے اسمین
شریک کو کچھ حق نہین ہے کچھ سود نہوگا بلکہ شرکت ہی مین شمار ہوگا - اور شریک کو بھی اوسمین حق شرکت رہیگا
مادہ (۱۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہین یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور
قیمت بھی ادا کی تو اوسی پر لازم ہوگا یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر ہوگا نہ شریک پر
اور ایسے ہی جو شریک نے بیچے تو ثمن لینا بھی اسیکا کام ہے - اگر ایک شریک نے بیچا اور دوسرے نے
ثمن پر قبضہ کرلیا تو بمقدار اوسکی حصہ کے مشتری از ثمن سے بری ہوگیا نہ حصہ عاقد سے - اگر ایک شریک نے
مال بیچا اور کسی اور کو زر ثمن وصول کرنے کیلئے وکیل کیا تو دوسرا شریک اس وکیل کو موقوف نہین کر سکتا ہے
اور اگر بیع یا شرا یا اجارہ دینی مین یعنی اصل تجارت مین ایک شریک نے کسی اور کو وکیل کیا تو دوسرا
شریک اوسکو موقوف کر سکتا ہے -

مادہ (۱۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کریگا نہ شریک - اور جس نے
مال شرکت بیچا ہے مشتری اوسکو بخیار عیب واپس دیگا نہ شریک کو -

مادہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو یہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت اور بضاعت اور مضاربت
دے سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت کی حفاظت کیلئے دوکان کرایہ لینا اور اسکو نوکر رکھنا
جائز ہے اور یہ جائز نہین ہے کہ اپنی مال کے ساتھ اوسکی ملاوٹ بھی حفاظت کرے یا بے اذن
شریک کے کسی اور شخص کے ساتھ عقد شرکت کرے اگر کریگا اور ضایع ہوگا تو ضمان دیگا -

مادہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو یہ جائز نہین ہے کہ مال شرکت بی اذن شریک قرض دیوے پر شرکت کے
معاملہ کیلئے قرض لینا جائز ہے اور دوسرے شریک پر بھی دین بالاشتراک لازم آئیگا -

مادہ (۱۳۸۱) اگر شرکت کے معاملہ کیلئے سفر کریگا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا -

مادہ (۱۳۸۲) ایک شریک نے سب امور شرکت دوسرے کی رائے پر سونپ دی کہ تو اپنی رائے
مین جیسا مناسب جانتا ہے وہ کرتا رہ تو جو کچھ کہ تجارت کے لئے لازم ہین وہ سب کرتا رہیگا
مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچھ مال رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہین سفر کرنا اور اپنے مال سے

ساتھہ مال شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتھہ شرکت عقد کرنا مگر تلف کرنا اور کسی کو بلاعوض دینا بلا اذن صریح
جائز نہوگا مثلاً کسیکو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہبہ کرے ۔

مادہ (۱۳۸۳) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کر دیا کہ مال شرکت لیکر کہین سفر نکرنا یا قرض پر مال شرکت نہ بیچنا
اور اوسنے اوسکے خلاف کیا یعنی سفر پر لیگیا یا قرض پر بیچا تو جو خسارہ واقع ہوگا وہ سب اوسکے ذمہ پڑیگا ۔

مادہ (۱۳۸۴) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کسیکے قرض کا اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وارد نہوگا ۔ اگر یہہ اقرار
کیا کہ یہہ قرض ہم دونو کے معاملہ سے واقع ہوا تھا تو اوسپر نصف دین لازم ہوگا ۔ اور اگر یہہ اقرار کیا کہ خاص شریک
ثانی کے معاملہ سے یہہ دین واقع ہوا تو اسپر کچھہ لازم نہوگا ۔

مبحث دوم وہ مسایل کہ شرکت اعمال سے متعلق ہین ۔

مادہ (۱۳۸۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری اسمین بشرکت قبول کرین یعنے دو اجیر ہوں دو
مزدور جو اسمین شریک ہوں یعنی کام اور مزدوری اپنے اوپر لازم کرتے ہین جو کام کہ مستاجر سے لیا ہے خواہ یہہ اپنی
ضمان اور ذمہ داری مین دونو برابر ہوں یا ایک زیادہ اور ایک کم اور ایسے ہی عمل بھی ایک کا دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث

مادہ (۱۳۸۶) ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ کام کا مواد اونکے پاس سے لاوے اور دوسرا کام کرتا ہے اور یہہ بھی
جائز ہے کہ دو درزی اپنے کام مین شرکت کرین کہ ایک کپڑے لاوے اور کترے اور دوسرا سیتا رہے ۔

مادہ (۱۳۸۷) ہر ایک شریک ایک دوسرے کا کام لانے کیلئے وکیل ہے جو کام کہ ایک قبول کرکے لادے اوسپر بھی
اور اوسکے شریک پر بھی عمل کرنا لازم ہے پس ضمان شرکت اعمال بسبب ضمان اور ذمہ داری ہر ایک کے شرکت
مفاوضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہے اپنے کام کے پورا کرنیکا تقاضا کر سکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اوسکا
کام پورا کریگا کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ یہہ کہہ سکے کہ یہہ کام میرا شریک لایا تھا مین اوسکے ساتھہ موافقت نہین رکھتا تھا

مادہ (۱۳۸۸) ضمان شرکت المال باعتبار حق اجرت کے بھی مفاوضہ ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرت
کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہو جاوے گا ۔

مادہ (۱۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا ۔ اوسپر جبر نہوگا کہ وہ خود ہی کرے بلکہ
اوسکو جائز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام
کرے اور سے کام نہ لے سکیگا ۔ دیکھو مادہ (۵۷۱) ۔

مادہ (۱۳۹۰) جس شرط پر کہ منافع کی تقسیم اسمین ٹھہری تھی اوسی شرط پر تقسیم ہوگا یعنے اگر برابر ٹھہری تھی
تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر ٹھہری تھی کہ ایک زیادہ لیگا یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم یعنے ایک ثلث تو ویسا ہی ہوگا

مادہ (۱۳۹۱) عمل اور کسب مین اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط کرین تو جائز ہے مثلاً یہہ

شرط کی کہ کام تو برابر اور اجرت ایککو زیادہ اور ایک کو کم تو بہی جایز ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی فن مین زیادہ ماہر اور کشاق ہے اور دوسرا کم ہے۔

مادہ (۱۳۹۲) جب دونو شریک ضامن ہون تو دونو اجرت کے مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہوگیا یا دوسری جگہہ چلا گیا یا بیکار بیٹھا رہا تو بہی موافق شرط کے ربح تقسیم ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیہ تلف ہوگیا یا عیب دار ہوگیا تو شریک ثانی کیساتہہ مشترک ضمان دیگا اور مستاجر جس سے چاہی ضمان لے لیگا۔ اور خسارہ دونو پر بقدر ضمان اونکا مثلاً شرکت اعمال نصف نصف اجرت پر ٹہری تہی تو خسارہ بہی نصف نصف ہوگا اور اگر یہہ ٹہرا تہا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا تو خسارہ بہی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۴) دو حمال بہی باہی عمل کرنے پر شرکت کرین تو صحیح ہے۔

مادہ (۱۳۹۵) اور یہہ بہی شرکت ہو سکتی کہ ایک شخص کی دوکان ہو اور دوسری اوزار ہون جنسے کام ہو

مادہ (۱۳۹۶) اور یہہ بہی شرکت صنایع ہو سکتی ہے کہ ایک کے دوکان ہو اور دوسرے کا ہاتہہ کام ہو

مادہ (۱۳۹۷) جب شرکت اعمال اسطرح ٹہرے کہ ایک کا خچر ہو اور دوسرے کا اونٹ ہو اور دونو بار برداری برابر کرتے رہین تو یہہ بہی جایز ہے اور اجرت دونو مین برابر تقسیم ہوگی اور یہہ لحاظ نہوگا کہ اونٹ زیادہ بوجہہ اوٹہاتا ہے کیونکہ اس شرکت مین اجرت باعتبار ضمان اور ذمہ داری کے تقسیم ہوتی ہے جب شرکت منعقد نہو بلکہ خچر اور اونٹ بعینہ کرایہ کئے گئی اور یہہ شرط ہوگی کہ کرایہ اسمین تقسیم ہوتا رہیگا تو یہہ شرکت فاسد ہے اور اجرت خچر کی خچر والیکو اور اونٹ کی اونٹ والیکو ملیگی اور ایک دوسرے کے اگر لادنے اور اوٹہانے مین مدد کرتا رہیگا تو ہر ایک اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۸) جب ایک کام مین ایک شخص کاریگر ٹہرا اور وہ اوسکا بیٹا جو اوسکی پرورش مین ہی ملکر کام کرتے ہین تو اجرت اوسکی ہے اور اوسکا بیٹا مددگار رہیگا مثلاً ایک شخص کا بیٹا درخت لگانے مین اوسکی مدد کرتا ہے تو درخت اوس شخص کا ہے اور اوسکا بیٹا اوس مین شریک نہوگا۔

مبحث سوم شرکت وجوہ کے مسایل کا بیان

مادہ (۱۳۹۹) جیسا یہہ جایز ہے کہ مال جو خریدا گیا ہے برابر ہو ویسا ہی یہہ بہی جایز کہ ایک دو ثلث خرید کرلاوے اور دوسرا ایک ثلث کیونکہ مساوات شرط نہین ہے۔

مادہ (۱۴۰۰) ربح کا استحقاق شرکت وجوہ مین بلحاظ ضمان و ذمہ داری کے ہے۔

مادہ (۱۴۰۱) ضمان و ذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصہ کے ہوتی ہے۔

مادہ ۱۴۰۲ - ربح مین حصہ ہر شریک کا باعتبار راس مال کے ہے جو یہہ خرید کر لاے ہین نصف نصف ہو تو ربح بہی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث لایا ہے اور دوسرا ایک ثلث تو ربح بہی اوسی طرح تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لیے شرط کیا گیا ہے نامعتبر و ناقبول اور جب یہہ شرط ہو کہ اسباب تو نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث تو یہہ شرط ناقبول ہے بلکہ ربح بہی نصف نصف ہوگا۔

مادہ ۱۴۰۳ - نقصان اور خسارہ بمقدار اپنے اپنے حصہ مال کے ہے جو خرید کر لائے ہین خواہ دونون ملکر خرید سے ہون یا ایک ہی خرید کر لایا ہے اگر نصف نصف مال لاے ہین تو خسارہ بہی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث مال لایا اور دوسرا ایک ثلث لایا تو خسارہ بہی دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اسمین تین فصلین ہین فصل اول مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان ہے

مادہ ۱۴۰۴ - جس عقد مین ایک شخص کا مال ہو اور دوسرے کا عمل ہو اوسکو مضاربت کہتے ہین اور مال والا رب المال اور عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

مادہ ۱۴۰۵ - مضاربت مین ایجاب و قبول رکن ہے مثلاً رب المال نے کہا کہ یہہ مضاربۃً لو اور اپنی راے کے موافق عمل کیے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا یا یہہ کہا کہ تم یہہ روپیہ راس المال ٹہرکر اوسمین ربح ہم مین اور تم مین مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضاربت منعقد ہوگئے۔

مادہ ۱۴۰۶ - مضاربت دو قسم ہے ایک مطلق دوم مقید۔

مادہ ۱۴۰۷ - جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع اور مشتری متعین نہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مقید ہو کہ اتنے دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہہ جو قسم خاص تجارت یا فلان ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مقید ہے۔

فصل ثانی مضاربت کی شرطونکا بیان ہے

مادہ ۱۴۰۸ - شرط یہہ کہ رب المال وکیل کرنیکے قابل ہو اور مضارب وکیل ہونے کے لایق ہو۔

مادہ ۱۴۰۹ - اور شرط یہہ ہے کہ راس المال ایسا ہو کہ شرکت مین راس المال ہونیکے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصل سوم ملاحظہ ہو سو اسباب کے سکہ رایج دوگونگی ذمہ پر جو قرض ہے

راس المال نہین ہوسکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب دیکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زرِ ثمن راس المال کرکے مضاربت کرلو تو صحیح ہوگا یا رب المال نے کہا کہ فلان کے ذمے جو قرض ہے وہ لے لو اور متعین کردیا کہ اتنے قرش ہین اور مضاربت کرو تو بھی صحیح ہوگا ۔

ماده ۱۴۱۰ - اور شرط یہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سونپ دیا جاوے ۔

ماده ۱۴۱۱ - جیسا شرکت العقد مین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت مین بھی شرط ہے کہ راس المال متعین و معلوم ہو اور ربح مین حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو اگر مطلق ذکر ہوا کہ ربح مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا ۔

ماده ۱۴۱۲ - جب ان شرطون سے کوئی شرط نہو مثلاً ربح مین حصہ مشاع نہ ٹھہرا ہو بلکہ یہ ٹھہرا کہ اتنے قرش رب المال لیگا تو مضاربت فاسد ہے ۔

فصل سوم مضاربت کے احکام

ماده ۱۴۱۳ - مضارب امین ہے کہ راس المال اوسکے پاس ودیعت ہے اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بھی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے ربح مین شریک بھی ہے ۔

ماده ۱۴۱۴ - باعتبار مضاربت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جسطرح ہوسکے تجارت کرے اور جتنے امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجا لائیگا اور ربح حاصل کرنیکے لئے خرید و فروخت کرتا رہیگا ۔ لیکن غبن فاحش سے خریدا تو خاص اوسکا ذمہ ہے مضاربت مین شامل نہوگا

دوم - جائز ہے کہ مال بیچتا ہے نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ پر اور جسقدر مہلت کہ تاجرون مین معلوم اور معادت ہے وہی مہلت بھی دیگا نہ مہلتِ دراز کہ تاجرین مین عادت نہین ہے ۔

سوم - جو مال کہ بیچا ہے اوسکے زرِ ثمن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے ۔

چہارم - کسی اور کو بیع اور شرا کے لئے وکیل بھی کرسکتا ہے ۔

پنجم - مال مضاربت کا ودیعت رکھنا اور بضاعت دینا اور گرو رکھنا اور گرو کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے ۔

ششم - اپنے لینے اور دینے کیلئے سفر بھی کرنا جائز ہے ۔

ماده ۱۴۱۵ - مضاربت مطلقہ مین یہ جائز نہین ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربت دیوے اگر سب مضاربت والون کی عادت ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیتے ہین تو یہ بھی جائز ہوگا ۔

ماده ۱۴۱۶ - اگر مضاربت مطلقه میں رب المال نے یہہ کہدیا کہ تم اپنی راے پر جو مناسب
ہو کرتے رہو تو اپنے مال کے ساتہہ مال مضاربت ملا بہی دیگا اور کسی کو مضاربت بہی دیگا - اور ہبہ
کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جایز نہوگا -

ماده ۱۴۱۷ - اگر اپنا مال اور مال مضاربت دونوں کو ملا لیا تو جسقدر ربح اسکے خاص مال کا ہے
وہ بہی لیگا اور جو ربح مال مضاربت کا ہے وہ دونوں آپسمیں حسب قرارداد باہمی تقسیم کرینگے -

ماده ۱۴۱۸ - مضارب نے اگر راس المال سے زیادہ مال باجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہوگی

ماده ۱۴۱۹ - مضارب کو مضاربت کے لئے اگر کچہ سفر کرنا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی
مال مضاربت مین سے ہوگا -

ماده ۱۴۲۰ - جو شرط کہ رب المال نے مضاربت مین مقرر کی ہوگی اوسکی رعایت ضرور ہے -

ماده ۱۴۲۱ - مضارب نے اگر شرط کے خلاف کیا اور جایز نہ رہا تو غاصب متصور ہوگا
اسی لئے فایده اور خساره جو لینے اور دینے مین واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا اور راس المال
اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا -

ماده ۱۴۲۲ - رب المال نے منع کر دیا تہا کہ مال مضاربت فلان جاے نہ لیجانا یا قرض
پر نہ بیچنا پر اسنے اوسکا خلاف کیا کہ اوس جاے لے گیا یا قرض بیچا - اور زرثمن یا مال
تلف ہوگیا تو ضمان دیگا -

ماده ۱۴۲۳ - رب المال نے جو مدت مضاربت کی مقرر کی تہی اوسکے گذرتے ہی
مضاربت فسخ ہوجاے گی -

ماده ۱۴۲۴ - رب المال نے جب مضارب کو موقوف کردیا تو ضرور ہے کہ اوسکو
اطلاع بہی ہوجاوے ورنہ جب تک کہ اوسکو اطلاع نہوگی سب تصرفات اوسکے جایز ہونگے
اور بعد اطلاع کے اوسکو جایز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچکر نقد کرے
اور جو نقد موجود ہے اوسمین کچہ تصرف نکرے -

ماده ۱۴۲۵ - مضارب بسبب اپنے عمل کی حقدار ربح کا ہے کیونکہ عمل کبہی متقوم ہوتا ہے
اسی لئے جو حصہ کہ مضارب نے ٹہرا لیا تہا وہ اوسی کا مستحق ہے -

ماده ۱۴۲۶ - رب المال بسبب اپنے مال کے ربح کا مستحق ہے اسی لیے مضاربت فاسده
مین کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب اجر مثل پائیگا مگر اوس مقدار سے کہ وقت عقد

قرار پایا تھا زیادہ نہ دے سکیگا بلکہ اگر ربح حاصل ہوگا تو کچھ نہ پائیگا۔

مادہ ۱۴۲۷ - اگر مال مضاربت مین نقصان ہوا تو پہلے ربح مین سے اوسکی تکمیل کیجاویگی نہ راس المال مین سے اور ربح اگر کافی نہوگا تو اوسوقت راس المال مین سے تکمیل کرینگے اور مضارب کے ذمہ کچھ لازم نہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

مادہ ۱۴۲۸ - بہرحال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے اگر یہہ شرط ٹھہری تھی کہ دونون برداشت ہوگا تو یہہ شرط معتبر نہین ہے۔

مادہ ۱۴۲۹ - جب رب المال مرگیا یا مجنون ہوگیا تو مضاربت فسخ ہوجائے گی۔

مادہ ۱۴۳۰ - اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مرگیا تو اوسکے ترکہ پر ضمان ہوگا دیکھو مادہ (۸۰۱ و ۱۳۵۵)۔

باب ہشتم مزارعت اور مساقات کے بیان مین اسمین دو فصل ہین

فصل اول مزارعت کا بیان

مادہ ۱۴۳۱ - ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اسمین کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونون کی مشترک اسکو شرکت مزارعت و زراعت کہتے ہین۔

مادہ ۱۴۳۲ - شرکت مزارعت کا رکن ایجاب و قبول ہے زمین والے نے کاشتکار کو کہا کہ مین نے تجھکو یہہ زمین زراعت کے لئے دی پیدا وار مین سے تیرا حصہ اسقدر ہوگا اور کاشتکار نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کرے یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجھکو اپنی زمین زراعت کیلئے دے کہ مین اوسمین زراعت کرونگا اور زمین والا راضی ہوگیا تو عقد مزارعت منعقد ہوگی۔

مادہ ۱۴۳۳ - دونون کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہین ہے اسی لیے تمیزدار اذن والا لڑکا عقد مزارعت کرسکتا ہے۔

مادہ ۱۴۳۴ - شرط یہہ ہے یا تو قسم زراعت اور تخم متعین ہوجاوے یا تعمیم ہو کہ جو چاہے سو بوئے۔

مادہ ۱۴۳۵ - یہہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ مثلاً نصف و ربع وغیرہ متعین ہوجاوے اگر حصہ متعین نہوا یا یہہ کہا کہ سوا محاصل کے اور کچھ دوینگے یا محاصل مین سے اتنے سیر دینگے تو یہہ عقد صحیح نہین ہے۔

ماده ۱۴۳۶ - شرط یہ ہے کہ زمین مزارعت کے قابل ہو اور زمین کاشتکار
کو سونپ دیجاوے -
ماده ۱۴۳۷ - اگر شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط نہ پائی جاسکے تو
عقد فاسد ہوگا -

ماده ۱۴۳۸ - عقد صحیح مین جو شرط اسمین ٹھہرگئی ہو اُسی پر حاصل تقسیم ہوگا -
ماده ۱۴۳۹ - عقد فاسد مین کل حاصل تخم والے کا ہے اور شخص ثانی اگر صاحب
زمین ہے تو زمین کی اجرت مثل اور اگر کاشتگار ہے اور اگر کاشتکار ہے تو اُس کے
عمل کی اجرت مثل پاویگا -
ماده ۱۴۴۰ - زمین والا اگر مرگیا تو جب تک کہ کھیتی تیار نہ ہوئی تو کاشتکار بدستور
کام کرتا رہیگا اُسکے وارث منع نکر سکینگے اور کاشتکار مرگیا تو اُسکے وارث اگر
چاہین بدستور کام کرتے رہینگے زمین والا اُنکو منع نکریگا -

فصل دوم مساقات یعنی درختوں کے سینچ رکھنے اور پانی دینے کے بیان مین -

ماده ۱۴۴۱ - ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانی وغیرہ دیکر اُنکی تربیت کرتا ہے
اور یہ ٹھہرا کہ حاصل دونون مین مشترک ہوگا تو یہ شرکت مساقات ہے -
ماده ۱۴۴۲ - عقد مساقات مین ایجاب وقبول رکن ہے درخت والے نے کہا کہ
یہ درخت مین نے تجھکو مساقات کے لئے دیا اسمین جو پھل ہوگا اتنا حصہ میرا ہے اور
دوسرے نے قبول کر لیا تو مساقات منعقد ہوگی -

ماده ۱۴۴۳ - شرط یہ ہے کہ دونون عاقد عاقل ہوں

ماده ۱۴۴۴ - جیسا مزارعت مین حصہ شائع شرط ہے ایسا ہی اسمین بھی شرط ہے
ماده ۱۴۴۵ - درختوں کا عامل کو حصہ شائع دینا شرط ہے -

مادہ ۱۴۴۶ - جب شرط باہمی پھل تقسیم ہو گئے -
مادہ ۱۴۴۷ - عقد فاسد مین تمام پھل درخت والے کے ہین اور عامل کو اجر مثل
مادہ ۱۴۴۸ - اگر درخت والا مر گیا تو عامل جب تک کہ پھل ایک جکی بدستور کام کرتا رہیگا اُسکے وارث منع نکر سکین گے اگر عامل مر گیا تو اُسکے وارث اگر چاہین تو بجاے اُسکے کام کرتے رہین درخت والا اُنکو منع نکر سکیگا -

کتاب یازدہم وکالت کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ وکالت سے متعلق ہین -

مادہ ۱۴۴۹ - کسیکو اپنا قایم مقام کرکے اپنا کوئی کام اُسکو سپرد کر دینا وکالت ہے جو شخص مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا جاوے وہ وکیل ہے اور جس کام کے لئے مقرر کرے وہ موکل بہ بفتح کاف ہے -

مادہ ۱۴۵۰ - کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بھیجنا رسالت ہے اور اُسمین کسی قسم کا تصرف نہین ہوتا ہے بھیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بھیجا وے وہ رسول اور جسکے پاس پونچا ہے وہ مرسل الیہ بفتح سین ہے -

باب اول وکالت کے رکن اور تقسیم کا بیان

مادہ ۱۴۵۱ - رکن وکالت ایجاب قبول ہے موکل نے کہا کہ مین نے تجھکو فلان کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کوئی جو قبول پر دلالت کرے یا کچھ نکہا بلکہ جس کام کے لئے وکیل کیا وہ کرنے لگا تو یہ قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد ہوگی اور اگر ایجاب کے جواب مین اُس نے کہا کہ مین وکالت قبول نہین کرتا ہون اور یا یہ کہا کہ مین نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہوگی اسکے بعد اگر کار وکالت کرنے لگا جائز نہوگا -

مادہ ۱۴۵۲ - کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن دینا یعنی حکم دینا

وکیل کرنا ہے۔

مادہ ۔ ۱۴۵۳ ۔ کام کرنیکے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئے تھی مثلاً ایک شخص فضولی بے اطلاع و بے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اُسکے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔

مادہ ۔ ۱۴۵۴ ۔ رسالت وکالت نہین ہے مثلاً ایک صراف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بھیجا کہ اُس سے اسقدر قرض لادے تو یہہ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی کو یہہ پیام دیکر بھیجا کہ فلان شخص گھوڑا خرید تا ہے دلال نے کہا کہ مین نے وہ گھوڑا اوسکے ہاتھہ بیچا تو یہہ گھوڑا اوسکو پہنچا اُس نے یہہ گھوڑا اسکو پہنچادیا اور جو کچہہ دلال نے کہا تھا وہی کہدیا مرس اور دلال کے درمیان بیع منعقد ہوگی۔ اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل اور ایسا ہی ایک شخص نے قسائی سے کہا کہ میرا فلان نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اُسکے ہاتھہ اتنا گوشت بیچا کر قسائی ہر روز گوشت اس کے ہاتھہ بیچنے لگا تو یہہ نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔

مادہ ۔ ۱۴۵۵ ۔ آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خرید لا تو یہہ وکالت ہے اور اگر آقا نے خود خریدا اور نوکر سے کہا کہ تو وہ مال لے آ تو یہہ صرف رسالت ہے۔

مادہ ۔ ۱۴۵۶ ۔ وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اُسمین کوئی کام خاص یا مدت معین وغیرہ نہین ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ جب فلان تاجر یہان آویگا تو اُسکے ہاتھہ مین یہہ گھوڑا میرا بیچنا تو یہہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب یہان آئیگا تو بیچیگا ورنہ نہین یا وقت مقرر ہوا مثلاً کہا کہ نیسان کے مہینے مین میرے جانور بیچنا تو اسی مہینے مین بیچیگا نہ بعد اس کے اور نہ قبل اُسکے

ادا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ قیمت متعین ہو مثلاً کہا کہ ایک ہزار قرش کو بیچنا اتنے ہی کو بیچ سکتا ہے نہ کم کو۔

باب دوم وکالت کی شرطونکا بیان

مادہ - ۱۴۵۷ - شرط یہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہے وہ خود بھی اُسکے کرنے پر قدرت رکھتا ہو لیسی ہی بے تمیز لڑکا اور مجنون کسی کو وکیل نہین کر سکتے ہین اور تمیزدار لڑکا اگر ایسے کامونمین کسی کو وکیل کرے کہ اسکے حق مین ضرر ہوں مثلاً ہبہ کرنا اور صدقہ دینا گو ولی بھی اجازت دے تو جائز نہین اور اگر نفع کے کامون مین کسی کو وکیل کیا مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گو ولی اجازت نہ دے تو بھی جائز ہے اور اگر ایسے کام مین کہ اس مین نفع اور ضرر دونون متصور ہین مثلاً بیع وشرا اگر لڑکے کو ولی کیطرف سے اجازت ہے تو وکالت جائز ہے ورنہ بے اجازت ولی لڑکے وکیل نہو گا۔

مادہ - ۱۴۵۸ - یہ بھی شرط ہے کہ وکیل عاقل باتمیز ہو اور بالغ ہونا اسکا شرط نہین ہے اسلئے لڑکا جو باتمیز ہو وکیل ہو سکتا ہے گو ماذون نہون اور اس صورت مین عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہونگے نہ اس لڑکے پر۔

مادہ - ۱۴۵۹ - جتنے کام کہ خود کر سکتا ہے سب مین دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنے بیع وشرا مین اور کرایہ دینے مین اور کرایہ لینے مین اور گرو رکھنے مین اور گرو لینے مین اور ودیعت دینے مین اور ودیعت لینے مین اور ہبہ کر دینے اور ہبہ لینے مین اور صلح کرنے مین اور اقرار مین اور معاف کرنے مین اور تحکیم کرنے مین اور شفعہ کے طلب کرنے مین اور شرکت وغیرہ تقسیم کرنے مین اور

قرض اداکرنے مین اور قرض کے لینے اور مال قبضہ کرنے مین یہ شرط ہے کہ جس کام پر کسی وکیل کرے وہ کام متعین اور معلوم ہووے۔

باب سوم وکالت کے احکام اور اسمین چھہ فصل ہین

فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

مادہ - ۱۴۶۰ - لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور رہن اور ودیعت اور قرض اور شرکت اور مضاربت اور انکار دعوی پر صلح ان سب کو وکیل اصل موکل کے ساتھ متعلق کرے ورنہ صحیح نہوگا۔

مادہ - ۱۴۶۱ - بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح مین یہہ شرط نہین ہے کہ موکل کے ساتھ اسکو متعلق کرے بلکہ وکیل اپنے ہی ساتھ متعلق کر سکتا ہے یعنے یہہ کہے کہ مین نے خریدا یا بیچا ہے اور ان دونون صورتون مین ملک تو موکل کی ہے رہی گی اگر وکیل نے موکل کے ساتھ عقد متعلق کی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے اور وکیل اسصورت مین صرف رسول ہوگا مثلاً وکیل نے موکل کا کچھہ مال بیچا اور اپنی طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل پر جبر کیا جائیگا کہ مبیع مشتری کو پونچاوے اور زر ثمن مشتری سے وصول کرے اور اگر مبیع کا کوئی اور حقدار نکل آیا اور نالش کرکے مبیع لی لی تو مشتری وکیل سے اپنا زر ثمن لے گا اور اگر وکیل نے کچھہ مال خریدا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی بایع سے مال لے گا اور اگر موکل نے زر قیمت نہین دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا اور مال دار نکلا تو وکیل ہی نالش کرکے واپس کرنے کا مجاز ہوگا اگر وکیل نے کہا کہ مین نے یہہ مال موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت بیچا ہے تو سب احکام عقد کے موکل پر وارد ہونگے اور وکیل اسوقت صرف رسول ہے۔

مادہ - ۱۴۶۲ - رسالت کے سب احکام مرسل پر وارد ہوتے ہین نہ رسول پر

مادہ - ۱۴۶۳ - بیع اور شرا اور ایفا اور استیفا دین اور قبضہ مال عین -

حاشیہ: [illegible]

وکیل کا قبضہ بمنزلہ ودیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان نہ دیگا اور رسول کا قبضہ بھی بمنزلہ ودیعت ہے کہ جسکا وہی حکم ہے۔

مادہ ۱۴۶۴ - قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس بھیجا اور ابھی اس تک پہونچا بھی نہ تھا کہ راستہ میں تلف ہوگیا تو یہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ نے اپنا آدمی لینے کے لئے بھیجا اور اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو قرضخواہ کا مال گیا یہ قرضدار بری ہوگیا۔

مادہ ۱۴۶۵ - ایک شخص نے دو آدمیونکو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام اکیلا نہ کر سکیگا۔ پر عدالت میں نالش یا ادا دین یا ودیعت ان دونوں میں سے جو کوئی کریگا تو صحیح ہو جائیگا۔ یا ایک شخص کو انجام کار پر اور دوسرے کو آغاز پر وکیل کیا تو ان میں سے جو کوئی تمام کام کریگا تو درست ہوگا۔

مادہ ۱۴۶۶ - بے اجازت موکل کے وکیل دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا ہے اگر صریح اجازت دے یا یہ کہا کہ تیرے راے میں جو آوے وہ کر تا رہو اس نے دوسرے کو وکیل کیا تو یہ شخص وکیل اصل کا موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اسکے موقوف کرنے سے یا اسکے مرنے سے یہ وکیل ثانی موقوف نہو گا۔

مادہ ۱۴۶۷ - اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا اور اگر اجرت قرار نہیں پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بھی نہیں ہے تو اجرت نہ پائیگا بلکہ تبرع ہوگا۔

فصل دوم وکالت بالشرا کا بیان یعنے جب کسی کو مال خرید لینے کا وکیل کریں۔

مادہ ۱۴۶۸ - حسب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۶ لازم ہے کہ وکالت متعین و معلوم ہو کہ ادا بھی ہو سکے ورنہ کا مجہول کیونکر بجا لا سکتا ہے ایسی ہی لازم ہے کہ جو خریدنا چاہتا ہے اس سے جنس بیان ہووے اور اگر بیان جنس کافی ہو اسکی نوع و قسم

لازم ہے کہ ایک نوع اور اسکی قیمت بیان کر دین اور اگر جنس ہی بیان ہوے یا بیان ہوے پر انواع بہت مختلف ہین اور نوع بھی متعین ہوے اور قیمت بھی بیان ہوے تو وکالت صحیح ہوگی پر اس وقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گھوڑا خرید و تو یہہ وکالت صحیح ہے اور جو کہا کہ کپڑا خرید و تو ضرور ہے کہ اسکا بیان ہوے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور بیان قیمت بھی ضرور ہے کہ ایک طاقہ اتنے روپیہ کا اور اگر جنس کا بیان نکیا اور کہا کہ ایک جانور چارپایہ لادو یا کپڑا یا اطلس لادو اور نوع کا بیان ہے نہ ثمن کا تو صحیح نہین ہے اور اگر یہہ کہا کپڑا یا اطلس جو تیرے راے مین آوے خرید لاؤ تو یہہ وکالت عام ہے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جو کپڑا چاہے خریدے۔

مادہ ۱۴۶۹ - جو اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس ہی مختلف ہوتی ہے مثلاً روئی اور تاگے ہے اور کتان اور رشتے ہے اسلئے خام روئی اور خام کتان بھی مختلف ہین اور اور بعضا مقصود جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ اس سے موزے وغیرہ بناے جاتے ہین اور ان سے غالیچہ وغیرہ بناے جاتے ہین اور فرنگستانی غالیچہ اور جنس ہین اور رومی اور جنس ہین گو یہہ سب انکے ہین مگر ساخت ہر ملک کی جدا جدا ہے۔

مادہ ۱۴۷۰ - اگر وکیل نے خلاف حکم موکل کیا یعنے موکل نے کہا کہ فلان جنس مین سے خریدنا اور اسنے اور جنس مین سے خریدا تو موکل کا کام ادا نہین کیا بلکہ وکیل کے ذمہ پڑیگا اگرچہ اس مین فائدہ زیادہ ہووے۔

مادہ ۱۴۷۱ - موکل نے کہا کہ مجہہ کو ایک میڈھا لادو اسنے بھیڑ خریدی موکل کے لائق نہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے۔

مادہ ۱۴۷۲ - موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خریدے کہ اس پر مکان بنا یا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکیگا یا کہا کہ فلان احاطہ مین حویلی مجہہ کو خریدو وکیل نے اس احاطہ مین حویلی خرید دیگا۔

مادہ - ۱۴۷۳ - اگر کہا کہ میرے لئے دودھ خرید وا اور یہہ بیان نہین کیا کہ کس جانور کا دودہ لاؤ تو جو دودہ کہ معروف اور رواج ہے خرید لائیگا -

مادہ - ۱۴۷۴ - موکل نے کہا کہ میرے لئے چاول لاؤ تو وکیل بازار مین سے جو چاول اسکو ہاتہہ آئینگے لے لیگا -

مادہ - ۱۴۷۵ - حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا ضرور ہے ورنہ صحیح نہوگا

مادہ - ۱۴۷۶ - جب تک کہ موتی اور یاقوت سرخ کی قیمت بیان نکرے وکالت صحیح نہوگی -

مادہ - ۱۴۷۷ - جو چیزین کہ مقدار پر خریدے جاتے ہین انکی مقدار اور قیمت بیان کرنا ضرور ہے مثلاً اتنے کیل یا اتنے سیر گیہون اتنے روپیہ کے ورنہ صحیح نہوگا -

مادہ - ۱۴۷۸ - کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے اعلی یا ادنی یا اوسط معلوم ہو صحیح نہین ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لایق ہو مثلاً کرایہ پر چلانے والے بنے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لاؤ تو اسکے موافق خریدنا چاہیے نہین ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا لاے اگر خریدیگا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا -

مادہ - ۱۴۷۹ - موکل نے جو قید لگائی اسکے خلاف نکیا جاوے ورنہ وکیل پر پڑیگا نہ موکل پر مگر اسصورت مین کہ فائدہ اسکا زیادہ اور بہتر ہووے تو موکل کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ دس ہزار قرش کو فلانی حویلی خرید و اُسنے کچھہ زیادہ پر خریدا تو جائز نہوگا اور اگر کم پر خریدا تو جائز ہے یا کہا کہ قرض پر خرید و اُسنے نقد پر خریدا جائز نہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خرید و اُسنے قرض پر خریدا تو جائز ہے -

مادہ - ۱۴۸۰ - اگر کہا کہ فلانی چیز خرید لاؤ وہ آدہی خرید لایا اگر تقسیم مین ضرر نہوگا تو جائز ہے ورنہ نہین مثلاً موکل نے کہا کہ ایک عاقہ خرید و اُسنے آدہا لیا جائز نہوگا - اور اگر چہہ کیل گیہون خرید و وہ تین کیل لایا جائز ہے -

مادہ - ۱۴۸۱ - موکل نے کہا کہ جبہ کے لئے کپڑا لایا جبہ کو کافی نہین ہے نافذ نہوگا

مادہ - ۱۴۸۲ - جیسا قیمت قبل کسی شے کے لینے کے لئے وکیل ہو سکتا ہے ویسا ہی غبن قلیل پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزوں کا نرخ بندھا ہوا ہے انمیں غبن قلیل بھی جائز نہیں ہے اور غبن فاحش پر تو کسی حال میں خریدنا جائز نہوگا ۔

مادہ - ۱۴۸۳ - اگر وکالت کے وقت قیمت کا بیان نہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا مثلاً وکیل نے بیع متعارفہ (یعنے کوئی چیز بیع کی قیمت میں دی تو موکل کے لئے خریداری نہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی ۔

مادہ - ۱۴۸۴ - اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا گیا جو ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خریدو تو ظاہر ہے کہ جاڑے کے لئے جبہ خریدنا چاہتا اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے سرما میں خریدیگا تو جائز نہوگا ۔

مادہ - ۱۴۸۵ - جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا اسکو اپنے لئے نہیں خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش سے خریدا یا موکل کے روبرو اپنے نام سے خریدا تو مال وکیل ہوگا نہ موکل کا ۔

مادہ - ۱۴۸۶ - موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلاں گھوڑا خرید لاؤ وکیل نے کہا ہاں جس وقت وہ چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خریدنے کے موکل کے نام پر خریدا تو موکل کا ہوگا اور اپنا نام لیا تو اسکا ہوگا یا خرید تو لیا مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور قیمت یعنے بیعانہ دیکر کہا کہ یہ مال موکل کا ہے اور اسکے ملکیت میں صحیح ہوگا ورنہ عیب دار ہونے کے بعد کہا کہ یہ موکل کا تھا اگر تو معتبر نہوگا ۔

مادہ - ۱۴۸۷ - اگر ایک شخص کو دو شخصوں نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لیے

مادہ - ۱۴۸۲ - جیسا قیمت قلیل کے ساتھ لینے کے لئے وکیل ہو سکتا ہے ویسا ہی غبن قلیل پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزوں کا نرخ بندھا ہوا ہے اُن میں غبن قلیل بھی جائز نہیں ہے اور غبن فاحش پر تو کسی حال میں خریدنا جائز نہوگا -

مادہ - ۱۴۸۳ - اگر وکالت کے وقت قیمت کا بیان نہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا مثلاً وکیل نے بیع مقایضہ یعنے کوئی چیز بیع کی قیمت میں دی تو موکل کے لئے خریداری نہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی -

مادہ - ۱۴۸۴ - اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا گیا ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی - مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خریدو تو ظاہر ہے کہ جاڑے کے لئے جبہ خریدنا چاہتا ہے اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے سرما میں خریدیگا تو جائز نہوگا -

مادہ - ۱۴۸۵ - جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا اسکو اپنے لئے نہیں خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اُس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش سے خریدا یا موکل کے روپیہ سے اپنے نام سے خریدا تو مال وکیل ہوگا نہ موکل کا -

مادہ - ۱۴۸۶ - موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلاں گھوڑا خرید لاؤ وکیل نے کچھ کہا نہ ہاں نہ نہیں اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خریدنے کے موکل کے نام پر خریدا تو موکل کا ہوگا - اور اپنا نام لیا تو اسکا ہوگا - یا خرید تو لیا مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور نیت پر عیب دار ہونے سے پہلے کہا کہ یہ مال موکل کا ہے اسکے متعلق بیع اور معتبر ہوگا اور عیب دار ہونے کے بعد کہا کہ یہ موکل کا ہے تو اسکا معتبر نہوگا -

مادہ - ۱۴۸۷ - اگر ایک شخص کو دو شخصوں نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لئے

بیع منعقد ہوگئی واپس نہوگی اور موکل اپنا ضرور نقصان وکیل سے لے لیگا۔

مادہ - ۱۴۹۶ - وکیل مال بیع اپنے لیے وہ مال نہیں خرید سکتا ہے کہ جس کے بیع کا وکیل ہوا ہے۔

مادہ - ۱۴۹۷ - اور اُن کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے کہ جنکی گواہی اسکے حق میں مقبول نہو پر قیمت زاید سے جائز ہے اگر موکل نے یہہ کہا کہ مجھکو اختیار ہے جس کے ہاتھ چاہے بیچے اُس سے ان ہی لوگون کے ہاتھ ثمن مثل پر بیچدیا تو جائز ہے۔

مادہ - ۱۴۹۸ - وکیل مطلق نقد یا اور قرض بیچ سکتا ہے مگر قرض کی وہی مدت ہوگی جو سوداگران مین دستور ہے نہ اُس سے زیادہ اور اگر موکل نے کہا یا کہ نقد بیچنا یا میرا مال بیچکر میرا قرض ادا کر دو تو قرض پر نہین بیچ سکتا ہے

مادہ - ۱۴۹۹ - جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اُسکا نصف نہیں بیچ سکتا ہے کیونکہ اُسکے ٹکڑے کرنیمین ضرور ہے اور اگر ضرر نہوگا تو نصف بیچنا بھی جائز ہے۔

مادہ - ۱۵۰۰ - وکیل نے اگر قرض پر کچھ مال بیچا تو اس زرثمن کی عوض رہن یا کفیل لے سکتا ہے اور اگر رہن تلف ہوگیا یا کفیل مفلس ہوگیا تو وکیل ضامن نہوگا

مادہ - ۱۵۰۱ - جب موکل نے وکیل کو کہا کہ یہہ مال رہن یا کفیل لیکر بیچنا تو ضرور ہے کہ پہلے رہن یا ورنہ کفیل لے نہ بیچے۔

مادہ - ۱۵۰۲ - جب تک کہ مشتری زرثمن ادا کر دے وکیل بالبیع سے یہ ... اسکی ادا کر بیچا۔

مادہ - ۱۵۰۳ - موکل بھی زرثمن مشتری سے لے سکتا ہے اگرچہ یہہ کام وکیل کا تھا

مادہ - ۱۵۰۴ - جب وکیل بے اجارت ہو تو اسپر ضرور نہین ہے کہ زر
ثمن وصول کرکے موکل کو پونچا دیوے بلکہ موکل کو اپنے طرف سے وکیل کو
کرا نیاز ثمن وصول کا ہے اور اگر وکیل ایسا شخص ہے کہ بی اجرت کام نہین کرسکتا
ہے مثلاً دلال تو بالضرور زر ثمن مشتری سے وصول کرکے موکل کو پونچا دیگا

مادہ - ۱۵۰۵ - وکیل بایع بے حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کرسکتا ہے مگر
اپنے موکل کو قیمت ضرور دیگا یہہ اقالہ موکل پر جاری نہوگا -

فصل چہارم جو مسایل کہ مامور کے ساتھہ متعلق ہین جو شخص حکم کرے وہ آمر ہے اور جس پر حکم کیا جاوے وہ مامور اور مامور علیہ ہے اور جس کام کا حکم ہو وہ مامور بہ ہے

مادہ - ۱۵۰۶ - آمر نے مامور کو کہا کہ میرے اوپر جو فلان کا یا بیت المال کا
قرض ہے وہ ادا کردو مامور اسکا دین ادا کرکے آمر سے لیگا آمر نے یہہ
کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ تم میرا دین دیکر مجہہ سے لے لینا یا یہ کہ تم میرا دین دو تو مین
تم کو دیدونگا -

مادہ - ۱۵۰۷ - آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کہوٹے درہم ہین وہ ادا کرو
مامور نے خالص درہم ادا کردیئے یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہین
ادا کرو اس نے کہوٹے درہم دیئے تو دونون صورتون مین مامور آمر
سے کہوٹے درہم لیگا نہ خالص اگر مامور نے اپنا مال قرضخواہ کے ہاتہہ بیچا اور
زر قیمت دین مین مجرا دیا تو آمر سے مقدار دین جو ادا کیا ہے لیگا - اور اگر ثمن قلیل پر
بیچا ہو تو بھی آمر کو یہہ اختیار نہین ہے کہ اصل قیمت مامور کو دیوے اور [illegible]
دین مین مجرا دیوے

مادہ - ۱۵۰۸ - آمر نے مامور کو حکم دیا کہ میرے اہل وعیال کو خرچ روزمرہ [illegible]

تو پھر مامور امر سے جو خرچ کیا ہے لے لیگا گو خرچ عادت اور رواج کے موافق ہو گا خواہ شرط واپسی کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور اسیطرح ہی اگر حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بنا دے تو موافق رواج و عادت کے حویلی بنا کر اپنا خرچ آمر سے لیگا۔ گو خرچ لینے کی ہوئی یا نہوی ہو۔

مادہ - ۱۵۰۹ - آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلان کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ یا عطیہ دیدے کہ پھر مین تکو دونگا اگر اس نے ادا کیا تو آمر سے لیگا اور اگرچہ یہ شرط نہ ٹھری کہ کچھ دیگا وہ واپس لے لیگا یا مین ادا کر دونگا تو مامور کو حق واپسی نہین ہوگا۔ اور اگر جس پر خرچ کیا ہے وہ ایسا ہے کہ آمر کے عیال مین ہے یا اس کے شریک کے عیال مین ہے تو یہ خرچ حسب رواج و عادت ضرور قابل واپسی کے ہے گو شرط نکی گئی ہو دیکھو مادہ - ۳۶ -

مادہ - ۱۵۱۰ - آمر کا حکم اسکے ملک پر جاری ہوگا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ یہ مال دریا مین پھینک دے مامور نے دریا مین پھینک دیا اور یہ جانتا ہے کہ یہ مال اسکا نہین ہے کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیگا نہ آمر سے مگر جب کہ آمر مامور پر مجبر ہو -

مادہ - ۱۵۱۱ - آمر نے مامور سے کہا کہ مجھ پر جو کسی کا اسقدر قرض ہے اپنے پاس سے ادا کر دے اس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دونگا اگر نہ دیا تو صرف بلحاظ اس کے وعدہ کے جبر نکیا جاویگا -

مادہ - ۱۵۱۲ - مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھ نقد و دلیعت ہے آمر نے اسکو کہا کہ مجھ پر کسی کا قرض ہے تو ادا کر دے تو مامور پر ادا دین کے لئے جبر ہوگا اور اگر آمر نے کہا کہ میرا فلان مال بیچکر قرض ادا کر دے اگر وکیل متبرع بے اجرت ہے تو اس پر جبر نہوگا اور اگر اجرت والا ہے تو اس سے جبراً کام لیا جاویگا -

مادہ - ۱۵۱۳ - قرضدار نے کچھ درہم دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلان قرضخواہ کو دیدے آگے تو اور قرضخواہ اسمین سے کچھ چھینے لینگے اور نہ مامور کسی اور قرضخواہ

کو اُس مین سے دے سکیگا صرف اُسی کو دیگا کہ قرضدار نے اُسکا نام لیا ہے۔

مادہ ۔ ۱۵۱۴ ۔ آمر نے کچھ درہم مامور کو دیے کہ فلان کو بابت قرض کے پہنچا دے مامور نے پہونچانے سے پہلے مامور کو خبر ہو گئی کہ آمر مر گیا تو یہ درہم ترکہ مین شامل ہو قرضخواہ ترکہ سے اپنا قرض وصول کریگا۔

مادہ ۔ ۱۵۱۵ ۔ آمر نے مامور کو کچھ درہم دیے کہ فلان کو پہونچا دے مگر جب تک کہ میرے دستاویز کی پشت پر جو اُسکے پاس ہے وصول نلوا دے یا جدا قبض الوصول نہ لکھدے اُسکو یہ درہم نہ دینا ۔ مامور نے نہ دستاویز کی پشت پر وصول لکھوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ کو دیدیے اب اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار سے دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لیگا۔

فصل پنجم وکالت بالخصومت کا بیان یعنے جو شخص مقدمہ مین کسی کا وکیل ہو۔

مادہ ۔ ۱۵۱۶ ۔ مدعی اور مدعا علیہ دونون اپنا اپنا کسی کو وکیل کر سکتے ہین اور یہ شرط نہین ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل سے یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہو جبکہ

مادہ ۔ ۱۵۱۷ ۔ وکیل بالخصومت اگر حاکم کے روبرو اقرار دعوی کرے تو جائز ہے ورنہ نہین یعنی کسی اور جگہہ اقرار کریگا تو معتبر نہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا۔

مادہ ۔ ۱۵۱۸ ۔ مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا اور اقرار کرنے سے مستثنی کیا اُسکا اقرار صحیح نہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بھی اقرار کریگا تو جائز نہوگا اور وکالت سے موقوف ہو جائیگا دیکھو مادہ ۱۴۵۶ کا فقرہ اخیر۔

مادہ ۔ ۱۵۱۹ ۔ وکیل بالخصومت وکیل القبض یعنی مدعا لینے کا مجاز نہین ہے جب تک صراحۃً اجازت ہو۔

مادہ ۔ ۱۵۲۰ ۔ ایسے ہی وکیل بالقبض وکیل بالخصومت نہین ہو سکتا ہے۔

فصل ششم وکیل کے موقوف ہونیکا بیان

مادہ-۱۵۲۱- موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کردے مگر جب اُس سے کسی کا حق متعلق ہوگا تو موقوف نہ کر سکیگا- مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گرو کیا اور عقد رہن کے وقت اُس کے بعد مدیون نے کسی وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت رہن پر بیچکر زر رہن ادا کر دینا راہن بے اجازت مرتہن وکیل کو موقوف نکر سکیگا یا مدعی کے طلب پر مدعی علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا تو مدعی کے غیبت مین مدعی علیہ اُسکو موقوف نہین کر سکتا ہے

مادہ-۱۵۲۲- وکیل خود بھی وکالت سے استعفا دے سکتا ہے مگر جب اُس کے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبراً کار وکالت اُس کے ادا کے لئے لیا جائیگا-

مادہ-۱۵۲۳- موکل نے جب وکیل کو موقوف کر دیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہووے اُس کا تصرف جائز ہوگا-

مادہ-۱۵۲۴- وکیل جب خود استعفا دیوے تو ضرور ہے کہ موکل کو بھی خبر کردے ورنہ جب تک وکالت قایم رہے گی-

مادہ-۱۵۲۵- وکیل بالقبض الدین بے اطلاع مدیون کے موقوف ہو سکتا ہے اگر مدیون کو جتلا کر وکیل کیا گیا تو بے اسکی اطلاع کے موقوف نہو سکیگا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیدیا اور بعد اُس کے موقوفی کے خبر پہنچے تو دین سے بری ہو جائیگا-

مادہ-۱۵۲۶- کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہو گیا اور وکالت تمام ہو گئے

مادہ-۱۵۲۷- موکل کے مرنے سے وکیل موقوف ہو گیا جب

اُس سے کسی کا حق متعلق ہو تو موقوف نہو گا دیکھو مادہ - ۶۰ ۷ -

مادہ - ۱۵۲۸ - وکیل - وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہو جاتا ہے دیکھو مادہ - ۱۴۶۶ -

مادہ - ۱۵۲۹ - وکالت میراث نہیں ہے کہ جب وکیل مرجاے تو اُس کا وارث بھی اُس کے قایم مقام وکیل ہوگا -

مادہ - ۱۵۳۰ - موکل یا وکیل مجنون ہو گیا تو وکالت باطل ہو گی -

کتاب دوازدہم صلح اور ابرا کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہین

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو صلح اور ابرا سے متعلق ہین)

مادہ ۱۵۳۱ - جو عقد کہ برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے۔

مادہ ۱۵۳۲ - جو شخص یہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

مادہ ۱۵۳۳ - جس چیز پر صلح ٹھہرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

مادہ ۱۵۳۴ - جس مال یا جس حق کے بابت صلح کرین وہ مصالح عنہ ہے (بفتح لام)

مادہ ۱۵۳۵ - صلح تین قسم ہے۔ اول صلح عن الاقرار یعنے باوجودیکہ مدعا علیہ کو دعوی کا اقرار ہو اسپر بھی صلح کرلین۔ دوم صلح عن الانکار۔ یعنی مدعی علیہ کو دعوی سے انکار ہے اور اسپر بھی صلح کرنا۔ سوم عن السکوت یعنے نہ مدعا علیہ کو اقرار ہے اور نہ انکار ہے بلکہ سکوت سے تبھی صلح کرلینا۔

مادہ ۱۵۳۶ - ابرا دو قسم ہے ایک ابراء اسقاط دوم ابراء استیفا۔ اول وہ ہے کہ کل یا جز کسی کو معاف کرنا اس کتاب مین اسی قسم ابرا سے بحث ہے۔ دوسرا حق کے وصول کرلینے کا اقرار کرنا کہ مین نے اپنا حق جو فلان پر تھا لے لیا یہ قسم اقرار مین شامل ہے

مادہ ۱۵۳۷ - اپنے کسی دعوی خاص سے کسی کو بری کرنا ابراء خاص ہے۔

مادہ ۱۵۳۸ - اپنے جملہ دعوون اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراء عام ہے۔

باب اول کون کون صلح اور ابرا کرسکتا ہے۔

مادہ ۱۵۳۹ - شرط یہ ہے کہ مصالح عاقل ہو گو بالغ نہو۔ اس لئے مجنون و معتوہ اور بے تمیز لڑکے کی صلح صحیح نہین ہے۔ اور صبی ماذون کی وہ صلح کہ اس مین ضرر نہو صحیح ہے مثلاً صبی ماذون پر کسی نے کچھ دعوی کیا اور اس نے اس کا اقرار کیا صلح صحیح ہے اور اگر صبی ماذون اپنے مطالبہ مین مدت اور مہلت پر صلح

کر سکتا ہے۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہیں تو کچھہ کم مقدار پر صلح نہیں کر سکتا ہے اور اگر اُس کے پاس گواہ نہیں ہیں اور مدعا علیہ غالباً حلف کریگا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کریگا تو صحیح ہے بشرطیکہ غبن فاحش نہو

مادہ ۱۵۴۰۔ اگر صبی پر کسی نے دعوی کیا اور اُس کے پاس گواہ ہیں تو اُسکا باپ کسی مقدار پر صلح کر سکے اُس کے مال میں سے ادا کریگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہیں ہیں تو ولی کا صلح کرنا صحیح نہوگا۔ اور ایسی ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہوں اور اُسکا ولی اُسکے دعوی میں سے کچھہ کم کر کے مدعا علیہ سے صلح کرے صحیح نہوگا۔ اور اگر گواہ نہیں ہیں اور معلوم ہے کہ مدعا علیہ حلف کر جاویگا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے ولی صلح کر سکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کرلے کہ اُسکی قیمت زر دعوی کے برابر ہے تو صحیح ہے بشرطیکہ غبن فاحش نہو۔

مادہ ۱۵۴۱۔ صبی اور مجنون اور معتوہ یعنے مغلوب الحواس کا ابراء کرنا مطلق جائز نہیں ہے

مادہ ۱۵۴۲۔ وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہیں ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومت بے اجازت موکل صلح کریگا تو جائز نہوگا۔

مادہ ۱۵۴۳۔ ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھہ پر جو نالش ہوئی ہے اُسمیں صلح کر لو۔ اگر اُس نے صلح کرلی تو صحیح اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بھی ہوا ہے تو وکیل سے زر صلح طلب ہوگا۔ اور پھر وکیل موکل سے لے سکیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

مادہ ۱۵۴۴۔ ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کی (۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن بھی ہے (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس میرے مال پر صلح ہے (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اُسکے طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہیں نے اسپر صلح کی (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال معین پر صلح کی بلکہ مطلق صلح کی اور زر صلح دیدیا تو ان چاروں صورتوں میں صلح صحیح

کر سکتا ہے۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہیں تو کچھہ کم مقدار پر صلح نہیں کر سکتا ہے
اور اگر اس کے پاس گواہ نہیں ہیں اور مدعا علیہ غالبا حلف کریگا تو جس مقدار پر
کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کریگا تو صحیح ہے بشرطیکہ غبن فاحش نہو

مادہ ۱۵۴۰۔ اگر صبی پر کسی نے دعوی کیا اور اس کے پاس گواہ ہیں تو اسکا باپ
کسی مقدار پر صلح کر کے اس کے مال میں سے ادا کریگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہیں ہیں تو ولی
کا صلح کرنا صحیح نہوگا۔ اور ایسی ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہوں اور اسکا ولی اسکے دعوی
میں سے کچھہ کم کر کے مدعا علیہ سے صلح کرے صحیح نہوگا۔ اور اگر گواہ نہیں ہیں اور معلوم ہے
کہ مدعا علیہ حلف کر جائگا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے ولی صلح کر سکتا ہے اور اگر ایک
مال پر صلح کرلے کہ اسکی قیمت زر دعوی کے برابر ہے تو صحیح ہے بشرطیکہ غبن فاحش نہو۔

مادہ۔ ۱۵۴۱۔ صبی اور مجنون اور معتوہ یعنے مغلوب الحواس کا ابراء کرنا مطلق جایز نہیں

مادہ۔ ۱۵۴۲۔ وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہیں ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومت
بے اجازت موکل صلح کریگا تو جایز نہوگا۔

مادہ۔ ۱۵۴۳۔ ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھہ پر جو نالش ہوئی ہے اسپر
صلح کرلو۔ اگر اس نے صلح کرلی تو صحیح اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور
وکیل اگر ضامن ہوا ہے تو وکیل سے زر صلح طلب ہوگا۔ اور پھر وکیل موکل سے
لے سکیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

مادہ۔ ۱۵۴۴۔ ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کر لی
(۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن بھی ہے (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس میرے
مال پر صلح ہے (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اسکی طرف اشارت کر کے
کہا کہ ہیں نے اسپر صلح کی (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال مسمی پر
صلح کی بلکہ مطلق صلح کی اور زر صلح دیدیا تو ان چاروں صورتوں میں صلح صحیح ہے

اور مصالح عنہ مین اگر کسی کا حق یا بعض نکل آیا تو بقدر مدعا علیہ نے حق لیا گیا ہے اس قدر۔
مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ مین سے دیگا اور اگر مصالح علیہ مین کسی کا حق کل یا بعض۔
نکل آیا تو مدعا علیہ سے مدعی اُسی قدر لیگا مثلاً مدعی نے گھر کا دعوی کیا مدعا علیہ نے
اقرار کیا کہ یہہ گھر مدعی کا ہے اور اُس پر کچھ روپیہ دیکر صلح کر لے اور مدعا علیہ کے
پاس گھر رہا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھ بیع کیا ہے اور
سب احکام بیع کے اُس مین جاری ہون گے۔

مادہ۔ ۱۵۴۹۔ اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے
باغیچہ کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کر کے یہہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے
گھر مین مدعی سکونت پذیر رہے تو گویا مدعی نے اپنے حق کی عوض اُسکا گھر کرایہ لیا

مادہ۔ ۱۵۵۰۔ صلح عن الانکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق مین معاوضہ ہے
اور مدعا علیہ کے حق مین حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا ہے اور بالفعل منازعت
قطع کرنا ہے اسلئے زمین مصالح علیہ مین دعوی شفعہ ہوگا اور زمین مصالح عنہ مین
دعوی شفعہ نہوگا اور مصالح عنہ کل یا جزکسی کا حق نکل آیا تو مدعی زر صلح مدعا علیہ کو۔
دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار پر نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جز کسی کا
حق نکل آیا تو مدعی علیہ پر اپنا دعوی کل یا جز دایر کریگا۔

مادہ۔ ۱۵۵۱۔ اگر کل دعوی سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً
باغیچہ کا دعوی کیا اور نصف پر صلح کر کے اپنے قبضہ مین لے لیا تو گویا باقی دعوی
سے دست بردار ہوگیا اور اپنا حق ترک کر دیا۔

فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنے مطالبات اور حقوق سے صلح کرنا

مادہ۔ ۱۵۵۲۔ ایک شخص نے اپنے کسی حق کا دعوے کیا اور اسیقدر

پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کر دیا یعنے کچھ پا لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بری کیا۔

مادہ ۱۵۵۳ ۔ اگر کسی شخص کے لیے مدت مقرر نہو فوراً لے سکتا ہے اور یہ صلح ہوئی کہ ایک مدت پر دیگا تو گویا اپنا حق جلد اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

مادہ ۱۵۵۴ ۔ سکہ خالصہ کے بدلے اگر کھوٹے سکہ پر صلح کر لی تو جائز ہے گویا اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا۔

مادہ ۱۵۵۵ ۔ دعوی حقوق مثل حق الشرب و حق المسرور وغیرہ میں بھی صلح جائز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ رہے گا۔

باب چہارم صلح اور ابراء کے احکام اور اس میں دو فصل ہیں۔

فصل اول جو مسایل کہ احکام صلح سے متعلق ہیں

مادہ ۱۵۵۶ ۔ جب صلح تمام ہو چکی تو کوئی اس سے رجوع نکر سکیگا یعنے مدعی صرف زر صلح کا مالک ہوگا اور اسکا دعوی بالکل زایل ہو جائیگا اور مدعی علیہ زر صلح مدعی سے واپس نہ لے سکیگا۔

مادہ ۱۵۵۷ ۔ جب دونوں میں سے کوئی مر جاوے تو ان کے وارثوں کو فسخ صلح کا اختیار نہیں ہے۔

مادہ ۱۵۵۸ ۔ جب صلح بمعنی معاوضہ کے واقع ہووے تو برضاء باہمی دونو اقالہ اور فسخ کے مجاز ہیں اور جب بمعنی اسقاط کے واقع ہووے تو کسی کو اختیار اقالہ و فسخ نہیں ہے دیکھو مادہ ۵۱

مادہ ۱۵۵۹ ۔ جب مدعا علیہ نے زر صلح اس لئے دیا کہ حلف سے محفوظ رہے تو مدعی کا حق خصومت جاتا رہا اور مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا۔

مادہ ۱۵۶۰ ۔ بدل صلح یعنی مدعی کو جو دیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھ میں تلف ہو گیا اگر مدعا بہ مال تھا کہ متعین ہو سکتا تھا یعنے نقود و جو کہ نقود و متعین نہیں ہو سکتے ہیں

اگر یہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو مدعی کل یا جزو مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہوگا اور اگر
صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ ۱۵۴۸ اور
(۱۵۵۰) اور اگر بدل صلح دین ہے کہ باوجود تعین کے متعین نہیں ہو سکتا ہے تو صلح
کچھ خلل نہ ہوگا بلکہ مدعا علیہ جس قدر درہم تلف ہوئے ہیں اسی قدر ادا کریگا۔

فصل دوم وہ مسایل کہ احکام ابرا سے متعلق ہین

مادہ ۱۵۶۱ - جب مدعی نے یہ کہدیا کہ فلان سے نزاع و دعوی نہیں ہے یا یہ
میرا کچھ حق نہین ہے یا جو دعوی میرا فلان پر ہے اُس سے مین فارغ ہوا یا وہ دعوی
ترک کر دیا یا نسبت میرا کچھ حق باقی نہیں ہے یا مین نے اُس سے اپنا تمام حق لے لیا تو
مدعی علیہ بری ہو گیا۔

مادہ ۱۵۶۲ - جب مدعی نے مدعا علیہ کو بری کر دیا تو کچھ حق مدعی کو نہ رہا سب ساقط
ہو گیا دیکھو مادہ ۱۵۱۔

مادہ ۱۵۶۳ - ابرا کے وقت تک جو جو امور و حقوق تھے اُن سے بری ہو گیا اور
ابرا کے بعد جو امور پیدا ہونگے اُن سے ابرا نہ ہوگا۔

مادہ ۱۵۶۴ - جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو اس سے
ہی بری ہوگا اور اُس کے بابت دعوی نہ سنا جائیگا اور اسکے سوا اور حق سے
بری نہ ہوگا اگر دکان کے دعوی سے بری کیا تو اسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین وغیرہ سے

مادہ ۱۵۶۵ - جب یہ کہا کہ سب دعوون سے فلان کو بری کیا یا اُس پر کوئی حق نہیں ہے
تو یہ ابرا عام ہے کہ اسکے بعد کا کوئی دعوی صحیح نہ ہوگا بلکہ یہانتک کہ اگر کسی شخص کو ابرا
عام کر کے یہ دعوی کرے کہ ابرا سے پہلے فلان کا کفیل تھا یا جسکو [illegible] ابرا
عام کیا اُس کے ابرا سے پہلے تو اُسکے کفیل تھا تو یہ دعوی صحیح نہ ہوگی دیکھو مادہ

مادہ ۱۵۶۶ - [illegible]

اگر یہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو مدعی کل یا جزو مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہوگا اور اگر
صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ ہزار اور
(١٥٥٠) اور اگر بدل صلح دین ہے کہ باوجود تعین کے متعین نہیں ہو سکتا ہے تو صلح
کچھ خلل نہ ہوگا بلکہ مدعا علیہ جس قدر درہم تلف ہوئے ہیں اس قدر ادا کریگا ۔

فصل دوم وہ مسایل کہ احکام ابرا سے متعلق ہیں

مادہ ١٥٦١ - جب مدعی نے یہ کہدیا کہ فلان سے نزاع و دعوی نہیں ہے یا یہ
میرا کچھ حق نہیں ہے یا جو دعوی میرا فلان پر ہے اُس سے میں فارغ ہوا یا وہ دعوی
ترک کر دیا یا اُس پر میرا کچھ حق باقی نہیں ہے یا میں نے اُس سے اپنا تمام حق لے لیا تو
مدعی علیہ بری ہو گیا ۔

مادہ ١٥٦٢ - جب مدعی نے مدعا علیہ کو بری کر دیا تو کچھ حق مدعی کو نہ رہا سب ساقط
ہو گیا دیکھو مادہ ١٥١ ۔

مادہ ١٥٦٣ - ابرا کے وقت تک جو جو امور و حقوق تھے اُن سے بری ہو گیا اور
ابرا کے بعد جو امور پیدا ہونگے اُن سے ابرا نہ ہوگا ۔

مادہ ١٥٦٤ - جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو اس سے
ہی بری ہوگا اور اُس کے بابت دعوی نہ سنا جائیگا اور اُسکے سوا اور حق سے
بری نہ ہوگا اگر مکان کے دعوی سے بری کیا تو اُسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین وغیرہ سے

مادہ ١٥٦٥ - جب یہ کہا کہ سب دعووں سے فلان کو بری کیا یا اُس پر کوئی حق میرا نہیں رہا
تو پھر ابرا سے پہلے کا کسی حق کا دعوی صحیح نہوگا لیکن یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو ابرا
عام کرکے یہ دعوی کرے کہ ابرا سے پہلے فلان کا کفیل تھا یا جس کو [illegible] ابرا
عام کیا اُس کے ابرا سے پہلے تو اُسکا کفیل تھا تو یہ دعوی صحیح نہ ہوگی دیکھو مادہ
مادہ ١٥٦٦ - [illegible]

(بفتح قاف) اور حق مقر بہ (بفتح قاف)۔

مادہ - ۱۵۷۳ - مقر کا عاقل و بالغ ہونا شرط ہے اسلئے صغیر اور صغیرہ اور مجنون اور مجنونہ اور معتوہ اور معتوہہ کا اقرار صحیح نہین ہے اور شاذ ان سے لیکن اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور مین تمیز والے لڑکے کا ماذون ہونا صحیح ہے انمین اُس کا اقرار بھی صحیح ہے۔

مادہ - ۱۵۷۴ - مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے اگر کوئی شخص صغیر کے لئے اقرار کرے تو صحیح ہے اور دینا لازم ہے۔

مادہ - ۱۵۷۵ - مقر جو اپنی رضامندی سے اقرار کرے صحیح ہے اس لئے اقرار بجبر اکراہ صحیح نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰۶

مادہ - ۱۵۷۶ - مقر مجبور نہو دیکھو کتاب حجر کی فصل دوم و سوم و چہارم۔

مادہ - ۱۵۷۷ - شرط یہ ہے کہ ظاہر حال اقرار کی تکذیب نکرے مثلاً ویسا لڑکا کہ جثہ اُسکی تصدیق نکرے اگر یہ کہے کہ مین بالغ ہون معتبر نہوگا۔

مادہ - ۱۵۷۸ - مقر لہ مجہول نہو یعنی ایسا شخص نہو کہ تعین نہو سکے اگر ایسا مجہول ہے کہ تعین ہو سکتا ہے مثلاً کہا کہ یہ مال جو میرے ہاتھ مین ہے فلان شہر کے رہنے والے کا ہے یہ اقرار صحیح نہین ہوگا کہ رہنے والا ایک شہر کا متعین نہین ہو سکتا ہے اور اگر کہا کہ ان دو شخصون مین سے ایک کا ہے یا فلان محلہ مین ایک کا ہے اور محلہ والے چند آدمی معلوم ہین تو اسصورت مین تعین ہو سکیگا اقرار صحیح ہے اور جب کہا کہ ان دونون کا یہ مال ہے تو مقر سے لیکر ان دونون کو دیں اگر وہ متفق ہین تو دونون مشترک رہینگے اور متفق نہین ہین تو یہ دونون مقر سے حلف لینگے کہ یہ مال اُسکا نہین ہے اگر اس نے دونون کی حلف سے نکول کیا تو دونون مین یہ مال مشترک رہیگا اور جس کے حلف سے نکول کرے اسیکا ہوگا

مال ہوگا اور اگر دونوں اوسکے لئے حلف کریگا تو مقر اونکے دعوی سے فارغ ہوگیا اور
مال مقر بہ اسی کے پاس رہیگا

باب دوم اقرار کے صحت کا بیان

مادہ ۱۵۷۹۔ جیسا اقرار معلوم ہے ویسا اقرار مجہول بھی صحیح ہے یعنے جو عقد کہ جہالت سے صحیح ہے اوس میں اقرار مجہول بھی صحیح ہے مثلاً یہہ اقرار کیا کہ فلان کا مال میرے پاس امانت ہے یا میں نے چورایا ہے یا میں نے غصب کیا ہے تو عقد امانت و سرقہ اور غصب میں اقرار صحیح ہے اور اوسکو حکم ہوگا کہ مال کی تصریح کرے اور جو عقد کہ جہالت سے صحیح نہیں ہے مثلاً اقرار کیا کہ میں نے مال بیچا تو بیع مجہول صحیح نہیں ہے یہہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے یا کسی کا مال کرایہ لیا اور مجہول کرایہ لینا صحیح نہیں ہے اسلئے یہہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے اسی لئے مقر پر جبر ہوگا کہ مال کی تصریح کرے۔

مادہ ۱۵۸۰۔ مقر لہ قبول کرنا ضرور نہیں ہے پر اوسکے غلط کرنے سے رد ہوجاویگا اگر کل رد کریگا تو کل رد ہوگا اور اگر کچھہ رد کریگا تو اتنا رد ہوگا اور باقی میں اقرار صحیح ہوگا۔

مادہ ۱۵۸۱۔ مقر لہ اور مقر نے سبب اقرار میں اختلاف کیا تو صحت اقرار میں کچھہ خلل نہوگا مثلاً مقر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ قرض کا ہے اور مقر لہ نے کہا کہ قیمت مال بیع کا ہے تو بہر حال اقرار صحیح ہے

مادہ ۱۵۸۲۔ کسی ایک کے مال سے صلح کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعوی سے صلح کرنا اقرار دعوی نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ تجھپر میرے ایکہزار روپیہ میں اوسنے کہا کے ساڑے سات سو روپیہ پر کرلے تو یہہ ہزار روپیہ اقرار ہے۔ اور اگر اوسنے ایکہزار روپیہ کا عدالت میں دعوی کیا اور اسنے کہا کہ ساڑے سات سو روپیہ صلح کرلے تو یہہ اقرار و بالدعوی نہیں ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے واسلئے کہ کبھی دعوی سے اسلئے ہوتی کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ ہے۔

مادہ ۱۵۸۳۔ ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اوس نے دوسرے سے کہا کہ مال میرے ہاتھہ بیچ دے یا مجکو کرایہ دے یا عاریت دے یا گرہبہ کر دے یا ودیعت دے یا اس دوسرے نے کہا کہ یہہ مال ودیعت رکھو اور اس نے قبول کرلیا اوس سے یہہ قبول ہی کیا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہیں ہے۔

مادہ ۱۵۸۴- اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھہ اقرار کرے مثلاً کہا کہ فلان شہر مین تو آئیگا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھہ متعین کرے تو صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روز قاسم آئیگا تو مین تیرا قرضدار ہون کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکی ادائے مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ (۴۰)

مادہ ۱۵۸۵- حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین سے نصف یا ثلث فلان کا ہے اور مقرلہ بہی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کرکے قبضہ دینے سے پہلے مرگیا ہو یعنی شیوع مقر بہ اقرار کی صحت کا مانع نہین ہے -

مادہ ۱۵۸۶- گونگا آدمی جو اشارے سے اقرار کرے صحیح ہے اور زبان والے سے کسی نے کہا کہ تجکو فلان سے کے اتنے روپیہ دینے ہین اس نے سر ہلایا تو اقرار صحیح ہوگا -

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان اسمین فصل ہین

(فصل اول احکام کا بیان)

مادہ ۱۵۸۷- حسب مادہ ۷۹ کے مقر اپنے اقرار ملزم ہوتا ہے مگر حکم حاکم تکذیب اوسکی اقرار کی ہوجاوے تو اوسکا اعتبار نرہیگا مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے اوسنے میرے ہاتہہ بیچا ہے اب ایک اور شخص اوسکا حقدار نکلا اور عدالت اپنا دعوے کردیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلوا دیا پس مشتری اپنا زرثمن بایع سے لے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بایع کا ہے بحکم عدالت باطل ہوگیا اوسکا کچہہ اثر باقی نرہیگا -

مادہ ۱۵۸۸- بندگان خدا کے حق کا اقرار کرکے پہر اوس سے پہرجانا جایز نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلان کا اتنا قرض مجہپر ہے پہر کہے کہ مجہپر اوسکا قرض نہین ہے یا وہ اقرار غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہوگا -

مادہ ۱۵۸۹- اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جہوٹ کیا تہا تو مقرلہ کو قسم دینگے کہ اگر مقرلہ جہوٹا نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکہہ دیا کہ مین نے اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پہر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا تو تمسک لکہدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ اپنی اقرار مین کاذب نہین ہے

مادہ ۱۵۹۰- مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجہپر اتنا قرض ہے کہ اور

بکر نے کہا کہ میرا قرض نہین ہے۔ بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بہی اسکی تصدیق کی خالد کا ہے وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کرکے خالد کو دیگا نہ یہہ کہ زید پر جبر کرینگے کہ خالد کو روپیہ ادا کر دے زید نے اگر برضامندی بکر کے خالد کو دیدیا تو پہر بکر تقاضا نکر سکیگا بلکہ زید بری الذمہ ہو جاویگا۔

فصل دوم ملک مستعار اور نام مستعار کا نفی کرنا یعنے مال سے اپنی ملک کی نفی کرنا کیونکر ہو سکتا ہے اور اوسکا کیا حکم ہے

مادہ ۱۵۹۱۔ ایک شخص نے یہہ کہا کہ میرا فلان مال فلان شخص کا ہے تو اسمین اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ ہبہ ہے کہ اپنا مال فلان کو ہبہ کیا ہے اسلئے اوسی مجلس مین قبضہ اور تسلیم ضرور ہے ورنہ ہبہ تمام و کامل نہ ہوگا یہہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنی مال کو اپنے ذات کے ساتھہ متعلق کیا اور اگر یہہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہہ کہا کہ مال مجھہ سے منسوب ہے وہ فلان کا ہے اور میرا اس مین کچھہ علاقہ نہین ہے تو اس صورت مین اس نے اپنی ملک اوس مال سے نفی کرکے اقرار کیا کہ یہہ مال جو لوگ میرا بتلاتے ہین وہ سب اوسکا ہے اسی لئے جو مال کہ اقرار وقت تک اسکی طرف منسوب کرتے ہین سب مقرلہ کا ہے اور مقر کی ملک اوس سے نہ اہل اور اوسکے بعد جو مال مقر کے پاس اویگا وہ مقر ہی کا ہوگا مقر لہ کو اوس مین کچھہ حق نہوگا اس صورت مین اوس نے یہہ ظاہر کیا کہ میرے ملک جو اوس مال پر تہی وہ مستعار تہی حقیقت مین اوس مال کا مالک مقر لہ ہے اسصورت مین ملک مستعار کے نفی کیگئی۔

مادہ ۱۵۹۲۔ اگر ایک دوکان کا قبالہ خرید کہ جس مین نام مقر کا ہے مقر لہ کو دیکر کہا کہ یہہ دوکان تیری ہے اور قبالہ مین میرا نام مستعار لکہا گیا تہا اور زر قیمت بہی تیرا مال تہا تو یہہ اقرار ہے کہ یہہ دوکان مقر لہ کی ہے نہ مقر کی۔

مادہ ۱۵۹۲۔ اسی طرح ایک تمسک قرض کا مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ تمسک تیرا اور میرا نام قرضی مستعار لکہا گیا تہا تو اقرار ہے کہ اوس زرقرضہ کا مالک مقرلہ ہے نہ مقران دونون صورتون مین نام مستعار کے نفی کیگئی

مادہ ۱۵۹۴۔ یہہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار ہے صحیح و معتبر ہے۔ اس مقر کے مرنیکے بعد اوسکی وارثون کو نہین کچہہ حق تعرض نہ ہوگا اور اگر یہہ اقرار بہ نفی ملک اور بہ نفی اسم مرض کریگا تو اوسکا حکم اس فصل مین مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

مادہ ۱۵۹۵۔ جس مرض مین غالباً موت کا ڈر ہو۔ اور ظاہر یہہ حال ہے کہ مرد گہر سے باہر نکل کے اپنے کام ضروری نکر سکے اور عورت گہر مین اپنے رہکر اپنے کار ضروری درست نکر سکے اور ایک سال کے اندر مرجاوے گو صاحب فراش ہو یا نہ ہو یعنی اوٹہنے اور چلنے پہرنیکی طاقت ہو یا نہ ہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو وہ صحیح و تندرست ہے اوسکے تصرفات جبتک کہ مرض کی شدت نہو اور حال متغیر نہ ہو مثل تندرستون کی معتبر ہونگی اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مرگیا تو وقت تغیر سے مرض موت شمار ہوگا۔

مادہ ۱۵۹۶۔ اگر ایک مرد کے کوئی اور وارث نہین ہے یا صرف زوجہ ہے اور یا ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہین ہے اور انہون نے ایسی مرض موت مین اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا ہے یا زوج کا ہے تو یہہ اقرار صحیح ہے اور دار وغہ بیت المال کو اوس مین کچہہ تعرض نہین پہونچتا ہے اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہہ مال متروکہ فلانکا تو ہے یہہ وصیت ہے اوس دار وغہ بیت تعرض نہ کرسکے گا۔

مادہ ۱۵۹۷۔ مرض مین اپنے وارث کیلئے اگر کچہہ اقرار کیا اور پہر تندرست ہوگیا تو یہہ اقرار صحیح و معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۵۹۸۔ مرض موت مین کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا اور مرگیا تو اور وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہون نے جایز کہا بہتر ورنہ اقرار مذکور لغو جائیگا اور اگر مقر کی زندگی مین اور وارثون نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تہی تو اوسکے بعد رجوع نہین کرسکتے اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ مین نے

اپنا مال جو فلان وارث کے پاس امانت رکہا تہا لے لیا یا اوس وارث کا مال جو
میرے پاس امانت تہا تلف ہوگیا تو یہہ اقرار بہرحال معتبر ہے اور ایسے ہی اگر یہہ
اقرار کیا کہ میرا قرض فلان پر تہا میرے فلان فرزند نے وصول کرکے مجہے پہونچا دیا
تو یہہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کی مہر
جو میرے پاس امانت تہی یا عاریت تہی مین نے بیچکر پانچہزار روپیہ اوسکی قیمت کے
کے خرچ کر ڈالے ہین تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے ترکہ مین سے ادا کیے جاوینگے

مادہ ۔ ۱۵۹۹ ۔ وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہوا
اگر وقت اقرار وارث نہو مثلاً ایک اجنبی عورت کے لیے اقرار کیا اور پہر اوسکے ساتہ
نکاح کرکے مرگیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگرچہ وقت وفات وارث ہے اور وقت
اقرار وارث نہ تہی یا وقت اقرار کسی سبب سے وراثت سے محروم تہا اور جب
سبب زایل ہوگیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہوگئی مثلاً مقر کے فرزند ہے کہ
اس لیئے مقر کے بہائی محروم اب مقتضاء فرزند مرگیا تو وہ اقرار کہ بہائی بہرحال وراثت
کی قوت رکہتا ہے دیکہو مادہ (۲۴)

مادہ ۔ ۱۶۰۰ ۔ جس کام کو مرض موت مین ظاہر کرے کہ مین یہہ کام حالت صحت مین
کرچکا ہون مثلاً مرض موت مین اقرار کرے کہ مین اپنے بیٹے سے اتنا قرض حالت
صحت مین لے چکا ہون تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بے اجازت
اور وارثون کے یہہ اقرار مقبول نہوگا اور ایسے ہی اگر مقر نے مرض مین لکہا کہ مین
اپنا فلان مال فلان وارث کو صحت مین ہبہ کرچکا تہا تو جب تک کہ گواہون سے
ثابت نہو یا اور وارث قبول نکرین یہہ اقرار جاری نہوگا ۔

مادہ ۔ ۱۶۰۱ ۔ مرض موت مین اجنبی کے لیے اقرار کرنا صحیح ہے گو تمام مال کا اوسکے
لیئے اقرار کردے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہرحال صحیح ہے اگر اوسکا اقرار ۔

اسطرح جہوٹ نکلا کہ وقت اقرار کے یہہ مال مقرلہ ہو مقر کو وراثۃً ملا تہا یا اوس سے خریدا تہا یا کسی نے اسکو ہبہ کیا تہا تو لحاظ کیا جاوے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تہا یا نہ تہا اگر نہ تہا تو یہہ اقرار ہبہ ہے اور قبضہ شرط ہے اور اگر تہا تو وصیت متصور ہے اور ان دونون صورتون مین یہہ اقرار ثلث مال مین جاری ہوگا۔

مادہ-۱۶۰۲- دین صحت یعنی وہ قرض کہ حالت صحت مین یا حالت مرض مین بسبب تصرفات بیع و شرا وغیرہ کے لازم ہوئی اوس قرض پر مقدم ہے کہ حالت مرض صرف اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پہر اوسکا ترکہ کچھہ بچیگا تو یہہ دین مرض کہ اقرار سے ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر مرض موت مین کسی کیلیے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اوسکا بہی یہی حکم ہے کہ پہلے اوس سے دین صحت ادا ہوگا اگر کچھہ بچیگا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

مادہ- ۱۶۰۳- مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین اپنا قرض جو فلان اجنبی پر تہا وصول کر چکا ہون اگر یہہ قرض حالت مرض مین فی ذمہ اجنبی کے لازم ہوا تہا یہہ اقرار صحیح ہے پر حالت صحت کے قرضخواہ مقدم ہونگے اور اگر حالت صحت مین قرض لازم آیا ہے تو بہر حال صحیح ہے ہمعقر پر کسی حالت صحت کا قرض ہو یا نہو مثلاً مریض نے مرض مین کہا کہ مین نے جو مال فلان اجنبی کے ہاتہہ صحت مین بیچا تہا اوسکی قیمت تمام لے چکا ہون تو یہہ اقرار صحیح ہے اوسکے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکر سکینگے اور اگر یہہ اقرار کیا کہ حالت صحت مین بیچا اور مرض مین قیمت لی تو بہی صحیح ہے اور حالت صحت کے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ کر سکینگے۔

مادہ-۱۶۰۴- مریض کو مجاز نہین ہے کہ ایک کا قرض ادا کرے اور باقی قرضخواہونکو محروم کرے اگر بعض قرضخواہون کا قرض ادا کرے تو اور قرضخواہ شریک ہو سکتے ہین

مادہ-۱۶۰۵- کسیکے قرض کا مرض مین کفیل ہونا بمنزلہ وصیت کے ہے اسلئے اگر مرض مین کسی وارث کے قرض کا کفیل ہوا تو یہہ کفالت جاری نہوگی اور اجنبی کا کفیل ہو تو ثلث مال مین جائز ہوگا اور اگر مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین حالت صحت مین کفیل ہوا تہا تو بہر حال معتبر ہے پر قرض صحت قرض مرض پر مقدم ہوگا

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کے اقرار کرنیکا بیان

(۴۹)

مادہ - ۱۶۰۶ - بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے دیکھو مادہ

مادہ ۱۶۰۷ - ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میری اقرار سے دستاویز لکھدی کہ فلان آدمی کے اتنے روپیہ مجھپر قرض ہین اور اوسپر اپنی مہر بہی کردی تو یہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنے ہاتہہ سے لکہد یا ہے

مادہ - ۱۶۰۸ - سوداگرونکی دفتر (بہی کہاتہ) مین یہہ لکہا جانا کہ فلان آدمی کا ہمپر اتنا قرض ہے بجای اقرار یا دستاویز

مادہ ۱۶۰۹ - خود لکہا یا کسی سے لکہوایا اور اپنی مہر کردی اور موافق رسم و عادت کے دستاویز کی عنوان وغیرہ لکہا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہہ ہے اور ایسی ہی جو رسیدین قبض الوصول کی دیتے ہین وہ بجای اقرار کے ہین

مادہ - ۱۶۱۰ - باوجودیکہ یہہ دستاویز لکہدی اور مہر بہی کردی پہر بہی انکار کریگا تو معتبر نہوگا اور دین جو دستاویز مین ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرتا ہے تو اگر اوسکا خط ہے یا اوسکی مہر ہے کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے ہین تو یہہ انکار معتبر نہوگا - اور اگر خط اوسکا معروف نہو تو اوس سے کچھہ عبارت لکہوائینگے اور دونون خط اس فن کے ماہرونکو دکہلادینگے اور اونہون نے یہہ کہا کہ یہہ دونون ایک ہی شخص کے ہاتہہ کے ہین تو انکار معتبر نہوگا اور وہ قرض لازم ہوگا بہر حال جس دستاویز مین شبہہ جہوٹ وجعل کا نہو اوسپر عمل کیا جاویگا اور اگر دستاویز مین شبہہ جعل ہے اور وہ بہی دستاویز لکہنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی طالب ہے تو اوس سے حلف لیا جاویگی کہ نہ یہہ میری سند ہے اور نہ مین مقروض ہون -

مادہ ۱۶۱۱ - جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتہہ رکہا اور دستاویز والا مرگیا اور اوسکے وارث بہی اسکے مقر ہون تو وارث ادا دین کرینگے اور اگر منکر ہین تو جبتک کہ خط و مہر متوفی کی دستاویز کے معلوم معروف نہون اوسپر عمل نہوگا -

مادہ ۱۶۱۲ - متوفی کے ترکہ مین ایک تہیلی نکلی کہ اوسمین کچہہ نقد بہرا ہوا اور اوسپر اوسکے

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کے اقرار کرنیکا بیان

مادہ ۱۶۰۶ - بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے دیکھو مادہ (۶۹)

مادہ ۱۶۰۷ - ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میری اقرار سے دستاویز لکھدے کہ فلان آدمی کے اتنے روپیہ مجہپر قرض ہین اور اوسپر اپنی مہر بھی کردی تو یہہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنے ہاتہہ سے لکھدیا ہے

مادہ ۱۶۰۸ - سوداگرونکی دفتر (بہی کہاتہ) مین یہہ لکھا جاتا کہ فلان آدمی کا ہمپر اتنا قرض ہے بجای اقرار باللسان

مادہ ۱۶۰۹ - خود لکہا یا کسی سے لکہوایا اور اپنی مہر کردی اور موافق رسم و عادت کے دستاویز کا عنوان وغیرہ لکہا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہہ ہے اور ایسی ہی جو رسیدین قبض الوصول کی ہوتے ہین جو دیتے جاتے ہین بجای اقرار کے ہین

مادہ ۱۶۱۰ - باوجودیکہ یہہ دستاویز لکہدی اور مہر بھی کردی پھر بھی انکار کریگا تو معتبر نہوگا اور دین جو دستاویز مین ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرتا ہے تو اگر اونکا خط سیاہ و اوسکی مہر ہے کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے مین تو یہہ انکار معتبر نہوگا - اور اگر خط اوسکا معروف نہو تو اوس سے کچھ عبارت لکہوائینگے اور دونون خط اس فن کے ماہرونکو دکہلا دینگے اگر اونہون نے یہہ کہا کہ یہہ دونون ایک ہی شخص کے ہاتہہ کے ہین تو انکار معتبر نہوگا اور جو قرض لازم ہوگا بہرحال جس دستاویز مین شبہہ جہوٹ و جعل کا نہو اوسپر عمل کیا جاویگا اور اگر دستاویز مین شبہہ جعل ہے اور وہ بھی دستاویز لکہنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی طالب ہے تو اوس سے حلف لیا جاویگی کہ نہ یہہ میری سند ہے اور نہ مین مقروض ہون -

مادہ ۱۶۱۱ - جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتہہ رہے اور دستاویز والا مر گیا لازم اوسکے وارث بھی اوسکے مقر ہون تو وارث ادا دین کرینگے اور اگر منکر ہین تو جب تک کہ خط و مہر متوفی کی دستاویز کے معلوم معروف ہون وہ سپر عمل ہوگا -

مادہ ۱۶۱۲ - متوفی کے ترکہ مین ایک تہیلی نکلی کہ اوسمین کچہہ نقد بہرا ہوا اور اوسپر اوسکے

مادہ ۱۶۲۰ - مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا باشارہ یا اوسکا سب حال بیان مثلاً شے منقول اگر عدالت مین موجود ہے تو اشارہ کافی ہے اور اگر عدالت مین موجود نہین ہے تو اوسکا سب حال بیان کرنا قیمت بتلانا ضرور ہے جسکو وصف و تعریف کہتے ہین اور اگر زمین اور مکان ہیکو تو حدود اربعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسیکے ذمہ قرض ہے تو اوسکی مقدار اور جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادون مین اوسکا ذکر ہوگا -

مادہ ۱۶۲۱ - عدالت مین جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اوس مال کو اشارہ کرکے یہہ کہنا کہ یہہ مال میرا ہے اور اوس شخص کا قبضہ ناحق ہے مین اوسکا طالب ہون کافی ہے اور اگر موجود نہوا اور وہ بے صرف اوسکو عدالت مین حاضر کر سکتے ہین تو ضرور ہے کہ عدالت مین حاضر کرین تا دعوی اور حلف اور گواہی کیوقت اوسپر اشارہ کیا جاوے اور اگر بے صرف زر عدالت مین آنا ممکن نہین ہے تو مدعی صرف اوسکا حال اور قیمت بیان کردے مگر دعوی غصب اور رہن مین بیان قیمت ضرور نہین ہے مثلاً یہہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمرد کی غصب ہوئی ہے صحیح ہے -

مادہ ۱۶۲۲ - اگر چند چیزونکا دعوی کیا جو سب مختلف ہین تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہین ہے سب مجموع کی قیمت کہنا کافی ہے -

مادہ ۱۶۲۳ - اگر دعوی زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جسجگہ واقع ہے اوس شہر اور گانون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اوسکی تین یا چار حدین ذکر ہون اور اون حدود کے مالکونکا اور اونکے باپ اور دادا کا نام بہی مذکور رہے اور شخص مشہور کا نام لینا کافی ہے اوسکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور ایسے ہی جو حویلی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہین ہے دعوی مین تہا دعوی مین اور ایسے ہی کہدینا کافی ہے کہ مین اوسجای کا مدعی ہون جسکے حدود دعوی قبالہ مین درج ہین -

مادہ ۱۶۲۴ - اگر حدود مین سے بیان کی اور مقدار محدود مین خطا ہوی تو دعوی صحیح ہے -

مادہ ۱۶۲۵ - ضرور ہی کہ دعوی نقد مین جنس یعنی سونا یا چاندی اور نوع مثلاً سکۂ آل عثمان یا سکۂ انگریزی اور وصف مثلاً سکۂ خالص ہو یا کہوٹا۔ اور مقدار مثلاً ایکہزار بیان کرنا ضرور ہی ہو ایسے ہی اگر ایکہزار قرش کا دعوی کیا تو باعتبار رواج بلد کے دعوی صحیح ہی اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہی جسکی قیمت کم ہو او سپر دعوی مسموع ہوگا۔

مادہ ۱۶۲۷ - اگر دعوی کسی شے معین کا ہے تو یہ کہنا کافی ہے کہ یہہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے اور اگر دعوی دین کا ہے تو ضرور ہی کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کی قیمت ہے یا زر اجرت ہے یا دیت ہے تو کس سبب سے ہے۔

مادہ ۱۶۲۸ - اقرار سے شے مقر بہ نئی پیدا نہین ہوتی ہے جو حق کہ پہلے سے ثابت ہوا اقرار اوسکے ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے یہ نہین کہ اقرار سے ایک حق نیا پیدا ہوتا ہو اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہی یعنے ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تھا کہ یہہ شے میری ہے اسلئے مین اوسکا مدعی ہون تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے اور اگر دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار بھی کر چکا ہے تو دعوی مسموع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہہ کہا جاوے کہ فلان پر میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعوی صحیح ہے اور اگر یہہ دعوی کیا کہ یہ میرا قرض او سپر ہے کیونکہ اوسنے اقرار کیا تھا تو دعوے صحیح نہوگا۔

مادہ ۱۶۲۹ - وہ دعوی مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بھی ہو ورنہ محال کا دعوی مسموع نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح ہے اور اپنے سے بڑی عمر کے یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا۔

مادہ ۱۶۳۰ - یہہ بھی ضرور ہی کہ دعوی ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اوسکا حکم لازم ہو سکے مثلاً ایک شخص کو اختیار ہے کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیوے یا جسکو چاہے اپنا وکیل کر دے

اسیطرح اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہہ مال مجکو ہی عاریت دیوے کہ اوسکے قابل ہون یا اوسکا ہمسایہ دعوی کرے کہ مجکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوی صحیح نہیں ہے کیونکہ اسصورتمین ایسا حکم نہین ہوسکتا ہے کہ جسکا ماخوذ مدعا علیہ ملزم اور ماخوذ ہوسکے۔

فصل دوم دفع دعوے یعنے جواب دہی کا بیان

مادہ ۱۶۳۱- دفع دعوی یعنے مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوی مین ایسا دعوی بیان کرے کہ اوسکا دعوی دفع ہوجاوے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ اسنے قرض فلان پر میرے قرض مین یا اوسنے کہا کہ مین تو ادا کرچکا ہون یا تو نے مجکو بری کیا تہا یا ہم دونون آپسمین صلح کرچکے ہین یا یہہ قرض نہین بلکہ مین نے جو تیری ہاتہہ اپنا مال بیچا تہا اوسکی قیمت تجہپر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کو تجہہ سے فلان پر حوالہ لیا تہا تو نے زر مطالبہ ادا ہی کردیا ہے تو یہہ جواب دہی اوسکے دعوے کی ہوگئی یا مدعی نے دعوی کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تہا اوسنے یہہ کہا کہ اصل مدیون تیرا قرض دیچکا ہے تو یہہ ہی دفع دعوی ہے اور ایسے ہی مدعی نے کہا یہہ مال تیرے پاس ہے میرا ہے اوسنے کہا کہ اس سے پہلے مال کا دعوی جو مین نے فلان پر کیا تہا تو نے گواہی دی تہی کہ یہ مال میرا ہے تو یہہ ہی دفع دعوی ہے یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوی کیا اور وارث نے انکار کیا پہر مدعا علیہ وارث نے کہا کہ مدعا علیہ یہہ قرض دیچکا تہا تو یہہ دفع دعوے ہوگا۔

مادہ ۱۶۳۲- مدعا علیہ نے دفع دعوی دیعنے اپنا جواب) ثابت کردیا تو مدعی کا دعوی دفع ہوگیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نکرسکے اور مدعی سے حلف کا طالب ہو تو مدعی حلف کریگا اگر مدعی نے حلف کرلی تو اوسکا دعوی قائم رہیگا اور اگر نکول کیا تو دعوی مدعی دفع ہوگیا۔

مادہ ۱۶۳۳- مدعی نے ایک شخص پر قرض کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ مین فلان پر تیرا

قرض حوالہ کر دیا ہو کہ تم دونوں قبول ہے کر چکے تھے اور محال علیہ بھی موجود ہے تو دفع دعوی ہوگیا اور اگر موجود نہیں ہے تو اوسکے موجود ہونے تک دفع موقوف رہیگا۔

فصل سوم کون کون مدعا علیہ ہوسکتا ہے اور کون کون نہیں

مادہ ۱۶۳۴۔ مدعی کا دعوی اگر ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اوسپر حکم وارد ہوسکتا ہی تو ایسے دعوی کے انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہوسکتا ہے۔ اور اگر دعوی ایسا ہو کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو بھی اوسپر حکم نہیں ہوسکتا ہو تو اوسکے انکار پر مدعا علیہ نہیں ہوسکتا ہے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ تیرا فلان رسول (آدمی) مال لیگیا ہے اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار کرتا ضرور ہے اوسی پر حکم ادا ے ثمن ہوتا۔ کیونکہ رسول صرف وسط ہے اوسکو معاملہ سے کچھ علاقہ نہیں ہے معاملہ طرفین پر وارد ہوتا ہے اسصورت میں مدعا علیہ کے انکار پر دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر یہہ دعوی کرے کہ تیرا فلان وکیل مال لیگیا اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار بھی کرتا تو اوسپر حکم وارد نہیں ہوسکتا ہی کیونکہ مدعا علیہ اس معاملہ کا وکیل ہے) اور ولی اور وصی اور متولی اس قاعدہ سے مستثنی ہیں کیونکہ یتیم کا ولی اور وصی اور وقف کا متولی مال یتیم اور مال وقف پر اقرار نہیں کرسکتے ہیں اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوسپر مدعی کا دعوی مسموع ہوگا اور گواہ سنے جاینگے۔ جو معاملہ انہوں نے خود کیا ہے اوسمیں اونکا اقرار معتبر ہوتا ہے مثلاً ولی نے بضرورت شرعی یتیم کا کچھ مال بیچا بالضرور اوس کا اقرار کرے گا۔

مادہ ۱۶۳۵۔ مدعا علیہ وہ شخص ہے کہ جسکے پاس مدعا علیہ ہو مثلاً ایک شخص نے کسی کا گھوڑا غصب کرکے کسی دوسرے کو بیچ ڈالا تو گھوڑے والا مشتری پر دعوی کریگا اگر اوسکے پاس ہے۔ اور مشتری غاصب سے اپنی قیمت لیگا۔

مادہ ۱۶۳۶۔ جو مال کہ کسی کے ہاتھ بیچا گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ میں ہے تو صرف بعد اوسی پر نالش کیجائیگی

اور اگر بایع کے قبضہ مین ہے تو مشتری پر باعتبار ملک اور بایع پر باعتبار قبضہ دعوی کیا جاویگا یعنی دونون مدعا علیہ ہونگے

مادہ ۱۶۳۷ - ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور رہن کے دعوی مین ضرور ہے کہ ودیعت لینے والا اور ودیعت رکھنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور رہن کرنیوالا اور رکھنے والا سب عدالت مین حاضر ہووین اور اگر ودیعت اور عاریت اور رہن اور شے ماجور کسی نے غصب کر لی تو مستودع اور مستعیر اور مرتہن اور مستاجر غاصب پر دعوے کرینگے - پر اس وقت اصل مالک کا آنا اور دعوی کرنا ضرور نہین ہے یعنے اصل مالک تنہا اگر دعوی نہین کر سکتا ہے جبتک کہ یہہ لوگ بہی عدالت مین نہ آئین -

مادہ ۱۶۳۸ - ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ یہہ حویلی مین نے فلان سے خریدی ہے اور قابض کہتا ہے کہ اوسے فلان شخص نے یہہ حویلی میرے پاس امانت رکہی ہے تو اوسکا دعوی مسموع نہوگا اور کچہہ ضرورت اسباب کی نہین ہے کہ ودیعت ثابت کیجاے اور اوسکے جواب مین اگر مدعی نے کہا کہ ہان سچ ہے تیرے پاس امانت ہے مگر مالک نے میرے ہاتہہ بیچکر مجکو وکیل کرکے بہیجا ہے کہ تجہہ سے مین یہہ حویلی اپنے قبضہ مین کر لون اور یہہ دعوی ثابت بہی کر دیا تو حویلی اوس سے لے سکیگا -

مادہ ۱۶۳۹ - ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت ہے اوسکا قرضخواہ امانتدار پر اپنے قرض کا دعوی کرے کہ اوس کے مال امانت سے ادا کرے مسموع نہوگا - ہان البتہ اگر کسی کا نفقہ واجب ہے تو اوسکے زر امانت سے ادا ہوگا دیکہو مادہ (۷۹۹)

مادہ ۱۶۴۰ - مدیون کے مدیون پر قرض کا دعوی نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جسکا قرضدار ہے وہ اور کا قرضدار ہے یہہ قرضدار اگر مر گیا تو اسکا قرضخواہ اوسکے قرضدار سے دعوے نکر سکیگا -

مادہ ۱۶۴۱ - ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتہہ بیچا اور اوس نے کسی اور کے ہاتہہ بیچا اب اصل مالک یہہ دعوی کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہین دی تو یہہ مال مجکو دیدے جبتک کہ قیمت مشتری اول سے لے لون مال اپنے قبضہ مین رکہونگا تو یہہ دعوے مسموع نہوگا -

مادہ ۱۶۴۲ – مدعی یا مدعا علیہ مرجاے تو اوسکا کوی بہی وارث اوسکے قائم مقام ہوسکتا ہے
اور وہی وارث مدعی علیہ ہوسکیگا جسکے قبضہ مین مال مدعا بہ ہو ورنہ جسکے قبضہ مین مال مدعی بہ نہین وہ
ہوسکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنی مورث کے قرضہ کا دعوی کرسکتا ہی اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ
اور وارثونکے حق مین دیسکتا ہے اور یہہ وارث جو مدعی ہوا ہے اپنا ہی حصہ لیگا نہ اورونکا۔
ایسے ہی کسی کے ترکہ پر دین کا دعوی ہو تو کسی ایک وارث پر دعوی کرسکتا ہی اوسکے قبضہ مین ترکہ ہو
ہو یا نہو۔ اور اگر یہی ایک وارث اقرار ہی کرے تو اپنے حصہ کے موافق زر قرضہ دیگا پر اوسکا اقرار
اور نپر موثر نہو گا۔ اور اگر اوس نے اقرار نکیا پر مدعی نے قرضہ بگواہی ثابت کیا تو سب وارث دین
ادا کرینگے اور یہہ نکہہ سکین گے کہ ہمپر دعوی جدا گانہ دائر کرکے اپنا دعوے ثابت کرے بلکہ
اونکو یہہ اختیار رہے کہ جوابدہی یعنے دفع دعوے کرسکتے ہین۔ اور یہہ دعوے کہ یہہ گہوڑا
جو ایک ہی وارث کے پاس ہے مین نے متوفی کے پاس امانت رکہا تہا صرف ایسے ایک وارث پر
مسموع ہو گا کہ وہ ذو الید یعنے قبضہ والا ہے نہ اورونپر اور یہہ ذوالید اقرار
کریگا تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے فیصلہ دیا جائیگا نہ اورونپر اور اگر اس نے انکار کیا اور
مدعی نے اپنا دعوے ثابت کیا تو حکم سب وارثون پر صادر ہو گا دیکہو مادہ (۷۸)
مادہ ۱۶۴۳ – سواے وراثت کے اگر کوی اور امر باعث شرکت ہوا ہے تو یہہ نہین
ہوسکتا ہے کہ ایک شریک سبکی طرف سے مدعا علیہ ہو جاوے بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ
ہو گا اور اوسکے مقابلہ مین دعوے ثابت ہو جاے تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے
فیصلہ صادر ہو گا نہ اون شریکون پر۔ مثلاً چند آدمیون نے ایک حویلی خریدی اور ایک پر
دعوی دائر ہوا کہ حویلی مدعی کی ہے اور اوسکے مقابلہ مین فیصلہ ہو گیا تو یہہ فیصلہ اور
شریکون پر جاری نہو گا اوسی پر ہوگا۔

مادہ ۱۶۴۴ - جس چیز کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی نے اوسمین کوئی کر
مر ضرر رساں اور مانع نفع عام قائم کیا تو ہر شخص دعوی کرسکتا ہے خصوصیت کسی کی نہیں ہے

مادہ ۱۶۴۵ - دو گانون میں استادہ نہر مشترک ہے اگر اونکے ساکین بہت ہیں شمار
اور حصہ نہیں ہوسکتے ہیں تو جو کوئی دعوی کریگا مسموع ہوگا اور اگر چند اشخاص
معلوم و معین ہیں تو اون سب کا یا اونکے وکیل کا محکمہ مین آنا ضرور ہے -

مادہ ۱۶۴۶ - ایک سو سے زیادہ اگر گانون میں لوگ ہوں تو وہ غیر محصور بیشمار ہیں

فصل چہارم تناقص کے بیان میں

مادہ ۱۶۴۷ - ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنے سے پہلے دعوی کیا کہ یہہ میرا
مال ہے تو یہہ دعوی مسموع ہوگا اور ایسا ہی اگر کہا کہ فلان پر میرا کچھہ حق نہیں ہے اور پھر کچھہ
دعوی کیا تو یہہ دعوی نہ سنا جائیگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ مین نے اسقدر روپیہ
تجکو دیا تہا کہ فلان کو بہی دے تو نے نہیں پہنچایا مجکو واپس دے اور گواہ قائم کئے اور
دعوے ثبوت کیا بعد اوسکے مدعی علیہ نے کہا کہ مین نے روپیہ اوسکو پہنچا چکا ہوں تو یہہ دفع
اور جواب مسموع ہوگا - اور ایسے ہی مدعی نے دعوے کیا یہہ دوکان میری ہے مدعا علیہ نے
کہا کہ ہان تیری ہے پھر تو نے میرے ہاتہہ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے
ثابت کیا - اب مدعی کہتا ہے کہ مین نے بیچی تو تہی مگر بیع فاسد یا بیع بالوفا تہی اس لئے
بیع نہیں ہوئی ہے تو اب یہہ قول مدعی کا معتبر نہ ہوگا -

مادہ ۱۶۴۸ - جیسا یہہ صحیح نہیں ہے کہ پہلے اقرار کرے کہ یہہ مال فلانکا ہے اور پھر دعوے
کرے کہ یہہ مال میرا ہے ویسا ہی اور کسی کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی نہیں کرسکتا ہے کہ یہہ مال اوسکا ہے

مادہ ۱۶۴۹ - اگر کسی کو ابراء عام کیا کہ اوسپر میرا کچھہ حق اور دعوے نہیں ہے تو

تو اپنے لیے کسی قسم کا دعوی نہ کر سکے گا مگر کسی اور کا وکیل یا وصی ہو کر دعوی کر سکے گا۔

مادہ۔ ۱۶۵۰۔ پہلے ایک مال کا دعوی کسی اور کیلیے کیا پھر اوسی مال کا دعوی اپنے لیے کیا صحیح نہیں ہے لیکن پہلے تو اپنے لیے دعوی کیا پھر کسی اور کیلیے دعوی کر سکتا ہے۔ کیونکہ وکیل کسی کے معاملہ کو خاص اپنے طرف لگاتا ہے مگر اپنی ملک کو دوسرے کیطرف نہیں لگا سکتا ہے

مادہ۔ ۱۶۵۱۔ جیسا ایک حق دو شخصوں سے جدا جدا تمام و کامل وصول نہیں ہو سکتا ہے ویسا ہی ایک حق دعوی جو ایک ہی سبب سے پیدا ہو دو شخصوں پر جدا جدا نہیں ہو سکتا ہے۔

مادہ۔ ۱۶۵۲۔ وہ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہیں مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اوسی مقدمہ میں دوسرے سے اوسکی منافی کلام قبول نہیں ہو سکتا ہے

مادہ۔ ۱۶۵۳۔ مدعا علیہ اگر تناقص قبول کرے تو صحیح ہے مثلاً مدعی ایکہزار روپیہ قرض کا دعوی کیا اور پھر بابت کفالت دعوی کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کر لیا تو دعوی مسموع ہوگا اور تناقص رفع

مادہ۔ ۱۶۵۴۔ جب مدعی علیہ ایک امر ثابت ہو جاوے تو گویا تناقص عدالت سے باطل ہو جاویگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہ مال فلان کا ہے میں نے اوس سے خریدا ہے مدعی نے مدعا علیہ اپنا دعوی ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی کے حق میں فیصلہ دیا تو مدعی علیہ کا یہہ دعوی کہ فلان کا مال ہے اور میں نے اوس سے خریدا ہے بحکم حاکم زائل ہو چکا ہے اس لیے مدعا علیہ بائع سے اپنا زر ثمن لے سکیگا۔

مادہ۔ ۱۶۵۵۔ جس تناقص کا مدعی کو علم نہو معذور اور معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہہ خبر نہیں تھی کہ اوسکے باپ نے یہ گھر خریدا تھا کیونکہ جب وہ سفر میں تھا سفر سے آکر کرایہ لیا اب اوسکو قبالہ جو دستیاب ہوا تو اوس نے دعوی کیا تو یہہ تناقص مقبول ہے۔

مادہ - ۱۶۵۶ - ایک چیز کے تقسیم کیلئے کوشش کرنا اسپر دلیل ہے کہ وہ چیز مشترک ہے
اسی لیے تقسیم کے بعد اگر دعوی کرے کہ یہہ شئی میری ملک ہے قبول ہو گا مثلاً پہلے تو مکان
تقسیم کر لیا اب دعوی کرتا ہے کہ مین خرید چکا تہا یا مجکو ہبہ ہوا تہا قبول ہوگا اور اگر یہہ دعوی
کرے کہ مین وقت تقسیم کے صغیر سن تہا وقت تقسیم مجکو یہہ علم نتہا اب مجکو علم ہوا ہے تو یہہ تناقص مقبول ہو گا -

مادہ - ۱۶۵۷ - اگر کلام متناقض کسیطرح موافق ہو جاوے اور مدعی اوسکی موافقت بیان
کر دے تو جائز ہے مثلاً ایک گہر کرایہ کو لیا اور پہر کہا کہ یہہ گہر میرا ہے کیونکہ خرید چکا ہون
تو یہہ دعوی مسموع ہو گا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ ایکہزار روپیہ قرض ہے مدعا علیہ نے
انکار کیا اور کہا کہ مین نے تجہہ سے کبہی قرض نہ لیا تہا مین تجکو جانتا ہی نہین - پہر جب مدعی
ثابت کر دیا تو کہا کہ مین ادا کر چکا ہون تو یہہ دفع یعنی یہہ جوابدہی بسبب تناقص کے
قابل سماعت نہین - اور اگر یہہ جوابدیا کہ مین ترا مدیون نہین ہون اور مدعی نے
ثابت کیا پہر اوس نے کہا کہ مین ادا کر چکا ہون یا تو مجکو بری کر چکا ہی تو یہہ تناقص نہین ہے
اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ تو نے میری پاس
کبہی کچہہ ودیعت نہین رکہا تہا پہر جب مدعی نے ثابت کیا تو مدعا علیہ کہتا ہے کہ
مین دیچکا ہون یہہ دفع قبول ہو گا اگر ودیعت موجود ہے تو مدعی لے لیگا ورنہ اوسکی
قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے کہا میرے
پاس تیری کوی ودیعت نہین ہے مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ مین دیچکا ہون تو
یہہ دفع سنا جاوے گا -

مادہ - ۱۶۵۸ - پہلے تو کہا کہ یہہ عقد بیع بات ہوی ہے اور قبالہ بہی نکالا پہر کہا
عقد فاسد تہی یا بیع بالوفا تہی یہہ قول قبول ہو گا دیکہو مادہ (۱۰۰)

مادہ-۱۶۵۹- ایک شخص نے ایک مال کسیکے ہاتہہ بیچا اور اوس مجلس مین ایک اور شخص بہی موجود تہا کہ جسکے سامنے بیع واقع ہوئی اب یہہ شخص دعوی کرتا ہے کہ یہہ میرا مال ہے- یہہ شخص اگر بایع کا رشتہ دار ہے یا بایعہ کا زوج ہے یا بایع کی زوجہ ہے تو دعوی مسموع نہوگا- اور اگر اجنبی ہے تو دعوی مسموع ہوگا- اور اگر بعد اس خرید فروخت کے جو اوسکے سامنے واقع ہوئی مشتری نے تصرف مالکانہ اور یہہ دیکہتا رہا منع نکیا پہر دعوی کیا کہ یہہ میری ملک ہے تو دعوی مسموع نہوگا-

باب دوم- مرور زمانہ کا بیان

یعنی کون دعوی کتنی مدت کے اندر سماعت ہوسکتا ہے اور اوسکے بعد سماعت نہین ہوسکتا ہے

وجہ نکہ یہہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب مین ضبط کیا گیا ہے اور اوسمین میعاد سماعت دعاوی مقرر کیگئی ہے- اسلئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل السنت والجماعت کا یہہ ہی کہ حقوق بتمادی ایام وتقادم الزمان ساقط نہین ہوتے ہین اور یہہ حد جو مقرر کیگئی ہے شرعی نہین ہے بلکہ ہر سلطان نے اپنے عہد مین انتظام اور اہتمام کے لئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی ہے کہین پندرہ سال کہین تیس سال اور کہین چتیس سال اور کہین کچہہ اور کہین کچہہ- اسلئے حقوق کے دعاوی کے لئے میعاد مقرر ہونا منقی بہ نہین بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول ہے چنانچہ اسکی تفصیل علامہ بزدوی نے اپنے کشف مین خوب ارقام فرمای ہے- رحمتہ اللہ علیہ- مگر حقوق اللہ تعالی یعنے حدود مین بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے اوسکی تفصیل باعث طوالت ہے چنانچہ دمادہ-۱۶۷۴) قابل ملاحظہ ہے-

مادہ-۱۶۶۰- دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہونگے- دین ودیعت

ملک میراث اور وہ دعوی کہ اونمین حق انتفاع عام خلق اللہ کو نہو دیکھو مادہ
اور وہ دعوی کہ جو وقف سے متعلق نہو یعنی زمین وقفی یا وہ دعوی کہ اجارہ دونون
قسم سی متعلق ہین دیکھو مادہ (۲۱۰۴) اور وہ دعوی کہ تولیت مشروط الغلہ سے متعلق ہون
اور وہ دعوی کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہون کہ انکا بیان اس مادہ ۱۶۶۱ مین ہے

مادہ ۱۶۶۱- وقف کے متولی کا دعوی اور اون لوگونکا دعوی جنکو وقف مین سے رزق ملتا ہے
۳۶ برس تک سنا جائیگا نہ بعد اوسکے مثلاً ایک شخص ۳۶ برس تک ایک ملک کی آمدنی کہاتا
رہا اب ایک متولی مدعی ہے کہ یہہ آمدنی میری وقف کی ہے۔

مادہ ۱۶۶۲- پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور مسیل اور اپنی زمین سکنے مین پانی لینے کے
حق کا دعوی مسموع نہوگا اور زمین وقف مین پانی کا دعوی چھتیس برس کے بعد مسموع ہوگا اور
نزولی زمین مین طریق خاص اور حق مسیل اور حق شرب کا دعوی دس برس کے بعد مسموع نہوگا

مادہ ۱۶۶۳- اس باب مین انقضای میعاد سماعت عذر سے متعلق ہے یعنی اگر بلا عذر اس مدت
تک دعوی نکیا تو پہر مسموع نہوگا ورنہ اگر بعذر شرعی دعوی نکیا مثلاً صغر سن تہا یا مجنون تہا
یا مغلوب الحواس تہا اور ولی تہا یا نتہا یا سفر مین تہا یا مدعا علیہ ایک شخص زبردست اور
صاحب حکومت تہا۔ تو بعد اس مدت کے دعوی ہوسکتا ہی۔ اور یہہ مدت روز بلوغ
یا روز زوال تغلب او رحکومت سے شمار ہوگی۔

مادہ ۱۶۶۴- سفر کم سے کم تین دنکا ہے اور دن اٹھارہ گہنٹہ کا مقرر ہے جسمین چلنا
معتدل یعنے درمیانہ ہو نہ بہت جلد اور نہ بہت آہستہ۔

مادہ ۱۶۶۵- دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر مین کہ جہان عدالت ہے
آتے تہے مین تو بعد مرور ایام سماعت دعوی مسموع نہوگا۔

مادہ ۱۶۶۶ - عدالتمین ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہانتک کہ پندرہ سال گذر گئے تو یہہ انقضاء مدت مانع سماعت نہوگی - اور اگر مدعی دعوی دائر نہوا ہو بلکہ ہر جگہہ جھگڑتے رہے ہون اور مدت مذکور گذر جاے تو دعوی سماعت نہوگا -

مادہ ۱۶۶۷ - جسوقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعوی کی پیدا ہوی مدت مذکور شمار ہوگی مثلاً دعوی دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہوگی کہ مدت مہلت تمام ہو جاوے کیونکہ مہلت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہین ہے مثلاً جو مال کہ بیچا تہا اوسکے قیمت کی ادای کیلئے تین برس کا وعدہ ہوا تہا اور جب تین برس گذر گئے اوسکے بعد پندرہ برس کے اندر دعوی کیا تو مسموع ہوگا اور ایسے ہی دعوی وقف مشروط الاولاد میں مدت سماعت کے اندر صرف بطن اول کیلئے سماعت ہوگا یعنے یہہ نہوگا کہ بطناً بعد بطن اوسکا دعوی ہوسکیگا کیونکہ باوجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہین ہے پس بطن ثانی کو جب ہی حق پیدا ہوگا کہ بطن اول تمام ہو چکے - اور ایسے ہی دعوی مہر موجل کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہوگی اور مہر موجل ہی بعد طلاق و وفات مہر معجل ہو جاتا ہے -

مادہ ۱۶۶۸ - جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس رہا ابا وسپر مدعی دعوی کرتا ہی کہ اس سے پہلے مین تجکو اسقدر قرض دیا تہا اور اتنی مدت تک تو مفلس رہا لہذا مین دعوی نکر سکا اب تجکو قدرت ادا دین کی ہے تو یہہ دعوی مسموع نہوگا -

مادہ ۱۶۶۹ - جس شخص کا دعوی بسبب انقضاء مدت کے اوسکی زندگی مین مسموع نہوگا اوسکے مرنے سکے بعد اوسکے وارث کا بہی دعوی مسموع نہوگا -

مادہ ۱۶۷۰ - کچھہ مدت تک مورث نے دعوی نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نے نہ کیا یہانتک کہ کل پندرہ برس گذر گئے تو یہہ دعوی مسموع نہوگا -

مادہ ۱۶۷۱- بایع اور مشتری اور واہب اور موہوب لہ بمنزلہ مورث اور وارثہ کے مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس سے متصرف ہے اور اوسکے پاس حویلی والا ہے وہ اوسپر کچھہ متعرض نہوا اب یہہ حویلی بکی تو مشتری مدعی ہے کہ اوس قطعہ زمین مین مجکو حق مرور ہے تو یہہ دعوی مسموع نہوگا اور ایسے ہی کچھہ مدت بایع اور کچھہ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض نہوے تو پہر دعوی مشتری کا سماعت نہوگا-

مادہ ۱۶۷۲- چند وارثون کے لیئے تو مدت سماعت عارض ہوی مگر ایک کے لیئے صغر وغیرہ کسی عذر سے مدت سماعت عارض نہین تو یہہ شخص دعوی کر سکتا ہے اور اپنا حصہ پا سکتا ہے اور یہہ فیصلہ اورون کے لئے مفید نہوگا-

مادہ ۱۶۷۳- جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار ہے اور اوسکا اوسکو ہمیشہ اقرار ہے تو پندرہ برس کے بعد دعوی ملک نہین کر سکتا اور اگر یہہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہے اور اصلی مالک یہہ کہتا ہے کہ مین نے اپنی زمین مملوکہ بہت برس سے تجکو کرایہ دیا تہا اور مین کرایہ لیتا رہا ہون اور لوگ بہی اوسکے کرایہ داری واقف ہین تو اس مدت کے بعد دعوی سماعت ہوگا کرایہ داری اسکی مشہور ہے ورنہ اس مدت کے بعد مالک دعوی مسموع نہوگا-

مادہ ۱۶۷۴- بسبب انقضاء زمانہ دراز کے ساقط نہین ہوتا ہے ایسے ہی اگر مدعا علیہ نے عدالت مین مدعی کے دعوی کا اقرار صراحتاً کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا اور اس مدت کے گذرنے کا کچھہ اعتبار نہوگا- اور اگر اقرار حاکم کے یہان تو نہو بلکہ اور کسی جگہہ ہو تو جیسا بعد مدت مقررہ کے حالت انکار مین دعوی مسموع نہوگا ویسا ہی اب بہی نہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و مہر مدعی علیہ مسموع نہوگا جبکہ وقت تحریر سے مدت نہ گذری ہو-

مادہ۔ ۱۶۷۵۔ جن اشیاء کا نفع عام ہے یعنی نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ عام کا دعوی بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس بند رکھی تو بہر حال دعوی ہو سکے گا۔

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین۔

مادہ ۱۶۷۶۔ بینہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

مادہ ۱۶۷۷۔ تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دہی اور انکا جھوٹ بات پر متفق ہو جانا عقل باور نہ کرے۔

مادہ ۱۶۷۸۔ ملک مطلق وہ ہے کہ جسمین ملک کا کوئی سبب کا ذکر نہوا وجسمین سبب بیان ہو مثلاً یہہ کہی کہ مین بسبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے۔

مادہ ۱۶۷۹۔ ذوالید وہ شخص ہے کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کرے

مادہ ۱۶۸۰۔ خارج وہ شخص کہ اوسکا قبضہ نہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

مادہ ۱۶۸۱۔ تحلیف دو متخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

مادہ ۱۶۸۲۔ تحالف۔ دو متخاصمین کو حلف دینا۔

مادہ ۱۶۸۳۔ حال ظاہر یکا یعنی جواب حیثیت موجود ہوا وسکو حکم گردانا یعنے اوسپر لحاظ کرکے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے موجود ہوا اور اوسکے نہونے کا گمان بہی نہو یعنے یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سے تہی ویسے ہی اب بہی باقی ہے یہہ استصحاب ہے۔

مادہ۔ ۱۶۷۵۔جن اشیاء کا نفع عام ہے یعنی نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ عام کا دعوی بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس بند رکہی تو بہر حال دعوی ہوسکے گا۔

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین۔

مادہ ۱۶۷۶۔ بنیہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

مادہ ۱۶۷۷۔ تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دی اور انکا جہوٹ بات پر متفق ہوجانا عقل باور نہ کرے۔

مادہ ۱۶۷۸۔ ملک مطلق وہ ہے کہ جسمین ملک کا کوئی سبب ذکر نہوا وجسمین سبب ہو مثلاً یہہ کہی کہ مین بسبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے۔

مادہ ۱۶۷۹۔ ذوالید وہ شخص ہے کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کرے

مادہ ۱۶۸۰۔ خارج وہ شخص کہ اوسکا قبضہ نہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

مادہ ۱۶۸۱۔ تحلیف دونو متخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

مادہ ۱۶۸۲۔ تحالف۔ دونو متخاصمین کو حلف دینا۔

مادہ ۱۶۸۳۔ حال ظاہر یکا یعنی جواب حیثیت موجود ہوا وسکو حکم گردانا یعنے اوسپر لحاظ کرکے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے موجود ہوا اور اوسکے نہونے کا گمان ہی نہو یعنے یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سے تہی ویسے ہی اب ہی باقی ہے یہہ استصحاب ہے۔

ہو کہ معائنہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی اور اگر یہہ تو نہ کہا کہ مین نے سنا بلکہ مین نے
معائنہ نہین کیا ہے اور مین خوب جانتا ہون اور یہہ امر خوب معروف و مشہور ہے تو بھی گواہی قبول
مادہ ۱۶۸۹ - اگر اور یہہ نہ کہا کہ مین گواہ ہون اور گواہی دیتا ہون بلکہ یہہ کہا کہ
مین یہہ مقدمہ جانتا ہون اور اوسکی خبر دیتا ہون تو شہادت نہ ہوگی اور حاکم نے یہہ
پوچھا کہ تو اسمقدمہ کی گواہی دیتا ہے اوس نے کہا کہ ہان تو ادا ہو جاویگی - اور اگر کسی
امر کے ماہر و واقف کارون سے اوسکی کیفیت دریافت کیگئی اور اونہون نے بلفظ
گواہی اوسکا حال ظاہر کیا تو یہہ گواہی نہین ہے یہہ ایک حال کی خبر دیتا ہے -
مادہ ۱۶۹۰ - جب عدالت مین مشہود لہ اور مشہود علیہ اور مشہود بہ موجود ہون صرف
اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اونکا اور اونکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور موکل
اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا - اور اگر مدعی یا مدعا علیہ
ذو معروف و مشہور ہین تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اوس سے ہی تمیز حاصل
ہوتی ہے اور کچھ حاجت باپ دادا کے نام کی نہیں ہے -
مادہ ۱۶۹۱ - گواہ پر لازم ہے کہ زمین و مکان کے حدود بیان ہون اگر یہ کہے مین حدود نہین
جانتا ہون مگر جای پر جا کر حدود وغیرہ بتلا سکتا ہون تو حاکم اوسکی ساتھہ دیکھہ لیوے -
مادہ ۱۶۹۲ - مدعی نے دعوی کیا کہ اِس قبالہ مین حدود مندرج ہین وہ زمین میری ہے اور
گواہون نے بھی یہی کہا کہ اِس قبالہ مین حدود درج ہین زمین مدعی کے ہی صحیح ہے دیکھو مادہ ۱۶۲۳
مادہ ۱۶۹۳ - مدعی نے دعوی کیا کہ فلان پر میرے مورث کی اتنے روپیہ لینے ہین اور
گواہون نے بھی کہا کہ متوفی کے اتنے روپیہ جو یہہ مدعی کہتا ہے اوس پر مین کافی
ہے یہہ ضرور نہین ہے کہ یہہ بھی کہین کہ اوس متوفی کا یہہ مدعی وارث ہے یا متوفی

سکے دین کا یہہ وارث ہے - اور ایسے ہی اگر مال کا دعوی کرے کہ یہہ میرے مورث کا جو فلان کے قبضہ مین ہے اور گواہ بہی یہہ کہین کہ وہ مال جو مدعی دعوے کرتا ہے متوفی کا اور فلان کے قبضہ مین ہے . کافی ہے -

مادہ ۱۶۹۴ - مدعی نے دعوی کیا کہ متوفی کے ترکہ مین میرا اتنا لینا ہے اور گواہ نے بہی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہے کافی ہے یہہ کہنا ضرور نہین ہے کہ متوفی پر اوسکے مرنے تک اتنا باقی تہا - اور ایسے ہی اگر کسی کا دعوی بابت مال متعین کے ہے تو بہی یہی حال ہے

مادہ ۱۶۹۵ - مدعی نے کسی پر قرض کا دعوی کیا اور گواہون نے بہی کہا مدعا علیہ مدعی کا مدیون ہے کافی ہے - اگر مدعا علیہ نے گواہون سے پوچہا کہ یہہ بہی جانتے ہو کہ وقت دعوی تک مجہپر قرض ہے گواہون نے کہا ہم نہین جانتے ہین گواہی طلب ہوگی -

فصل سوم شہادت کے شرطون کا بیان

مادہ ۱۶۹۶ - حقوق مین شہادت دینے کے یہہ شرط ہے کہ مقدمہ پہلی واقع ہو چکا ہو -

مادہ ۱۶۹۷ - جو امر کہ محسوس ہوا اوسکے خلاف گواہی قبول نہین ہو سکتے ہے ایک شخص کہ زندہ ہے اوسکے مرنے پر گواہی دیجاوی یا ایک گہر کہ آباد ہے اوسکے ویران ہونے پر گواہی دیجاوے قبول نہوگی -

مادہ ۱۶۹۸ - امر متواتر کے خلاف سے گواہی قبول نہین ہو سکتی ہے -

مادہ ۱۶۹۹ - شرع مین گواہی اسلئے مقرر کیگئی ہے کہ حق ظاہر اور ثابت کرین اسلئے نفی محض گواہی نہین ہو سکتی ہے مثلاً گواہ یہہ کہے کہ فلانے یہہ کام نہین کیا اور فلان چیز فلان کی نہین ہے - اور فلان مدیون فلان شخص کا نہین ہے مگر نفی متواتر قبول ہے مثلاً مدعی کہے کہ مینے اسقدر روپیہ فلان کو فلان محلہ مین فلان وقت پونہچایا - اور مدعا علیہ گواہ لایا کہ مین اوسوقت اوس محلہ مین نہ تہا بلکہ دوسرے محلہ مین تہا تو یہہ گواہی متواتر قبول ہوگی

اور دعوی مدعی کا مسموع نہوگا۔

مادہ ۱۷۰۰۔ جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوسمین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب سے مضرت سے محفوظ رہیگا یا یہہ احتمال ہو کہ اپنے گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کریگا تو وہ گواہی قبول نہین ہے۔ اس لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اوسکے لئے اور ایسی گواہی ما اور نانے کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اونکے لئے مقبول نہین ہے۔ اور ایسی ہی زوج کے لئے اور زوجہ زوج کیلئے گواہی نہین ہوسکتی ہے۔ مگر اور رفرا بتدارونکی آپس مین ایک ایک دوسرے کے لئے گواہی قبول ہے کہ اوسمین امید وارثت و منفعت نہین اور ایسی ہی اوس خادم کی کہ اوسکی معاش آقا پر ہے اور گواہی اجیر خاص کے مستاجر کے لئے جائز نہین اور ایسے شریک کے گواہی شریک کیلئے مقدمہ شرکت مین۔ اور کفیل کے گواہی مکفولہ کے لئے کہ مکفول بہ ادا ادا کر چکا ہے جائز نہین ہے مگر اسکے سوا اور سب مقدمات مین انکی گواہی ہوگی۔

مادہ ۱۷۰۱۔ دوست کی گواہی دوست کیلئے مقبول ہے اگر دوستی ایسے رتبہ کو پہونچی کہ ایک دوسرے کے مال مین تصرف مالکانہ کرتا ہو تو گواہی ایک کی دوسرے کیلئے مقبول نہوگی

مادہ ۱۷۰۲۔ شرط یہہ ہے کہ شاہد اور مشہود علیہ مین دنیوی عداوت نہو اور دنیوی عداوت معروف اور مشہور ہے۔

مادہ ۱۷۰۳۔ جو شخص کہ مدعی ہوسکتا ہے وہ شاہد نہین ہوسکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وکیل اپنے یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہین ہوسکتے کیونکہ یہہ اوسی مقدمہ مین مدعی بھی ہونگے

مادہ ۱۷۰۴۔ شہادت کسی شخص کی اپنی کام مقبول نہین ہے اسلئے وکیل اور دلال یہہ گواہی نہین دیسکتے ہین کہ ہم نے یہہ مال بیچا تھا اور حاکم جو ایک حکومت سے معزول ہوگیا وہ یہہ گواہی نہین دیسکتا ہے کہ مین نے اپنے موقوفی کے پہلے یہہ فیصلہ کیا تھا۔ اور یہہ گواہی

دیسکتا ہی کہ فلان شخص نے میرے روبرو میری موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا تہا۔

مادہ ۱۷۰۵۔ شرط یہہ ہے کہ گواہ عادل ہو اوسکے حسنات بہ نسبت افعال بد کے بہت ہون اسی لئے جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو اکہ جس سے ابرو اور حیا زائل ہوجاتی ہے مثلاً ناچنا اور مسخرہ بن ایسے شخص کے گواہی مقبول نہین ہے۔

فصل چہارم شہادت کا دعوی کے ساتہہ موافق ہونا

مادہ ۱۷۰۶۔ شہادت دعوی کی ہے موافق ہی تو مقبول ہے ورنہ نہین اور صرف بعت لفظی ضرور نہین ہے بلکہ دعوی اور گواہی دونون ایک معنی ہونا ضرور ہے۔ مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ فلانکے پاس میری ودیعت ہے یا میرا مال اوس نے غصب کیا ہی اور گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہ ودیعت کا یا غصب کا اقرار کیا تہا تو یہہ گواہی قبول ہے اور ایسی ہی قرضدار مدعی ہی کہ قرض ادا کر چکا ہون اور گواہون نے گواہی دی کہ قرضخواہ اسکو معاف کر چکا ہی تو گواہی مقبول ہے

مادہ ۱۷۰۷۔ موافق ہونا گواہی کا دعوی کے لئے دو طرح ہے یا مقدار دونون میں برابر ہو یا گواہی مین بہ نسبت دعوی کے کم ہو مثلاً مدعی کہے کہ مین دو برس سے اسکا مال کا مالک ہون اور گواہ دو برس سے یا ایک برس سے بتلاوین تو صحیح ہے اور ایسے مدعی ایکہزار روپیہ کا دعوی کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دے تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہوگی۔

مادہ ۱۷۰۸۔ مقدار دعوی کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اسصورت مین گواہی مقبول نہوگے کیونکہ دونون مین اختلاف ہے مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہوجا تو قبول ہے مثلاً مدعی نے کہا کہ یہہ مال دو برس سے میری ملک ہے اور گواہ کہین کہ تین برس سے ہے تو یہہ گواہی قبول نہوگی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہون نے ایکہزار روپیہ بیان کیئے تو گواہی مقبول نہین ہے مگر مدعی نے یہہ کہا کہ بیشک ایکہزار روپیہ قرض تہے اور مدعا علیہ

پانچ سو روپیہ ادا کر چکا ہی کہ گواہوں کو اوسکی خبر نہین ہے تو یہہ گواہی قبول ہوگی۔

مادہ ۱۷۰۹۔ مدعی نے مطلق ملک کا دعوی کیا کہ یہہ میرا باغ ہی اور گواہوں نے ملک مقید بیان کیا کہ یہہ باغ مدعی نے خریدا ہی حاکم نے مدعی سے پوچہا کہ تو بسبب خریداری کے مدعی ہے اوسنے کہا ہان تو قبول ہے (کیونکہ دونوں مین مطابقت پیدا ہوگی) اور اگر مدعی نے کہا کہ اور سبب ہے جس سے مین مدعی ہوا ہون یا یہہ کہا کہ مین بسبب خریداری کے مدعی نہین ہون تو گواہی بسبب اختلاف کے مقبول نہوگی۔

مادہ ۱۷۱۰۔ مدعی نے ملک مقید کا دعوی کیا کہ یہہ باغ میری ملک ہے کیونکہ مین نے خریدا ہے اور بایع کا نام نہ لیا یا کہا کہ مین نے کسی خریدا ہی اور گواہوں نے مطلق بیان کیے کہ یہہ باغ مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعوی مذکور جو بایع کا ذکر نہین ہے بمنزلہ ملک مطلق کے ہے اور اگر مدعی نے نام لیا اور کہا کہ یہہ باغ مینے فلان سے خریدا ہی اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے تے مین تو گواہی قبول نہوگی کیونکہ گواہی مین تو فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہے کہ مدعی اوسکی اولاد کا بہی مالک ہوگا جو پہلے حاصل ہوی تہی اور ملک مقید مین تاریخ خریداری سے باغ کا مالک ہونا ثابت ہوتا ہے تو اسصورت مین گواہی ملک مطلق بہ نسبت دعوی ملک مقید کے زیادہ ہے اسلئے گواہی مقبول نہوگی۔

مادہ ۱۷۱۱۔ گواہی جو دعوی سے مخالف ہی مقبول نہین ہے مثلاً مدعی مال کی قیمت کے ہزار روپیہ مانگتا ہے اور گواہ کہتا ہی کہ قرض ہے اور ایسی ہی مدعی کہتا کہ یہہ مال میرے باپ کا ترکہ ہی مین وارث ہون اور گواہ کہتا ہی کہ ماں کا ترکہ ہی تو اس اختلاف کے سبب سے گواہی قبول نہوگی۔

فصل پنجم خود گواہوں مین اختلاف کا بیان

مادہ ۱۷۱۲۔ جب گواہ آپس مین مختلف ہوں ایک کہی کہ ہزار قرض سو کے

اور دوسرا کہے چاندی کی تو یہہ گواہی قبول ہوتی ہے

مادہ ۱۷۱۳ - قاعدہ یہہ ہے کہ محل ایک ہی ہو اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہو نہیں ہو سکتا ہو کہ ایک کام دو جا سے یا دو وقت واقع ہو تو ایک جا اور ایک وقت ایک کام ہوگا اور دوسرے جگہہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا - جو گواہی ایسے امر مین مختلف ہے کہ اوس محل فعل مین اختلاف ہو تو قبول نہو گے مثلاً جھنڈ اوادین ایک گواہ کہتا کہ یہہ مال فلان وقت اور فلان جاچ ہا تہا اور دوسرے گواہ اور وقت اور جگہہ بتلا ئی گواہی قبول نہوگے کیونکہ ایک مال کا چہین لینا دو جگہہ نہین ہو سکتا بلکہ وہ غصب ورہے اور یہہ غصب ورہے اور ایسی ہی اداء دین وغیرہ گواہی تو ایسے امور مین مختلف ہو مگر مشہود بہ ایسا ہو کہ انکی اختلاف ہے اوس مین فرق نہین ہوتا کیونکہ وہ فعل نہین ہین مگر قول مخصوص ہین یعنی اور قاعدہ ہو کہ قول دو چار جگہہ صادر ہو سکتا ہو مثلاً ایک گواہ کہے کہ اس شخص نے فلان جگہہ فلان وقت وصیت کیا تہا اور دوسرا دوسری جگہہ بتاتا ہے تو یہہ گواہی مقبول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دونون جا ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شراء اور اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور رہن اور دین اور قرض اور قرض سے بری کرنا اور وصیت قولی ہین کیونکہ قول جا بجا مکرر ہو سکتا ہے -

مادہ ۱۷۱۴ - رنگ یا سن اور مادہ مین اختلاف ہو تو گواہی قبول نہوگی یعنے ایک گواہ کہے کہ سفید رنگ کی گائی تہی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہو یا ایک گواہ کہتا ہو کہ بیل تہا دوسرا کہتا ہو کہ گائی تہی تو یہہ گواہی قبول نہوگی -

مادہ ۱۷۱۵ - جب قیمت اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا تہا اور دوسرا کہتا ہو کہ تین سو روپیہ کو بکا تہا تو گواہی قبول نہوگی -

اور دوسرا کہے چاندی کی تو یہہ گواہی قبول ہوسکتی ہے

مادہ ۱۷۱۳ - قاعدہ یہہ ہے کہ محل ایک ہی ہو اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہو
نہیں ہوسکتا ہے کہ ایک کام ہوجاوے یا وہ وقت واقع ہووے تو ایک جاے اور ایک وقت ایک
کام ہوگا اور دوسرے جگہہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا - جو گواہی ایسے امر میں مختلف ہے
کہ واسطے اوس محل فعل میں اختلاف ہو تو قبول نہوگی مثلاً غصب اور اقرار دین ایک گواہ کہتا ہے کہ یہہ مال
فلان وقت اور فلان جاے پایا تہا اور دوسرا گواہ اور وقت اور اور جگہہ بتلاتا ہے گواہی
قبول نہوگی کیونکہ ایک مال کا چہین لینا دو جگہہ نہیں ہوسکتا بلکہ وہ غصب اور ہے
اور یہہ غصب اور ہے اور ایسی ہی اقرار دین وغیرہ گواہی تو ایسے امور مین مختلف ہوکر
مشہود بہ ایسا ہی کہ انکی اختلاف ہے اوس مین فرق نہین ہوتا کیونکہ وہ فعل نہین ہین مگر
قول محض ہین یعنی اور قاعدہ ہے کہ قول دو چار جگہہ صادر ہوسکتا ہے مثلاً ایک گواہ کہے
کہ اس شخص نے فلان جگہہ فلان وقت وصیت کیا تہا اور دوسرا دوسری جگہہ بتاتا ہے
تو یہہ گواہی مقبول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دونوں جا ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شراء اور
اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور رہن اور دین اور قرض اور قرض سے بری کرنا
اور وصیت قولی ہین کیونکہ قول جا بجا مکرر ہوسکتا ہے -

مادہ ۱۷۱۴ - رنگ یا سن اور مادہ مین اختلاف ہو تو گواہی قبول نہوگی یعنے ایک گواہ
کہے کہ سفید رنگ کی گاے تہی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہے یا ایک گواہ کہتا ہے کہ بیل
تہا دوسرا کہتا ہے کہ گاے تہی تو یہہ گواہی قبول نہوگی -

مادہ ۱۷۱۵ - جب قیمت اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا
تہا اور دوسرا کہتا ہے کہ تین سو روپیہ کو بکا تہا تو گواہی قبول نہوگی -

فصل ششم گواہون کے تزکیہ کا بیان

(یعنی یہہ دریافت کرنا کہ گواہ ثقہ و متقی ہین یا فاسق و فاجر ہین -)

مادہ ۱۷۱۶۵ - جب گواہ گواہی دے چکین تو حاکم مدعا علیہ سے پوچھا مین گواہی کے بابت کیا کہتا ہے یہہ دونون سچ ہین یا نہین اگر اوسنے کہا کہ یہہ سچے ہین اور عادل ہین گویا اقرار کرلیا اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر اوسنے کہا کہ یہہ جہوٹے ہین یا عادل ہین مگر اپنی گواہی مین خطا کی یا مقدمہ بہول گئے یا عادل ہین مگر مدعا بہ کو نہین لیجاتے ہین تو حاکم فیصلہ نہ دیگا بلکہ گواہونکا عادل ہونا یا نہونا حقیقۃ اور علانیہ دریافت کریگا

مادہ ۱۷۱۷ - گواہ جس گروہ کا ہے اوسی گروہ مین دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا حال مدرسہ کے مدرس اور معتمد سو دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی ہے تو فوج مین اوسکا حال پوچھا جاوے اور اگر منشی ہے تو اہل دفتر سے دریافت ہووے اور اگر سوداگر کا حال سوداگرونسے اور ہر شخص کا حال اوسکے خاندان سے اور عوام کا حال محلہ اور گانوں والون سے پوچھا جاے -

مادہ ۱۷۱۸ - تزکیہ سرّ یہہ ہے کہ حاکم ایک ورق پر کہ اوسکو مقورہ کہتے ہین مدعی اور مدعا علیہ کا اور دعوی اور گواہونکا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی جا سکونت اور اونکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشہ وغیرہ جس سے وہ مشہور ہین سب لکہے اور اوسپر اپنی مہر لگاوے اور بند کرکے اونکے پاس جنکی مقررہ ہوسے ہین بہیجدے اور وہ اوسکو کہول کر پڑہین گے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدول ہے و مقبول الشہادۃ ہے تو عدل نہ غیر عدول لکھدین اور کسی کو بلکہ لانیوالے کو اوسپر اطلاع نہ دیوین اور بند لفافہ پر اپنی مہر لگاکر حاکم کے پاس واپس بہیجدین

مادہ ۱۷۱۹ - اگر اوس مستورہ مین عادل و مقبول الشہادۃ ہونا گواہونکا نہین لکہا گیا ہے بلکہ ایسا کلام لکہا ہی جو صراحتہً یا دلالتہً جرح ہے مثلاً یہہ لوگ عادل نہین ہین یا یہہ اونکا

کی عدالت مین جاری ہوگا ورنہ کسی سے سلف مین منقول نہین بلکہ فقہ کی کتابون مین صاف لکہا ہی تحلیف الشہود ظلم یعنے گواہ کو حلف دینا ظلم ہے۔

فصل ہفتم شاہد جو اپنی شہادت سے پہرجاے

مادہ ۱۷۲۸۔ گواہ گواہی دیکر فیصلہ سے پہلی حاکم کے روبرو اپنی گواہی سے پہرجائین تو گواہ گواہی دی ہی نہین گئی اور انکو تعزیر ہوگی

مادہ ۱۷۲۹۔ اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم حاکم بدستور جاری ہوگا اور گواہون پر ضمان اسکا دینا لازم ہوگا دیکہو مادہ (۸۰)

مادہ ۱۷۳۰۔ اگر ایک دو گواہ پہر گئے اور نصاب شہادت باقی ہے تو مقدمہ پہر نہین گیا مگر ان گواہون پر تعزیر ہوگے۔ اور اگر نصاب باقی نہین ہے تو اگر ایک پہر گیا ہے تو نصف فیصلہ کا ضمان دیگا اگر دو سے زیادہ پہرے ہین تو نصف فیصلہ سب ملکے ادا کرینگے

مادہ ۱۷۳۱۔ شرط یہ ہے کہ حاکم کے روبرو گواہی سے رجوع کرین ورنہ کسی اور جگہہ رجوع کرینگے تو اعتبار نہوگا اسی لئے اگر مدعا علیہ یہ کہے کہ یہ فلان جگہہ اپنی گواہی سے رجوع کر کے تو صحیح نہوگا اور اگر ایک حاکم کے روبرو گواہی دے اور دوسرے حاکم کے روبرو گواہی سے پہر گئے تو معتبر ہوگا۔

فصل ہشتم تواتر کا بیان

مادہ ۱۷۳۲۔ گواہونکا بہت ہونا کچہ معتبر و مفید نہین ہے یعنے اگر ایک جانب کے گواہ زیادہ ہون تو انکو ترجیح نہوگی جبتک کہ وہ حد تواتر نہو وے

مادہ ۱۷۳۳۔ تواتر سے علم یقین ہو جاتے اسی لئے تواتر کے خلاف گواہ نہین لیے جائینگے

مادہ ۱۷۳۴۔ جیسا تواتر ہونے مین لفظ شہادت شرط نہین ہے ایسی ہی اسکا صادر ہونا

بہی دریافت نہین اس لئے مخبرین کا تزکیہ نہین ہوسکتاہے

مادہ ۱۷۳۵- تواتر مین کچہہ مقدار معین نہی لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا جہوٹ پر اتفاق ہونا متصور نہو وے -

باب دویم حجت تحریری یعنے دستاویز وغیرہ اور قرینہ قطعے کا بیان اسمین دو فصل ہین

فصل اول حجت تحریر یکا بیان

مادہ ۱۷۳۶- کسیکے خط اور مہر پر عمل نہیں ہوسکتا ہی مگر جب تحریر مین جعل شبہہ نہو تو اوسی پر فیصلہ ہوسکتا ہی کچہہ حاجت دوسرے ثبوتکی نہین ہے -

مادہ ۱۷۳۷- برات اور احکام دفتر شاہی جعلسازی سے محفوظ ہوتے ہین اس لئے اون پر عمل ہوسکتا ہے -

مادہ ۱۷۳۸- فرمان شاہی جو فسادات سے محفوظ ہوتے ہین اون پر عمل ہوتاہے اور اونکا بیان کتاب قضا مین اوے گا -

مادہ ۱۷۳۹- حاکم صرف اپنی واقفیت سے کسی تحریر پر عمل نکرسکیگا مگر جب کسی محکمہ کے دفتر مین محفوظ ہو تو اوسپر عمل ہوسکیگا -

فصل دویم قرینہ قاطعہ کا بیان

مادہ ۱۷۴۰- حکم کا ایک سبب قرینۂ قاطعہ ہی ہے -

مادہ ۱۷۴۱ جو علامت کہ اوس سے یقین حاصل ہوجاوے وہ قرینۂ قاطعہ ہے مثلاً ایک شخص گہر سے چہری لہو کی بہری ہوئی لیکر مدحواس نکلا اور اوس گہر مین سوا ایک شخص کے کہ ذبح ہوا پڑا ہے اور کوئی نہین تو یہہ بہی قرینہ ہے

کہ سوا اسکے اور کوئی قاتل نہین ہے اور احتمالات کیطرف رجوع نکرین کہ اوس نے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا دیکھو مادہ (۱۷۴۵)

باب سوم حلف دینے کا بیان

مادہ ۱۷۴۲ - حکم کا ایک سبب حلف کرنا ہی ہے اور اوس سے نکول کرنا بھی ہے یعنی جب مدعی اپنا دعوی ثابت کرنے سے عاجز ہووے اور مدعا علیہ سے قسم طلب کرے تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی - اور اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ تو فلان کا وکیل ہے اور اوس نے انکار کیا تو اس امر پر حلف نہ لیجائیگی اور دو شخص مدعی ہین کہ ہر شخص یہہ کہتا ہے کہ مینے یہہ مال فلان سے خریدا ہے اور مال ابھی اوسکے پاس ہے اور مدعا علیہ یعنے مال والا ایک کے ہاتھہ بیچنے کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے کے ہاتھہ بیچنے کا انکار کرتا ہے تو بایع پر دوسرے کے انکار کے بابت حلف وارد ہوگی اور کرایہ لینا اور رہن لینا اور ہبہ لینا بھی ایسا ہی ہے -

مادہ ۱۷۴۳ - قسم بنام خدای تعالے ہوتی ہے مثلاً قسم خدا کی یا قسم اللہ تعالی کی اور وہ بھی ایک بار -

مادہ ۱۷۴۴ - قسم اور نکول دونو حاکم کے روبرو ہونا لازم ہے نہ اور جگہہ

مادہ ۱۷۴۵ - حلف سوا راوسی شخص کے کہ اوس پر حلف وارد ہوی ہے اور کوئی نکر سکیگا مثلاً اونکا وکیل نکر سکیگا مگر وکیل حلف لینے کا مجاز ہے -

مادہ ۱۷۴۶ - حلف بے طلب مدعی کے نہین لیجا سکتی ہے اور حاکم بے طلب مدعی کے چار مقدمہ مین خود حلف طلب کر سکتا ہے اول جو شخص کہ متوفی کے

ترکہ پر کسی حق کا مدعی ہوا اوسکو حاکم یہہ حلف دیگا کہ تو نے یہہ حق اوسکے مال میت
سے نہین لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ سے اور نہ اوسکو معاف کیا اور
نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے بدلی تیرے پاس گروی ہے
اوسکو علماء استظہار کہتے ہین۔ (یعنے حلف عزیم المیت) دوم کسی مال کا کوئی
حقدار کہڑا ہوا اوسکو یہہ حلف دیگا کہ یہہ مال تو نے بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے
اور نہ تیری ملک سے کسیطرح یہہ مال نکلا ہے۔ سوم مشتری بخیار عیب مبیع واپس
کرتا ہے تو اوسکو یہہ حلف دیگا تو اوس بیع سے نہ صراحۃً اور نہ دلالۃً راضی ہوا
نہ اسمین مالکانہ تصرف کیا دیکھو (مادہ ۳۴۴) چہارم جب شفعہ کا فیصلہ
شفیع کے حقمین حاکم دینے لگے تب شفیع کو یہہ حلف دیگا کہ تو نے کسیطرح اپنا حق
شفعہ باطل نہین کیا۔

مادہ ۱۷۴۷۔ اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کر چکا مگر حاکم کے روبرو نہ کیا
تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

مادہ ۱۷۴۸۔ اپنے فعل پر قطعاً حلف کریگا یعنے یہہ کہیگا کہ یہہ شئے نہ بیچی
یا یہہ کام ایسا نہین ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم لعدم علم کرے گا یعنی
یہہ کہیگا کہ مجکو علم نہین ہے کہ فلان نے یہہ کیا تہا۔

مادہ ۱۷۴۹۔ حلف دو قسم ہے ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے کہ
بیع ہوئی یا شراء ہوئی دوم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قائم اور
باقی ہے یا نہین۔

مادہ ۱۷۵۰۔ جب ایک شخص کے کئی دعوی ہون تو سب مین ایک ہی حلف کافی ہے

مادہ ۱۷۵۱۔ جب مدعی علیہ نے حلف سے صراحتہً انکار کیا کہ میں حلف نہیں کرتا ہوں یا دلالتہً مثلاً بے عذر چپ ہو رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اس نے نکول کیا۔ اور بعد اسکے پھر حلف کرنا چاہے گا تو قبول و معتبر نہو گا۔

مادہ ۱۷۵۲۔ گونگے کی قسم باشارہ ہو گی اور ایسے ہی اونکا نکول بھی اشارہ سے ہوتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۳۔ جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہیں اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ ہیں میں حاضر کرتا ہوں یا کہا کہ فلان فلان کے سوا اور کوئی گواہ نہیں ہے اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ اور بھی ہیں تو یہہ قول اوسکا مقبول نہ ہو گا۔

باب چہارم تنازع ایدیکا بیان) یعنے کسی آدمی جو ایک شئے پر مدعی ہوا وسمین چار فصل ہین

فصل اول ذوالید یعنے صاحب قبضہ ہونے کا بیان

مادہ ۱۷۵۴۔ لازم ہے کہ زمین متنازع پر گواہوں سے قبضہ ثابت ہووے نہ طرفین کی تصدیق پر یعنے یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ مدعی کے دعوی پر مدعی علیہ اپنے قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اوسکی ذوالید ہونے کا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپسمین ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کی اسطرح تصدیق کرے کہ مین نے تجہہ سے یہہ زمین خریدی تہی یا تو نے میری زمین غصب کر لی تہی تو اب طرفین کے تصدیق ہو گئی کہ حاجت گواہون سے اثبات کے نہین ہے۔ اور اسی سے منقول پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہو سکتا ہو

مادہ ۱۷۵۵۔ دو شخص مدعی ہین کہ ہر ایک اپنے اپنے قبضہ کا دعوی کرتا ہے اور دونون اپنے اپنے گواہ لاے تو دونون کا قبضہ مشترک ہونا ثابت ہوگا اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے نے گواہون سے ثابت کر دیا تو یہہ شخص ذوالید اور دوسرا خارج کہلائیگا۔ اور اگر دونون اپنا قبضہ ثابت نہ کر سکین تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہائیگا اگر دونون قسم سے نکول کرین تو دونون کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا۔ اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا حلف کر گیا تو حلف والا صاحب قبضہ متصور ہوگا۔ اور نکول والا خارج اور اگر دونون قسم کہا گئے تو زمین پر جب تک کہ اصل حال منکشف نہووے کوئی صاحب قبضہ متصور نہوگا۔

فصل دویم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہین اور کون سے نامعتبر

مادہ ۱۷۵۶۔ دو شخص ایک مال مین متصرف ہین اور ایک مدعی ہے کہ مین مالک مستقل ہون اور دوسرا مدعی ہے کہ مین اور وہ دونون مشترک ہین۔ اور دونو گواہ لاے تو مدعی باستقلال کے گواہون کا اعتبار ہوگا اور اگر دونو مالک مستقل ہونے کے مدعی ہین اور دونون گواہ لائے تو دونون مشترک مالک ہون گے اور اگر ایک نے ثابت کر دیا اور دوسرا عاجز ہوگیا تو وہی مالک مستقل ہوگا نہ یہہ عاجز۔

مادہ ۱۷۵۷۔ دعوی ملک مطلق مین کہ تاریخ اوسکی معلوم نہو خارج کے گواہ مقبول ہوتے ہین مثلاً ایک مدعی ہے یہہ گہر میرا ہے اور مدعا علیہ ناحق اوس پر قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۵۸۔ جس ملک مقید مین کہ تاریخ یا دہنہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ بار بار پیدا ہو سکتا ہو مثلاً شرا ہو وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہے اوسمین بہی خارج کے گواہ معتبر ہوتے ہین۔ پر جب ہر ایک مدعی ہے کہ مین نے فلان شخص سے یہہ گہر خریدا ہے تو قبضہ والے کے گواہ مقبول ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہہ دکان مین نے زید سے خریدی ہے اور اس مدعا علیہ نے ناحق قبضہ کر لیا اور مدعا علیہ ذوالید کہتا ہے کہ مین نے بکر سے خریدی یا میرے مورو ثی ہے اس لئے مین قابض ہوں پس

صورت مین گواه خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالید یہہ کہے کہ مین نے بہی یہہ دوکان زید سے خریدی اس لئے میرا قبضہ ہے تو اسصورت مین گواه قبضہ والے کے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے ۔

ماده ۱۷۵۹ ۔ ملک مقید مین جنہمین ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہیں ہوسکتا ہے مثلاً نتاج (یعنے حیوانات کا بچہ جنا) مدعی کہتا ہے کہ یہہ بچہرا میرا ہے اور میرے گہوڑے سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ بہی یہی دعوے کرتا ہے تو قبضہ والے کی گواه قبول ہونگے ۔

ماده ۱۷۶۰ ۔ جس ملک کی تاریخ معلوم ہے اوسمین گواه اوسکے مقبول ہونگے کہ جسکی مقدم ہو۔ مثلاً مدعی کہتا ہے کہ یہہ حویلی ایکسال ہوا مین نے خریدی ہے اور ذوالید کہتا ہے کہ حویلی میرے باپ کی ہے جو پانچ برس ہوے کہ مرگیا ہے اس لئے مین اوسکا وارث اور قابض ہون تو گواه ذوالید کے مقبول ہیں ۔ اور اگر ذوالید یہہ کہے کہ چہہ مہینے ہوے کہ میرا باپ مرگیا اور مین اوسکا وارث ہوا ہوں اسصورت مین گواه خارج کے قبول ہونگے اور جو ہر شخص مدعی ہے کہ مین نے ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ مین نے ایک اور شخص سے خریدی ہے اور اپنے اپنے بائع کے مالک ہونیکے تاریخ جدا جدا بیان کرتے ہین تو جسکے تاریخ مقدم ہونگے اوسکے گواه قبول ہونگے ۔

ماده ۱۷۶۱ ۔ دعوی نتاج مین تاریخ معتبر نہین ہے اور ذوالید کے گواه مقبول ہونگے ۔ اگر تاریخ ذوالید کے مدعا بہ کی عمر کے موافق نہین ہے بلکہ خارج کی تاریخ اوسکے مطابق ہے تو خارج کے گواه قبول ہونگے اور اگر دونون کی تاریخ اوسکی عمر کے مطابق نہین ہے یا تاریخ معلوم نہین ہے تو دونو کے گواه ساقط ہونگے اور ذوالید ہی کے قبضہ مین چہوڑ دیا جاے گا ۔

ماده ۱۷۶۲ ۔ جو شخص کہ زیاده کا مدعی ہے اوسکے گواه مقبول ہونگے مثلاً بائع زیاده کہتا ہے اور مشتری کم ۔ یا مشتری مبیع زیاده کہتا ہے اور بائع کم جسکے گواه زیاده مظہر ہونگے وه قبول ہونگے ۔

ماده ۱۷۶۳ ۔ ملک کے گواه مقدم ہین عاریت کے گواہون پر یعنے ایک شخص

کسی پاس ایک مال ہے وہ کہتا ہے کہ فلان سے مین نے خریدا ہے یا اوس نے
ہبہ کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نے تجکو عاریت دیا تہا تو میرا مال واپس کردے
تو خریداری کے یا ہبہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷۶۴۔ بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہون پر مقدم ہین
اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہین مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ مین نے جو یہہ مال
تیرے ہاتہہ بیچا تہا اوسکی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہے کہ تو نے مجکو ہبہ کیا تہا
تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے نہ ہبہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵۔ عاریت مین گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مقید مدعی کہتا ہے کہ
مین نے چارون کے واسطے اپنا گہوڑا تجکو عاریت دیا تہا تو نے چار ونین
واپس ندیا اور پانچوین دن تیری سواری سے مرگیا۔ اور اوسپر گواہ گذارے
مدعا علیہ کہتا ہے کہ تو نے مطلق دیا تہا چار ونکی قید نہ لگائی تہی اور اسپر گواہ
گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶۔ ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت مین یہہ مال مجکو
ہبہ کیا تہا۔ اور اور وارث کہتے ہین کہ مرض موت مین ہبہ کیا تو اوس
وارث کے گواہ قبول ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷۔ عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہین جنون اور مغلوب الحواس ہونے
کے گواہون پر۔

مادہ ۱۷۶۸۔ ایک گواہ ایک امر کے تو حادث ہونے کے ہین اور دوسرے
کے گواہ اوسی امر کے قدیم ہونے کے ہین تو تو حادث ہونے کے گواہ مقدم
ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہہ بدرو جو میری ملک مین ہے قدیم سے
اور جسکے گہر مین سے ہوکر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور نوحادث ہے اور
دونون گواہ لائے تو اوسکے گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹۔ جو طرف راجح ہے اوسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوح
سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بہی نہوگا تو اوس سے حلف لینگے۔ بگے

مادہ ۱۷۷۰۔ جب مرجوح گواہ قایم کرچکا تو راجح اب گواہ حاضر لایا قابل التفات ہونگے

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکے لئے حکم کرتا ہی

مادہ ۱۷۷۱- زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گہر مین رہتے ہین ایک اسباب
کے مدعی ہوے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے- اب زوجہ
اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا- مگر اسباب ایسا ہے کہ خالص زوج
کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش
وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس
گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی- اور اگر اسباب
ایسا ہے کہ صرف زوجہ کے لایق ہے مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگے
اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی یہہ
دعوی کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے بیچا تو اوسیکا قول مع قسم کے قبول
ہوگا مثلاً زوج کہے کہ بالیان مین نے بنوائی ہین تو اوسیکی قسم قبول کرین یا زوجہ
کہے کہ یہہ ڈہال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول معہ قسم معتبر ہوگا-
مادہ ۱۷۷۲- جب ان دونون مین سے کوئی مرجاے تو اوسکا وارث
اوسکے قائم مقام ہوگا- انہین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوی ایسے اسباب
کا ہو کہ دونون کے لئے لایق ہے اور ثبوت کسیکے پاس نہین ہے تو قول اوس
زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا- اور اگر دونو مرگئے اور اسباب ایسا ہے
کہ دونو کے لئے سزاوار ہے تو زوج کے وارثونکا قول معہ قسم کے قبول ہوگا-
مادہ ۱۷۷۳- واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہ کہتا
ہے کہ موہوب تلف ہوگئے تو اسیکا قول قبول ہے صاحب قسم کے نہین ہے
مادہ ۱۷۷۴- امین یعنے وہ لوگ شرعاً امانت دار ہین اونکا قول اپنی برائت کے
لئے معہ قسم کے قبول ہے مثلاً ودیعت کا مالک ودیعت کا دعوی کرے اور
ودیعت رکہنے والا کہے کہ مین پہونچا چکا ہون معہ قسم کے قبول ہوگا اور اگر
قسم کے بچنے کے لئے گواہ حاضر کرسکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے-
مادہ ۱۷۷۵- ایک مدیون نے اپنے داین کو کچہہ دیا تو پہر اسکا یہہ کہنا کہ مین نے

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکے لئے حکم کرتا ہی

مادہ ۱۷۷۱- زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گھر مین رہتے ہین ایک اسباب
کے مدعی ہوے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب زوجہ
اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا- مگر اسباب ایسا ہے کہ خالص زوج
کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش
وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس
گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی- اور اگر اسباب
ایسا ہے کہ صرف زوجہ کے لایق ہے مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگے
اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی یہہ
دعوی کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے بیچا تو اوسیکا قول مع قسم کے قبول
ہوگا مثلاً زوج کہے کہ بالیان مین نے بنوائی ہین تو اوسیکی قسم قبول کرین یا زوجہ
کہے کہ یہہ ڈہال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول معہ قسم معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۲- جب ان دونون مین سے کوئی مرجاے تو اوسکا وارث
اوسکے قائم مقام ہوگا- انہین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوی ایسے اسباب
کا ہو کہ دونون کے لئے لایق ہے اور ثبوت کسیکے پاس نہین ہے تو قول اوس
زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا- اور اگر دونو مرگئے اور اسباب ایسا ہے
کہ دونو کے لئے سزاوار ہے تو زوج کے وارثونکا قول معہ قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۳- واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہ کہتا
ہے کہ موہوب تلف ہوگئے تو اسکا قول قبول ہے صاحب قسم کے نہین ہے

مادہ ۱۷۷۴- جین جتنے وہ لوگ شرعاً امانت دار ہین اونکا قول اپنی برائت کے
لئے معہ قسم کے قبول ہے مثلاً ودیعت کا مالک ودیعت کا دعوی کرے اور
ودیعت رکہنے والا کہے کہ مین پہونچا چکا ہون معہ قسم کے قبول ہوگا اور اگر
قسم کے بچنے کے لئے گواہ حاضر کرسکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۷۵- ایک مدیون نے اپنے داین کو کچہہ دیا تو پہر اسکا یہہ کہنا کہ مین نے

مادہ ۱۷۷۹۔ مستاجر اور موجر مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر پندرہ روپیہ تو گواہون سے ثابت کرے گا اوسکے حقمین فیصلہ ہوگا۔ اور اگر دونو گواہ لاے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونون اگر عاجز ہوے تو دونو قسم کہاینگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دیجاینگی۔ اور جو نکول کرے گا اوسپر حکم نکول وارد ہوگا۔ اور اگر دونو قسم کہاگئے تو حاکم اجارہ فسخ کردے گا۔ اور اگر ــ اجارہ مین یا مسافت مین اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جاے گا کہ جب دونو گواہ لاے تو مستاجر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونو پر حلف آئیگی تو موجر پر حلف وارد ہوگی۔

مادہ ۱۷۸۰۔ جب موجر اور مستاجر مین بعد انقضاء مدت اختلاف ہوا جیسا ابہی مذکور ہوا تو مستاجر کا قول معہ حلف معتبر ہوگا اور اس صورتمین تخالف نہین ہے۔

مادہ ۱۷۸۱۔ اگر اثناء مدت اجارہ مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا تو تخالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۲۔ اگر مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب پیدا ہوا کہ واپس نہین ہوسکتی ہے اور اب اختلاف ہوا تو تخالف نہوگا صرف مشتری حلف کرے گا۔

مادہ ۱۷۸۳۔ بابت اداے ثمن کے موجل ہو یا معجل اور بابت شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے تخالف نہین ہے بلکہ سب صورتون مین منکر قسم کہاے گا۔

کتاب شانزدہم۔ قضا کا بیان یعنے قاضی ہونے اور قاضی کرنیکا بیان

اسمین ایک مقدمہ ہے اور چار باب ہین۔

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو قضا سے متعلق ہین۔

مادہ ۱۷۸۴۔ قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونے کو کہتے ہین۔

مادہ ۱۷۸۵۔ حاکم وہ ہے کہ جسے سلطان اسلئے مقرر کرے کہ لوگون کے

دعوؤن اور خصومتون کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے۔

مادہ ۱۷۸۶- مقدمہ مین جو قطعی فیصلہ حاکم کر دیوے وہ حکم ہے اور اوسکے دو قسم ہین۔ ایک یہہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم ہو جاوے مثلاً یہہ کہے مین نے حکم کیا جس چیز کا تجہہ پر دعوے ہوا ہے وہ تو پہونچا دے۔ اسکو قضاء الالزام اور قضاء الاستحقاق کہتے ہین دوسرا یہہ ہے کہ حاکم مدعی کو جہگڑنے سے منع کر دے مثلاً یہہ کہدے کہ تیرا کچہہ حق نہین ہے یا تجکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضاء الترک کہتے ہین۔

مادہ ۱۷۸۷- محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہووے اور وہ قضاء الالزام مین تو حق ہے کہ اوسکا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا۔ اور قضاء الترک مین نزاع سے باز رہے گا۔

مادہ ۱۷۸۸- محکوم علیہ جسپر حکم کیا گیا۔

مادہ ۱۷۸۹- محکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا۔

مادہ ۱۷۹۰- مدعی اور مدعی علیہ جو کسی کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنے کے لئے مقرر اوسکو تحکیم کہتے ہین اور اوس شخص کو حکم کہتے ہین جا اور کاف دونو مفتوح ہین اور محکم بہی کہتے ہین بضم میم اور فتح حا اور فتح کاف مشددہ۔

مادہ ۱۷۹۱- جو مدعی علیہ کہ عدالت مین نہ آسکے اوسکے لئے عدالت کوئی وکیل مقرر کر دے اوسکو وکیل مسخر کہتے ہین۔

باب اول حاکمون کا بیان اسمین چار فصل ہین

فصل اول۔ حاکم کے اوصاف یعنی حاکم کیسا ہونا چاہئے۔

مادہ ۱۷۹۲- لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجہہ دار مستقیم امانت دار خوب دار متانت والا ہو۔

مادہ ۱۷۹۳- لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہیہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعوی سنکر فیصلہ کرنے کے لئے موافق مسائل شرعیہ کی قدرت رکہتا ہو۔

مادہ ۱۷۹۴ - حاکم مردم شناسی بہی ضرور ہے - اسی لئے بے تمیز لڑکا اور مغلوب الحواس اور اندہا اور بہیرا کہ پکارے سے بہی نہ سن سکے حاکم نہین ہوسکتا ہے -

فصل دویم - حاکم کے آداب کا بیان یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہے

مادہ ۱۷۹۵ - حاکم کو لازم ہے کہ عدالت مین ایسا کام نکرے جس سے ہیبت اور رعب زائل ہووے مثلاً عدالت مین لوگون سے بیع و شرا اور اونکے ساتہہ نرم کلامی نکرے -

مادہ ۱۷۹۶ - اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیہ نلیا کرے -

مادہ ۱۷۹۷ - کسی مقدمہ والیکے یہان ضیافت کو نہ جاوے -

مادہ ۱۷۹۸ - ایسی کوئی حرکت نکرے جس سے تہمت اور بدگمانی پیدا ہووے یعنے کسیکو اپنے گہر مین نہ آنے دے اور عدالت مین کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتہہ سے اور نہ سر اور نہ آنکہہ سے کسیکو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (یا نرم) کرے یا ایسی زبان سے کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجہے -

مادہ ۱۷۹۹ - حاکم کو لازم ہے کہ دونون مقدمہ والون مین عدل کرے یعنے دونون کو برابر بٹہلاوے اور دونون کے طرف برابر دیکہے اور دونو سے برابر گفتگو کرے یعنے یہہ ہو کہ ایک سے ادب اور تعظیم سے کلام کرے اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بولے اگرچہ ایک اشراف ہو اور دوسرا کمینہ ہو -

فصل سوم حاکم کی کارگذاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰ - حاکم عدالت اور حکم جاری کرنے کے لئے بادشاہ کا وکیل اور نائب ہے -

مادہ ۱۸۰۱ - حاکم ہر امر مین بقید اور تخصیص ہے مثلاً ایک شخص کو ایک سال کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اوسکے اور نہ پہلے اوس اور جس ضلع کا حاکم مقرر ہوا اوسی ضلع مین حکمران رہیگا نہ اوسکے سوا اور طرف کے بھی مقدمہ کرسکیگا اور جس جگہہ مین اوسکی کچہری مقرر کردی گئی ہے وہین اجلاس کرے گا نہ اور جگہہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت نکرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کیگئی تو حاکم اوس قسم کے مقدمات سماعت نکرسکیگا یا حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت کرے تو وہی مقدمات سماعت کرے گا اور اور قسم کے مقدمات سماعت نکرے گا - اور جب یہہ حکم دیا گیا کہ فلان مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوسی مذہب پر کرے گا نہ دوسرے مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوسکے فیصلہ جاری نہوگا

مادہ ۱۸۰۲ - جب کئے حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہوے تو یہہ جایز نہین ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کر دے دیکھو مادہ (۱۴۶۵)

مادہ ۱۸۰۳ - اگر بلدہ مین کئی حاکم ہین مدعی ہین چاہتا ہے کہ ایک کے پاس نالش کرے اور مدعی علیہ دوسرے کے پاس نالش کرنے مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع وہین مقدمہ سماعت ہوگا -

مادہ ۱۸۰۴ - حاکم جب معزول ہوگیا اور جبتک کہ اوسکو خبر نہین ہوئی جو فیصلہ کرے گا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ اگر کرے گا تو صحیح نہ ہوگا -

مادہ ۱۸۰۵ - اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نایب مقرر کرے تو مقرر کرسکے گا ورنہ نہین اور اوس حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے سے نایب موقوف نہ ہوگا دیکھو مادہ (۱۴۶۶) اسی لئے اگر حاکم مرجائے تو جب تک کہ دوسرا حاکم آئے یہہ نایب مقدمات فیصلہ کرتا رہیگا

مادہ ۱۸۰۶ - حاکم نے جو کسی مقدمہ مین گواہ سنے اور اپنے نایب کو اطلاع کردی تو نایب اوسپر حکم کرسکتا ہے کچھہ حاجت نہ ہوگی دوبارہ گواہ سنے

اظہار کی ضرورت نہین ہے۔ مگر بشرطیکہ نائب بھی فیصلہ کرنیکا مجاز ہووے اور ایسے ہی اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان کر دیا تو حاکم فیصلہ کر سکتا ہے کچھہ ضرورت دوبارہ اون کے اظہار کی نہین ہے اور اگر نائب کو اختیار فیصلہ کا نہین ہے تو جو امر کہ حاکم نے اوس سے دریافت کرا یا وہ اوسی کی کیفیت دے سکے گا اور حاکم اوسکے بیان اور اطلاع پر فیصلہ نکرے گا بلکہ گواہون کے اظہار خود لیگا۔

مادہ ۱۸۰۷۔ ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ ہو تو اوس قاعدہ سے جو کتاب الدعوے مین بیان ہوا نہین سن سکتا ہے اسکی وجہ بیان نہین کی گئی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ پر اگر کوئی حاکم ہو تو یہہ حاکم سن سکیگا واللہ تعالے اعلم۔)

مادہ ۱۸۰۸۔ حاکم نہ اپنے اصول یعنے باپ دادا کا دعوے اور نہ اپنے فروع یعنے اولاد کا دعوے اور اپنی زوجہ کا دعوے اور نہ اپنے شریک کا دعوے اور نہ اپنے اجیر خاص کا دعوے اور نہ اس شخص کا دعوے کہ اسکے یہان نفقہ پاتا ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سن سکتا ہے اور نہ اونکے حق مین فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۰۹۔ اگر کوئی شخص حاکم خود یا اوسکے کسی علاقہ دار پر کہ جسکا اوپر ذکر ہوا دعویدار ہوا اور وہان اسکے سوا اور بھی کوئی حاکم ہے تو وہان رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہو کر کسیکو اپنا حاکم ثالث یا اوسی حاکم کے نائب کے پاس نالش کرے اگر نائب مقرر ہو یا دوسری جگہہ کے حاکم کے پاس راضی ہو کر مقدمہ دائر کرین اگر اسپر بھی راضی نہوان تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائین۔

مادہ ۱۸۱۰۔ باعتبار دو جرایات مقدمہ کے فیصلہ کیا جاوے جو پہلے دائر ہو وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد۔ مگر جب ضرورت یا ہی موجب مقدم ہوگا یا اتفاقیہ اگر وہ جلد مرتب ہو جاوے تو وہ پہلے فیصلہ کیا جاوے [illegible]

مادہ ۱۸۱۱ – بر وقت حاجت حاکم مفتی سے فتوی لے سکیگا
مادہ ۱۸۱۲ – جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو
مثلاً اوسپر غم یا غصہ یا بھوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نکرے
مادہ ۱۸۱۳ – لازم ہے کہ مقدمات مین حاکم خوب غور اور بار بار کی
تحقیق کرے مگر بےوجہ تاخیر نکرے
مادہ ۱۸۱۴ – حاکم پر لازم ہے کہ تمام احکام اور فیصلہ جات کا ایک
دفتر بناوے کہ جسمین سب دستاویزات اور فیصلہ جات محفوظ رہین
بہت کوشش سے اوسکی حفاظت کرے – اور جب موقوف یا منتقل
ہو جاوے تو خود یا اپنے نائب امین کے ذریعہ سے بہ تفصیل
دوسرے حاکم کو سونپ دے جو اوسکی جگہ مقرر
ہوا ہے –

فصل چہارم – عدالت اور اجلاس کے جو امور متعلق ہین

مادہ ۱۸۱۵ – حاکم علی الاعلان اجلاس کرے اور فیصلے سے پہلے کوئی
ایسی وجہ ظاہر نکرے کہ بنائے فیصلہ ہو سکے –
مادہ ۱۸۱۶ – جب طرفین عدالت مین آئین تو اول مدعی کو حکم ہو کہ
اپنا دعوی بیان کرے اور اگر عرضی دعوی پہلے لکھی ہوئی ہو تو
مدعی سے زبانی اوسکی تصدیق کیجاوے پھر مدعی علیہ سے جواب
طلب کیا جاوے کہ مدعی کے اس دعوے مین تو کیا کہتا ہے –
مادہ ۱۸۱۷ – مدعی علیہ اقرار کرے تو اوسپر فیصلہ کر دے ورنہ
مدعی سے وجہ ثبوت طلب کرے –
مادہ ۱۸۱۸ – مدعی اگر ثابت کر دے تو حاکم فیصلہ دے ورنہ حاکم مدعی سے
دریافت کرے کہ مدعی علیہ سے حلف لیا جاوے گا –
مادہ ۱۸۱۹ – مدعی علیہ حلف کر گیا یا مدعی نے حلف سے انکار کیا

منع کر دے گا کہ مدعی علیہ سے متعرض ہووے۔

مادہ ۱۸۲۰- مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کے موافق فیصلہ کرے گا اور نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع ہوگا۔

مادہ ۱۸۲۱- حاکم نے جو حکم اور فیصلہ دیا اوس کے موافق عمل ہوگا کچھ ضرورت اسکی نہین ہے کہ اوسپر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ ہے جو فلان حاکم نے دیا تھا۔ بشرطیکہ شبہہ جعل وغیرہ نہووے۔

مادہ ۱۸۲۲- اگر مدعی علیہ خاموش رہے اور باوجود استفسار کے کچھ نبولے کہ ہان کہے نہ نہین تو یہہ انکار متصور ہوگا۔ اور یا کہا مدت مین اقرار کرتا ہون اور نہ انکار تو یہہ بھی انکار ہے مدعی سے بہر حال ثبوت طلب کرینگے۔

مادہ ۱۸۲۳- مدعی علیہ اگر دفع دعوے کرے تو جیسا کتاب دعوے اور کتاب بینات مین بیان ہوا اوس کے موافق عمل ہوگا۔

مادہ ۱۸۲۴- چاہئے کہ ایک کی تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے یہہ ہو کہ ایک کا کلام تمام ہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے اس صورت مین حاکم منع کرے گا۔

مادہ ۱۸۲۵- اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم معتمد رکھا جاوے۔

مادہ ۱۸۲۶- حاکم پہلے طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر کرین بہتر ورنہ فیصلہ کر دے۔

مادہ ۱۸۲۷- حاکم جب مقدمہ مرتب کر چکا تو ایک فیصلہ کہ جسمین حاکم اخیر اور اوس کے وجوہ درج ہون مرتب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دیوے۔

مادہ ۱۸۲۸- جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہو چکا تب فیصلہ کرنے مین تاخیر نہ کرے۔

باب دوم فیصلہ اور حکم کرنیکا بیان اوس مین دو فصل ہین۔

فصل اول حکم کی شرطون کا بیان

مادہ- ۱۸۲۹- شرط یہہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی دائر ہولیا ہو یعنے جب کوئی خاص دعوی بابت حقیت کے دائر ہوے اوسکے بعد فیصلہ صادر ہونا چاہئیے نہ اوس کے پہلے۔

مادہ- ۱۸۳۰- شرط یہہ ہے کہ حکم آخیر برسر اجلاس عدالت مین اہلمقدمہ کے روبرو صادر کیا جاوے لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرکے غائب ہوگیا تو وقت حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھہ ضرور نہین ہے اور پہلے ہی اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہون کا تزکیہ ہووے غائب ہوگیا تو حاکم تزکیہ کی فیصلہ دیسکتا ہے

مادہ- ۱۸۳۱- حاکم نے مدعی علیہ کے وکیل کے روبروے مدعی کے گواہ سنے تو خود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دیسکتا ہے اگر آجاے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کرسکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ- ۱۸۳۲- ایک شخص نے سب وارثون پر دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ گذرانے اور پہر یہہ وارث غائب ہوگیا تو جو شخص حاضر ہونا چاہے گا اوسپر فیصلہ دیا جاے گا پہر بار گواہون کے سننے کی کچھہ حاجت نہوگی

فصل دوم مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا بیان

مادہ- ۱۸۳۳- مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہو اور نہ وکیل بہیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کریگا

مادہ ۱۸۳۴- جب مدعی علیہ نہ اوے اور وکیل بہی نہ بہیجے اور کسی سبب سے اوسکا حاضر ہونا عداً تین شکل نہ ہو تو تین بار طلبنامہ اوسپر جاری کیا جاوے

باب دوم فیصلہ اور حکم کرنیکا بیان اس مین دو فصل ہین۔

فصل اول حکم کی شرطون کا بیان

مادہ۔ ۱۸۲۹۔ شرط یہہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی دائر ہولیا ہو یعنے جب کوئی خاص دعوی بابت حقیت کے دائر ہوے اوسکے بعد فیصلہ صادر ہونا چاہئے نہ اوس کے پہلے۔

مادہ۔ ۱۸۳۰۔ شرط یہہ ہے کہ حکم آخیر بر سر اجلاس عدالت مین اہل مقدمہ کے روبرو صادر کیا جاوے لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرکے غائب ہوگیا تو وقت حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھہ ضرور نہین ہے اور یہہ بھی ہے اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہون کا تزکیہ ہووے غائب ہوگیا تو حاکم تزکیہ کرکے فیصلہ دیسکتا ہے

مادہ۔ ۱۸۳۱۔ حاکم نے مدعی علیہ کے وکیل کے روبروے مدعی کے گواہ سنے تو خود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دیسکتا ہے اگر آجاوے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کرسکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ۔ ۱۸۳۲۔ ایک شخص نے سب وارثون پر دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ گذرانے اور پھر یہہ وارث غائب ہوگیا تو جو شخص حاضر ہوتا جاوے گا اوسپر فیصلہ دیا جاوے گا پھر بار گواہون کے سننے کی کچھہ حاجت نہوگی

فصل دوم مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا بیان

مادہ۔ ۱۸۳۳۔ مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہو اور نہ وکیل بھیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کریگا

مادہ ۱۸۳۴۔ جب مدعی علیہ نہ اوے اور وکیل بھی نہ بھیجے اور کسی سبب سے اوسکا حاضر ہونا عداً تین مکن نہ ہو تو تین بار حکمنامہ اوسپر جاری کیا جاوے

اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کے روبرو پہر مقدمہ عدالت مین ثابت ہوگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ حویلی جو مدعی علیہ کے قبضہ مین ہے میرے باپ سے میراث ملی ہے اور گواہون سے یہہ ثابت ہوکر فیصلہ ہوگیا۔ پہر مدعی علیہ نے کہا کہ مدعی کے باپ نے میرے ہاتہہ بیچدی تہی اور قبالہ حاضر کیا اسکی دریافت موافق قاعدہ کے ہوگی اگر ثابت ہوجائیگا تو فیصلہ اولی منسوخ ہوگا اور دعوی مدعی خارج۔

باب چہارم۔ تحکیم یعنی پنچایت کا بیان۔

مادہ۔ ۱۸۴۱۔ تحکیم دعوی مال اور دعوے حقوق مین جائز ہے۔

مادہ ۱۸۴۲۔ جن دو شخصون نے جسمقدمہ مین کسی کو پنچ کیا اوسکا فیصلہ انہین کی اور اوسی مقدمہ مین جائز ہوگا نہ اوسکے سوا اور نہ اورون پر بہی مثلاً دو وارث نے جو کسیکو پنچ کیا تو اون کا دعوے اور اون کے ہی لئے سماعت اور فیصلہ ہوگا۔ نہ اور وارثون کے لئے۔

مادہ۔ ۱۸۴۳۔ پنچ دو تین اور زیادہ بہی ہوسکتے ہین۔ اور ایک شخص مدعی کیطرف سے اور ایک مدعی علیہ کیطرف سے پنچ ہوسکتا ہے۔

مادہ۔ ۱۸۴۴۔ سب پنچ بالاتفاق فیصلہ کرین اور یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ ایک پنچ تنہا فیصلہ کردے۔

مادہ ۱۸۴۵۔ ان پنچونکو اگر اجازت ہی ہو تو اور ہی پنچ کر سکتے ہین نہین

مادہ ۱۸۴۶۔ جس مدت کے لئے اختیار فیصلہ کا پنچون کو دیا گیا ہے اوسی مدت مین فیصلہ کرینگے نہ اوسکے بعد اور نہ اوس سے پہلے۔

مادہ ۱۸۴۷۔ اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنچ کو موقوف

ہین اگر حاکم نے کسیکو پنچ کیا تو وہ پنچ موقوف ہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو سلطانی
اجازت ہو کہ پنچ اور نائب مقرر کر سکے۔

مادہ ۱۸۴۸ - جیسا کہ حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویسا ہی
ان پنچونکا فیصلہ صرف اپنے اہل مقدمہ کے لئے اور صرف اوسی مقدمہ مین
جو اونکے پاس پیش ہوا اور فیصلہ ہوا واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد
شریعت کے موافق ہو۔ کوئی اہلمقدمہ اوس سے انحراف نکریگا۔

مادہ ۱۸۴۹ - پنچون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہوا اور موافق
شریعت کے ہووے اوسکی تعمیل کر دیگا۔

مادہ ۱۸۵۰ - اگر اہلمقدمہ نے اپنے پنچونکو صلح کی اجازت دی مثلاً
ہر شخص نے اپنے اپنے پنچ کو صلح کرنے کا اپنا وکیل کیا اور انہون نے
موافق شریعت کے صلح کر دی تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے پھر نسکیگا

مادہ ۱۸۵۱ - ایک شخص نے بے پنچ مقرر ہوئے کوئی مقدمہ فیصلہ کیا
اگر اہل مقدمہ راضی ہوگئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہین دیکھو مادہ (۱۸۴۳)

تمام شد

